مومنوں کی مائیں وہ ازواجِ شاہِ دوسرا ﷺ
ناز اُن کے خود اُٹھاتا خالقِ لیل و نہار

گلدستۂ عقیدت بحضور ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن

مومنین کی مائیں

(احوال، آثار، مناقب)

تحریر و تحقیق
افتخار احمد حافظ قادری

درود اُمہات المؤمنین

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہِ الْمُطَھَّرَاتِ سَیِّدَتِنَا خُدَیْجَۃِ الْکُبْرٰی ، سَیِّدَتِنَا سَوْدَۃ ، سَیِّدَتِنَا عَائِشَۃ صِدِّیْقَۃِ الْکُبْرٰی ، سَیِّدَتِنَا حَفْصَۃ وَ سَیِّدَتِنَا زَیْنَب بِنْتِ خُزَیْمَۃ وَ سَیِّدَتِنَا اُمِّ سَلَمَۃ ، سَیِّدَتِنَا زَیْنَب بِنْتِ جَحْش وَ سَیِّدَتِنَا جُوَیْرِیَّۃ وَ سَیِّدَتِنَا اُمِّ حَبِیْبَۃ وَ سَیِّدَتِنَا صَفِیَّۃ ، سَیِّدَتِنَا مَیْمُوْنَۃ وَ سَیِّدَتِنَا مَارِیَّۃ وَعَلٰی اَوْلَادِہٖ اَجْمَعِیْنَ ❀

مؤمنیں کی مائیں

(احوال، آثار، مناقب)

اہل ایماں کی مقدس مائیں خود حق نے کہا
اور کس کو یہ ملا اعزاز ، ازواجِ رسول ﷺ

تحریر و تحقیق
افتخار احمد حافظ قادری

❀ نام کتاب : **مؤمنین کی مائیں** رضی اللہ عنہن

❀ تحریر وتحقیق : افتخار احمد حافظ قادری

❀ حسب خواہش و شرف اشاعت : یکے از فقراء در اہل بیت نبوی
عبدالرؤف قادری شاذلی

❀ مقام وتاریخ اشاعت: راولپنڈی (پاکستان) فروری 2019ء

❀ تعداد اشاعت : پانچ صد (500)

❀ ہدیہ کتاب : **دعا برائے حسن ختام وبخشش و مغفرت بحق**
افتخار احمد حافظ قادری وعبدالرؤف قادری شاذلی

❀ اُجرتِ کتاب : کوئی ارمان ہے نہ اُجرت کی مجھے کوئی طلب
حشر میں تالیف ہو یہ میری بخشش کا سبب

❀ برائے ایصال ثواب : جمیع اُمت محمدیہ ﷺ خصوصاً عبدالرؤف قادری، اُن کے والدین مرحومین اور اُن کی زوجۂ مرحومہ
طاہرہ نسرین بنت محمد حنیف

❀ ایڈریس : بغدادی ہاؤس، مکان نمبر A-6-999/A، گلی نمبر 9
افشاں کالونی، راولپنڈی کینٹ، پاکستان۔

Iftakhar Ahmad Qadri

03445009536 | 03445009536
fb/ziarat.e.muqadisa | fb/Faqeer E Aulia
fb/IftakharAhmadQadri | fb/Iftakhar Ahmad Shazly
iftakhar_shazly | Iftakharahmadshazly@gmail.com

56/02/19

انتسابِ کتاب

تاریخ اسلام کی عظیم خاتونِ اُول

اُم المؤمنین سیدۃ خدیجۃ الکُبریٰ رضی اللہ عنہا

جن کے لئے بارگاہِ ربُ العزت سے حضرت جبرئیل سلام کا نذرانہ
لئے حاضر ہوتے ہیں اور حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم جن کیلئے ارشاد فرماتے ہیں

خیرُ نسائِھا خدیجۃ رضی اللہ عنہا

(سب سے بہترین خاتون سیدۃ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہیں) کے

نام

کرتا ہوں کہ جو دورِ جاہلیت میں بھی لقب

طاھرہ

سے معروف و مشہور تھیں اور دورِ اسلام میں

سیدۃ نساء قریش

کے لقب مبارکہ سے نوازی گئیں۔

زوجۂ شاہِ بطحاء پہ لاکھوں سلام
ہوں خدایا خدیجہ رضی اللہ عنہا پہ لاکھوں سلام

مُحتاجِ لطف و کرم الفقیر الی اللہ و رسولہ
و خاکپائے درِ اھل بیتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم و آلِ ابو طالب رضی اللہ عنہ

ناچیز افتخار احمد حافظ قادری

فہرست

قطعہ سالِ اشاعت کتاب ھذا

''بحرِسعادت زہےازواجِ مطہرات''

1440ھ

افتخارِ قادری ہیں اِک ادیبِ زرنگار ! !
ان کو حاصل ہے جہاں میں عزت و رعب و وقار
سرورِ کونین ﷺ کی ہے اِن پہ نظرِ التفات
ان کی ہر تالیف ہے علم و ادب کا شاہکار
ہے نیا موضوع اُن کا اُمہاتُ المومنین
جن کی قدرو منزلت کا ہو نہیں سکتا شمار
مومنوں کی مائیں وہ ازواجِ شاہِ دوسرا ﷺ
ناز اُن کے خود اُٹھاتا خالقِ لیل و نہار
سیرت و کردار اُن کا لائقِ صد آفریں
پیکرِ فقر و قناعت تھیں وہ پاکیزہ شعار
شاد ہوں گے یہ مرقع دیکھ کر اربابِ حق
گلشنِ ایمان پر آئے گی اِس سے اِک بہار
اس کی تاریخ رسا فیضُ الامیں شیریں نوا
کہہ دو ''ہے اکرامِ ایزد یہ کتابِ افتخار''

2019ء

ازقلم
صاحبزادہ پیرفیض الامین فاروقی سیالوی مونیاں شریف۔ضلع گجرات

مناقب ازواجِ رسول ﷺ

سید کونین کی ہم راز ازواجِ رسول ﷺ
عالم نسواں میں ہیں ممتاز ، ازواجِ رسول ﷺ

ختم کرتی ہیں سفر اپنا جہاں پر رفعتیں
آپ کی عظمت کا ہے آغاز ، ازواجِ رسول ﷺ

رحمتِ دارین کی پاکیزہ نسبت کے سبب
دونوں عالم میں ہیں سرافراز ، ازواجِ رسول ﷺ

اہل ایماں کی مقدس مائیں خود حق نے کہا
اور کس کو یہ ملا اعزاز ، ازواجِ رسول ﷺ

بات ہوتی ہے احادیثِ نبی ﷺ سے بھی عیاں
خود اٹھاتا ہے خدا بھی ناز ، ازواجِ رسول ﷺ

در پہ آتے ہیں ملائک بھی جھکا کر اپنا سر
مرحبا یہ عزت و اعجاز ، ازواجِ رسول ﷺ

اُن کے باعث ہم نے سمجھے مسئلے دیں کے کئی
حکمِ ربانی کی ہم آواز ، ازواجِ رسول ﷺ

باغِ جنت میں معیت مصطفےٰ ﷺ کی پائیں گی
اللہ اللہ یہ مقامِ ناز ، ازواجِ رسول ﷺ

کس طرح فیض الامیںؔ سمجھے مقام و مرتبہ
عقل کی اتنی کہاں پرواز ، ازواجِ رسول ﷺ

صاحبزادہ پیر فیض الامین فاروقی سیالوی، مونیاں شریف۔ ضلع گجرات

مقدمہ

حضور نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کی شانِ مبارکہ میں قرآن پاک کی کئی آیاتِ مقدسہ موجود ہیں، ایک مقام پر اِن بلند پایہ اور عظیم وخوش نصیب خواتین کو مخاطب کرتے ہوئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"اے نبی ﷺ کی ازواج! تم کوئی عام عورتوں کی طرح نہیں ہو"

یہ عظیم المرتبت خواتین حضور پُرنور ﷺ کی زوجیت میں آنے کے سبب اُمہات المؤمنین (مومنین کی مائیں) کے لقب مبارکہ سے سرفراز ہوئیں۔

حضرت سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ کی ایک مشہور روایت کے مطابق جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں نے اپنی ازواج میں سے کسی کے ساتھ نکاح اس وقت تک نہیں کیا اور نہ ہی اپنی کوئی بیٹی کسی کے نکاح میں دی مگر اللہ تبارک وتعالیٰ کی اُس اجازت سے جو حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس لے کر آئے''

حضور نبی اکرم ﷺ کی بیویوں کا ازواج نبی ﷺ ہونا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی منظوری سے ہے اور یہ منظوری اُن کے لئے دنیا وآخرت میں شرفِ عظیم ہے۔ حضور سرکارِ دو عالم ﷺ کی ازواج مبارکہ کی تعداد بارے مختلف اقوال اور 11 سے 13 ازواجِ مبارکہ کے اُسماء مبارکہ کتب میں ملتے ہیں۔

ڈاکٹر ویل Dr. Weil اپنی کتاب ''ہسٹری آف اسلامک پیپلز'' میں سرزمین عرب کی معاشرتی زندگی بارے تحریر کرتا ہے:

''سرزمین عرب میں جنسی اختلاط کے متعلق نقطۂ نظر غیر محدود اور کثرتِ ازواج عام تھا۔''

عرب کے اس آزاد معاشرے میں سید کائنات ﷺ عفت و پارسائی کی حامل منفرد شخصیت اور بے داغ اخلاقی زندگی کا انمول نمونہ تھے۔ کوئی بھی مغربی یا مشرقی نقاد آپ ﷺ کی پارسائی اور پاک دامنی پر انگلی نہ اُٹھا سکا۔

مشہور برطانوی مستشرق، ایڈنبرگ یونیورسٹی کا پروفیسر اور کئی کتابوں کا مصنف سرولیم میور Sir william Munir جو ایک سخت گیر نقاد تھا وہ بھی اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کا عہد جوانی، شرافت، حیا، سادگی اور پاکیزگی کا مرقع تھا اور ایسی پاکیزگی اخلاق و عادات اہل مکہ میں مفقود تھیں۔

سرکار دو عالم ﷺ کا عہد شباب جو ابتدائی 25 سالوں پر محیط ہے اس عرصہ میں آپ ﷺ نے ایک بھی شادی نہ فرمائی، دوسرا دور جو 25 سال سے 50 سال کے طویل عرصہ پر محیط ہے اس عرصہ میں آپ ﷺ نے پہلی اور صرف ایک شادی فرمائی اور وہ بھی اُس خاتون سے جن کی اُس وقت عمر 40 سال اور جو دو مرتبہ بیوہ ہو چکی تھیں اور صاحب اولاد بھی تھیں یعنی 25 سال کی عمر میں پہلا نکاح فرمایا اور پھر 25 سال کی طویل مدت اُسی عظیم خاتون اُم المومنین سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ گزاری۔ تاریخ ایسی مثال اور خصوصاً مغرب ایسی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے اور رہے گا۔

سرکار مدینہ ﷺ کا اگلا دور مبارکہ اُم المومنین سیدۃ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے وصال کے بعد 51 سال سے 54 سال پر محیط ہے اس عرصہ میں آپ ﷺ نے کتنے نکاح فرمائے؟ اس عرصہ میں بھی حضور پُر نور ﷺ نے صرف ایک ہی نکاح فرمایا اور وہ بھی ایک 50 سالہ بیوہ خاتون سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے یعنی نبی اکرم ﷺ نے 54 سال کی عمر تک صرف دو نکاح فرمائے اور وہ بھی دونوں بیوہ خواتین اور اپنے سے زائد عمر کی خواتین سے۔۔۔۔

رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ کا اگلا دور 54 سال سے 60 سال پر محیط ہے اس عرصہ میں آپ ﷺ نے بہت سے شادیاں فرمائیں اور اگر ان شادیوں کے پس منظر کو بغور دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ حضور پُر نور ﷺ کے اس دور کے جملہ نکاح مبارکہ حکمتوں، مصلحتوں، تالیف قلوب اور ترویج دین اسلام کے لئے تھے اور ہر ایک نکاح میں کوئی نہ کوئی عظیم حکمت پوشیدہ تھی۔ اس عرصہ کے بعد یعنی 60 سال کے بعد اپنے وصال مبارک تک آپ ﷺ نے کوئی نکاح نہیں فرمایا۔

قارئین کرام! اُمہات المؤمنین کی اس بابرکت اور پُر کیف ابتداء کے بعد گزارش ہے کہ اللہ تبارک وتعالی نے اس بندۂ عاصی کو یہ توفیق مرحمت فرمائی کہ نومبر 2018ء میں ایک گلدستۂ عقیدت، جگر گوشۂ نبی الحرمین، بانوئے ولی الدارین، اُم الحسن والحسین "**شهزادی کونین** ؑ" کی بارگاہ مقدسہ معطرۂ معنبرہ میں پیش کرنے کا شرفِ عظیم حاصل ہوا پھر اس کتاب مبارک کے نسخے اندرون وبیرون ملک تقسیم کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور اسی طرح دسمبر 2018ء میں اپنے سفر زیاراتِ ایران کے دوران اس بابرکت کتاب کا ایک نسخہ بارگاہ حضرت امام علی رضا ؑ کی عالمی لائبریری "کتابخانه آستانِ قدس رضوی، مشهد مقدس" (حوالہ نمبر 3899) ایک نسخہ "کتابخانه جامع مسجد گوهر شاد ،مشهد مقدس" (گوشۂ اہل بیت میں حوالہ نمبر 655) اور ایک نسخہ "کتابخانه آستانِ حضرت معصومۂ قم" (حوالہ نمبر 18933) کی عالمی لائبریری میں پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

الحمد للہ! اب فروری 2019ء ایک گلدستۂ عقیدت ازواج النبی، اُمہات المؤمنین کی خدمت میں بنام "**مومنین کی مائیں**" پیش کرنے کی سعادت

حاصل ہورہی ہے۔ یہ کتاب مبارکہ دوابواب پر مشتمل ہے۔

باب اول میں فضائل امہات المومنین، تعداد ازواج النبی، کثرتِ ازواج کی حکمتیں وسیاسی فوائد، وصال ومزارات ازواج النبی ﷺ اوران کی مرویات کا ذکر دلپذیر موجود ہے اور باب دوم میں 12 ازواج مطہرات کے مختصر احوال ومناقب کتاب ھذا کی زینت بنے ہوئے ہیں۔

دُعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالٰی اس گلدستۂ عشق ومحبت کو حضور پُرنور ﷺ اور آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کے طفیل قبول ومنظور فرمائے اور یہ اس بندۂ ناچیز کی بخشش ومغفرت کا سبب بن جائے۔

یا الٰہی بارگاہ میں تیری ہو جائے قبول
میری محنت کا ثمر تالیف ازواجِ رسول

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

خاکپائے دراہل بیت نبوی وآل ابوطالب
ناچیز افتخار احمد حافظ قادری
افشاں کالونی راولپنڈی کینٹ

بروز سوموار شریف
21 جمادی الاول 1440ھ
28 جنوری 2019ء

بابِ أول

مؤمنین کی مائیں

- فضائل اُمہات المؤمنین رضی اللہ عنہن
- دنیا کی افضل ترین خواتین
- تعدادو کثرتِ ازواج کی حکمتیں وسیاسی فوائد
- وصال ومزارات ازواج النبی ﷺ
- ازواج رسول ﷺ کی تعدادِ مرویات

فضائل اُمہات المؤمنین

سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم، شفیع معظم، سیدُ الانبیاء والمرسلین ﷺ کی وجہ سے اُن کی ازواج مبارکہ جو حضور پرنور ﷺ کی اُمت کی مائیں ہیں کو بلند مقام و مرتبہ حاصل ہے۔ ان ازواج مطہرات کی شانِ اقدس میں قرآن پاک کی کئی آیاتِ بنیات نازل ہوئیں۔ جن میں ان عظیم وخوش نصیب خواتین اور اُن کے اعلیٰ شان ومقام کا بیان ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ

''اے نبی ﷺ کی ازواج! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔''

حضور نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مبارکہ آپ ﷺ کی زوجیت میں آنے کے شرف سے اُمہات المؤمنین کے لقب سے سرفراز ہوئیں، اللہ سبحانہ و تعالیٰ قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں ارشاد فرماتے ہیں۔

وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ

(اور اُن کی ازواج اُن (مؤمنین) کی مائیں ہیں۔)

قرآن پاک کے اس حکم مبارک سے صاف ظاہر ہے کہ مومن وہ ہے جو حضور پُرنور ﷺ کی ازواج مبارکہ کو اپنی مائیں جانتا ہو۔ ظاہری جسم عطا کرنے والی ماں نہیں بلکہ روحانی ماں جن کی تعظیم وتکریم اُمت محمدیہ ﷺ پر فرض ہے۔

اُمت کا اس بات پر اجماع ہے کہ سرکار مدینہ ﷺ کی مقدس ازواج مبارکہ دو باتوں میں ماں کے مثل ہیں، ایک یہ کہ اُن کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کسی کا نکاح جائز نہیں اور دوسرا یہ کہ اُن کی عزت وتکریم ہر اُمتی پر اس طرح لازم ہے کہ جس طرح حقیقی ماں بلکہ اُس سے بھی بہت زیادہ۔

وجۂ تخلیق کائنات حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواجِ مطہرات حرمت میں مؤمنین کی مائیں ہیں اور مؤمنوں پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح اُن کی اپنی حقیقی مائیں حرام ہیں۔

حضرت علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی جملہ ازواجِ مبارکہ، چاہے اُن کا وصال آپ ﷺ کے وصال ظاہری سے پہلے ہوا ہو یا حضور ﷺ کے وصالِ ظاہری کے بعد اُنہوں نے وفات پائی ہو یہ سب کی سب مؤمنین کی مائیں اور ہر اُمتی کے لئے اُس کی حقیقی ماں سے بڑھ کر لائق تعظیم اور واجب الاحترام ہیں۔

دُنیا کی افضل ترین خواتین

حضور پُر نور ﷺ کی جملہ ازواج مطہرات دنیا کی افضل ترین عظیم خواتین ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے کہ اے نبی ﷺ کی ازواج!! تم عام عورتوں میں سے کسی کی مانند نہیں ہو بلکہ تم تو جہان کی عورتوں سے افضل ہو کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب کریم رؤف رحیم ﷺ نے تمہیں منتخب فرمایا اور اسی طرح انہوں نے بھی اللہ تبارک و تعالیٰ اور اُس کے رسول کریم ﷺ کو اختیار فرمایا۔

اُمہات المؤمنین یعنی اُمت محمدیہ ﷺ کی مائیں اس لحاظ سے بھی منفرد اعزاز وتکریم کی حامل خواتین ہیں کہ جنہوں نے اللہ، اُس کے رسول ﷺ اور آخرت کو ترجیح دی اور اس دنیوی زندگی اور اُس کے مال ومتاع کو چھوڑ دیا، اسی وجۂ عظیم سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اُنہیں عظیم اکرام سے نوازا۔

یہ عظیم خواتین حرم نبوی ﷺ میں داخلے کے بعد ہمیشہ کے لئے ازواج النبی ﷺ رہیں اور نہ صرف دنیا میں بلکہ آخرت میں بھی آپ ﷺ کی

ازواج مبارکہ ہوں گی۔

حضور پُرنور ﷺ نے جملہ ازواجِ مطہرات سے اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم سے نکاح فرمایا یعنی آپ ﷺ نے جن عورتوں کو بھی اپنے عقد میں لیا اُن کو اپنی مرضی سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنے حرمِ مقدس میں داخل فرمایا۔

حضرت سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ ایک روایت میں فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"ما تزوجت شيئاً من نسائي ولازوجت شيئاً
من بناتي الابأذن جاء ني به جبرئيل عن الله"
"میں نے اپنی ازواج میں سے کسی عورت سے نکاح نہیں کیا اور نہ ہی اپنی کوئی بیٹی کسی کے نکاح میں دی مگر اُس اجازت سے جو جبرئیل امین، اللہ تعالیٰ کی طرف سے میرے پاس لے کر آئے۔"

حضرت امام طبرانی اور امام حاکم نے حضرت عبداللہ بن ابی اُوفی سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"میں نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی کہ میں اہل جنت کی خواتین کے سوا کسی سے نکاح نہ کروں تو اللہ تعالیٰ نے میری دُعا کو قبول فرمایا ہے۔"

اللہ تبارک وتعالیٰ نے آل بیت کو دنیاوی آلائشوں سے پاک قرار فرمایا ہے اور اُمہات المؤمنین بھی آل بیت ہی میں سے ہیں۔ اُن کو مؤمنین کی مائیں ہونے کا مرتبہ حاصل ہے۔

مؤمنین کی ماؤں نے دنیا اور اُس کی زیب وزینت کو چھوڑ کر اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے رسول حضور پُرنور ﷺ اور آخرت کا انتخاب کیا اور اس

کا بدلہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے انہیں یہ دیا کہ اپنے پاس اُن کے لئے اجرِ عظیم تیار کر کے رکھا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اُمہات المؤمنین کو اُن کے گھروں میں تلاوت قرآن پاک اور حکمت کی باتوں کے نزول کی وجہ سے عزت سے سرفراز فرمایا ہے جو اُن کی جلالت شان اور اعلیٰ مرتبے پر دلالت کرتا ہے۔

اُمہات المومنین کو دنیا وآخرت میں نبی ﷺ کی ازواج ہونے کا شرف حاصل ہے۔

اللہ جل شانہ نے خود انہیں حضور پاک ﷺ کی ازواج (بیویاں) فرمایا ہے یعنی نبی ﷺ کی بیویوں کا ازواج النبی ﷺ ہونا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی منظوری سے ہے اور یہ منظوری فی الواقع اُن کے لئے فضیلت عظمیٰ ہے۔

ازواج النبی ﷺ کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہوگی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن پاک میں اُن کے لئے ارشاد فرمایا:

''اے نبی ﷺ کی بیویو! تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو''

اُمہات المؤمنین کے فضائل عظمیٰ میں سے ایک یہ فضیلت بھی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اُن کے بیوت (گھروں) کو وحی الٰہی کا مہبط فرمایا اور اُن کے گھروں کو حکمت ربانی کا گہوارہ ٹھہرایا۔

تعدادِ ازواج

حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات کی تعداد بارے مختلف اقوال ہیں، 11 ازواج مبارکہ سے 13 ازواج مبارکہ تک اور ایک وقت میں 11 ازواج مبارکہ آپ ﷺ کے ہاں موجود رہیں اور جس وقت سرکار مدینہ ﷺ کا انتقال مبارکہ ہوا تو اس وقت 9 ازواج مطہرات موجود تھیں۔

قریشی ازواج

-1 سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد

-2 سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا بنت زمعہ

-3 سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ

-4 سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بنت عمر الفاروق رضی اللہ عنہ

-5 سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہ

-6 سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بنت ابو اُمیہ

غیر قریشی ازواج

-7 سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت خزیمہ

-8 سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش

-9 سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا بنت حارث

-10 سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بنت الحارث الہلالیہ

غیر عربی زوجہ

-11 سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حیی اخطب

مصری قبطی زوجہ

-12 سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا

کثرتِ ازواج

طلوع اسلام سے قبل سرزمین عرب میں ایک سے زائد بیویاں رکھنے کا رواج موجود تھا، حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جدامجد حضرت سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی چھ ازواجِ مبارکہ تھیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مبارکہ کو چار ادوار میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

1- پیدائش مبارکہ سے 25 سال تک

2- 25 سال سے 50 سال تک

3- 51 سال سے 54 سال تک

4- 55 سال سے انتقال مبارک تک

نبی آخرالزمان ﷺ نے سرزمین عرب کے ایک ایسے معاشرے میں جنم لیا تھا جو آزاد جنسی اختلاط کا معاشرہ تھا اور جہاں بغیر شادی کے بھی جنسی میل جول پر کوئی پابندی نہ تھی۔

ڈی۔ایس مارگولیتھ (D.S. Margoliouth) [یہودی مستشرق، آکسفورڈ یونیورسٹی میں عربی کا استاد اور کئی کتابوں کا مصنف] اپنی کتاب ''محمد ﷺ اینڈ رائز آف اسلام'' میں لکھتا ہے:

''پاک دامنی اور عفت خواتین میں خلل اندازی اور شہوت پرستی
عام سی بات تھی اور اسے توہین یا بے عزتی پر معمول نہیں کیا جاتا تھا''

ڈاکٹر ویل Dr. Weil نے اپنی کتاب ہسٹری آف اسلامک پیپلز History of Islamic Peoples میں سرزمین عرب کی معاشرتی زندگی کو اس طرح بیان کیا ہے:

''عرب میں جنسی اختلاط کے متعلق عوامی نقطہ نظر
غیر محدود اور کثرت ازواج عام تھا''

حضور نبی کریم ﷺ کا پہلا دور (نوجوانی)

سرکارِ دو عالم ﷺ بہت ہی خوبرو، پُرکشش اور تنومند جسم کے حامل تھے، آپ ﷺ کا بھرپور عہد شباب جو ابتدائی 25 سالوں پر محیط ہے اور یہ وہ زمانہ ہوتا ہے جب جذبات کی انگیخت ہوتی ہے لیکن آپ ﷺ عفت و پارسائی کی حامل منفرد شخصیت اور بے داغ اخلاقی زندگی کا انمول نمونہ تھے۔ کوئی بھی

مغربی یا مشرقی نقاد آپ ﷺ کی پارسائی اور پاکدامنی پر انگلی نہ اٹھا سکا۔

سر ولیم میور Sir William Muir [مشہور برطانوی مستشرق، ایڈنبرگ یونیورسٹی میں پڑھاتا رہا اور کئی کتابوں کا مصنف] جو حضور پر نور ﷺ کا ایک سخت گیر نقاد تھا وہ بھی تسلیم کرتا ہے:

''تمام مستند و مقتدر ماہرین تاریخ اس بات پر متفق ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کا عہد جوانی، شرافت، حیا، سادگی اور پاکیزگی کا مرقع تھا اور ایسی پاکیزگی اخلاق و عادات اہل مکہ میں مفقود تھی۔''

دوسرا دور (25 سال سے 50 سال تک)

سرکارِ دو عالم ﷺ کی حیات مبارکہ کا دوسرا دور 25 سال سے 50 سال کے عرصہ پر محیط ہے۔ اس عرصہ میں آپ ﷺ نے کتنی شادیاں فرمائیں؟ حضور پُرنور ﷺ نے 25 سال کی عمر مبارک میں پہلی شادی مبارکہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد سے فرمائی اور قابل غور بات تو یہ ہے کہ اس وقت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک 40 سال تھی، (دو مرتبہ بیوہ ہو چکی تھیں اور اولاد بھی تھی) عین عالم شباب میں حضور نبی کریم ﷺ نے ایسی شخصیت سے پہلا نکاح فرمایا اور پھر سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی حیات مبارکہ کے دوران کسی عورت کو حرم نبوی ﷺ میں داخل نہ فرمایا، یعنی آپ ﷺ نے 25 سال کی عمر مبارک میں پہلا نکاح فرمایا اور 25 سال کی طویل مدت تک سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ رہے۔ کیا آج کے دور میں ایسی کوئی مثال پیش کی جا سکتی ہے؟ اس دور مبارک میں آپ ﷺ نے صرف ایک نکاح فرمایا۔

تیسرا دور (51 سال سے 54 سال تک)

حضور پُرنور ﷺ کی حیات مبارکہ کا تیسرا دور 51 سال سے 54

سال پر محیط ہے اس عرصہ میں آپ نے کتنے نکاح فرمائے؟

حضرت سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ اور سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے وصال کے بعد آپ ﷺ کا کوئی غمگسار نہ رہا ایک طرف بچوں کی پرورش ونگہداشت نے آپ ﷺ کے غم واندوہ میں اضافہ کردیا تو دوسری طرف نبوت کا مشن آپ ﷺ کی ہمہ وقت توجہ کا طالب تھا۔ صحابہ نے اس غم کو شدت سے محسوس کیا اور حضور پُرنور ﷺ کو شادی کا مشورہ دیا تاکہ آپ بہت سی گھریلو پریشانیوں سے نجات پاسکیں۔

صحابیہ حضرت سیدہ خولہ بنت حکیم نے سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کا نام تجویز کیا جو کہ ابتدائے اسلام میں ایمان لانے والی خواتین میں شامل تھیں۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی شادی صحابی رسول ﷺ حضرت سکران بن عمرو سے ہوئی تھی اور وہ وصال پاچکے تھے۔

سرکار دوعالم ﷺ کی سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا سے شادی مسرت وانبساط کے لئے نہ تھی کیونکہ اس وقت اُن کی عمر بھی پچاس سال تھی اور حضور نبی اکرم ﷺ کی عمر مبارکہ بھی 50 سال تھی۔ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا ایک جانثار اہلیہ ثابت ہوئیں اور حضور ﷺ کی بچیوں کی مشفقانہ انداز میں پرورش کی۔

سرولیم میور Sir William Muir اپنی کتاب Life of Muhammd میں بیان کرتا ہے:

''اس خاتون (سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا) کے بارے میں اس قدر جانتے ہیں کہ جب وہ اپنے سابقہ خاوند سکران کے ساتھ حبشہ ہجرت کر گئیں تو اس وقت بھی وہ غیر معمولی طور پر اسلام کے نصب العین اور مقاصد کی پرستار اور گرویدہ تھیں۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے سانحہ ارتحال

کے بعد سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کے عقد میں تین یا چار برس واحد زوجہ کی حیثیت سے رہیں۔"

(اس دور مبارکہ میں بھی آپ ﷺ کے حرم میں ایک ہی زوجہ مبارکہ تھیں۔)

چوتھا دور 54 سال تا 63 سال

54 سال کی عمر مبارک سے 60 سال کی عمر مبارک تک حضور نبی کریم ﷺ نے بہت سی شادیاں فرمائیں مگر 60 سال کی عمر مبارکہ کے بعد اپنے وصال تک کوئی شادی نہیں فرمائی۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی جو بیوہ ہونے کے ساتھ انتہائی مشکل حالات سے دوچار تھیں۔ اسی دوران سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی صاحبزادی سیدہ عائشہ کا رشتہ حضور ﷺ کو پیش کیا اور بعدازاں اس شادی کے لئے حکم الٰہی بھی نازل ہوا۔ سرکارِ دو عالم ﷺ جناب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کیلئے خیر سگالی اور احترام کا گہرا جذبہ رکھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے:

"میں نے ہر کسی کی خدمات کا صلہ دے دیا ہے مگر ابوبکر کی
عدیم المثال جان نثاری کا صلہ انہیں خود اللہ تبارک وتعالیٰ دے گا"

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے شادی کے وقت
حضور پُر نور ﷺ کی عمر مبارک 54 سال تھی۔

حضرت سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ عقد کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ متعدد شادیاں نہ فرماتے مگر سرکش قبائل کے غم وغصہ کو ٹھنڈا کرنے اور تکمیل مشن دین متین کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے ایسا کرنا ناگزیر تھا۔

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بعد سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو حضور پُرنور ﷺ نے اپنے حرم میں داخل فرمایا سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بھی ایک بیوہ خاتون تھی ان کے خاوند حضرت خنیس بن حذافہ ایک غزوہ میں شہید ہوئے۔

حضرت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے شادی کے وقت
حضور نبی کریم ﷺ کی عمر مبارک 55 سال تھی۔

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے بعد حضور پُرنور ﷺ نے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنتِ خزیمہ کو اپنے حرم میں داخل فرمایا۔ سیدہ زینب پہلے خاوند سے مطلقہ تھیں اور دوسرے خاوند غزوہ اُحد میں شہید ہو گئے تھے اور اب ان کا کوئی دیکھ بھال کرنے والا نہیں تھا۔ سرکار مدینہ ﷺ نے جذبہ ترحم کے ساتھ اُن سے نکاح فرمایا لیکن وہ حرم نبوی میں داخل ہونے کے بعد زیادہ دیر تک حیات نہ رہیں۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سے حضور ﷺ نے 55 سال کی عمر میں شادی فرمائی۔

سید زینب رضی اللہ عنہا کے بعد حرم نبوی میں داخل ہونے والی خاتون اُم سلمہ رضی اللہ عنہا تھی جو مدینہ منورہ میں اپنے خاوند حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہنے کے لئے پہنچی مگر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ غزوہ احد میں شہید ہو گئے انہیں ایک نوعمر بچی اور ایک بچے کے حمل کے ساتھ بے بسی اور بے چارگی کی حالت میں چھوڑ کر چل بسے، وہ نہ تو اپنے والد کے ساتھ واپس مکہ جا سکتی تھیں اور نہ ہی مدینہ میں دیگر کوئی اُن کی دیکھ بھال کرنے والا تھا انہوں نے اپنی زبوں حالی جب آپ ﷺ سے بیان کی تو آپ ﷺ نے ان کے ساتھ عقد مبارک فرما لیا۔ حضرت سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کے وقت حضور ﷺ کی عمر 57 سال تھی۔

اگرچہ حرم نبوی میں جوان سال سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا

کے علاوہ بے سہارا ادھیڑ عمر اُمہات المؤمنین سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ سلمہ رضی اللہ عنہا موجود تھیں مگر قبیلہ بنو مصطلق کی ایک اور بے کس خاتون سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کو بھی آپ ﷺ نے اپنے حرم میں داخل کر لیا۔ وہ اسیر جنگ ہو کر ایک سپاہی کے حصے میں آئیں مگر ان کی رحم کی اپیل پر آپ ﷺ نے ہمدردانہ ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے انہیں فدیہ دے کر آزاد کرا لیا اور اپنی زوجگی میں قبول کرنے کا شرف بخشا۔ تاریخ شاید ہے کہ اس رشتے اور قرابت داری کو قائم کر کے آپ ﷺ نے اپنی دانشمندی سے اسلام کو مزید استحکام بخشا۔

اس کے بعد حکم الٰہی سے ایک اور خاتون کو رشتہ ازدواج میں منسلک ہونا پڑا۔ آپ ﷺ نے اپنی پھوپھی زاد بہن سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنتِ جحش کو جناب زید بن حارثہ جو آزاد شدہ غلام تھے اور حضور ﷺ کے متبنیٰ تھے، کے نکاح میں دے دیا تھا اس عالی نسب خاتون نے اس آزاد غلام سے انتہائی نامناسب سلوک روا رکھا اور وہ نبی ﷺ کے انتباہ کے باوجود اُسے طلاق دینے پر مجبور ہو گئے اور پھر جب اس خاتون کو طلاق ہو گئی تو اُن کی نگہداشت کی ذمہ داری حضور ﷺ پر یوں آ گئی کہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے خاندان نے ان کی شادی زید بن حارثہ سے حضور ﷺ کی یقین دہانی پر کرائی تھی۔ طلاق کے بعد کوئی اعلیٰ نسب عرب، ایسی خاتون جسے ایک سابقہ غلام نے فارغ کر دیا تھا، اپنانے کے لئے تیار نہ تھا، حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا عہد اور قول نبھاتے ہوئے خود سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو اپنی زوجیت میں قبول کر لیا۔

اس شادی مبارکہ کے بعد آپ ﷺ نے سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا رملہ بنت ابوسفیان سے شادی کی جو آپ ﷺ کا اور اسلام کا سخت ترین دشمن تھا یہ شادی خالصتاً ایک رحمت ثابت ہوئی اور ابوسفیان کی جناب نبی ﷺ اور اسلام کی دشمنی

آہستہ آہستہ کم ہوتی چلی گئی۔

اس شادی کے فوراً بعد غزوہ خیبر کی جنگی قیدی سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا جو پیدائشی طور پر ایک یہودی شریف زادی تھیں کو حرم نبوی میں داخل ہونے کا شرف حاصل ہوا اور نتیجتاً اس شادی سے عبرانی النسل قبائل سے سیاسی بھائی چارہ قائم ہو گیا، اس شادی کے بعد یہودیوں نے اسلام کی مخالفت ترک کر دی کیونکہ اُن کے رواج کے مطابق جن خاندانوں میں اپنی بیٹیوں کا رشتہ کر دیتے اُن کی عزت واحترام ان پر لازم ہو جاتا۔

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے عقد خالصتاً سیاسی رشتہ تھا، ان کے والد جناب حارث قبیلہ بنوھوازن کے طاقتور سردار تھے اور اس محترم خاتون سے آپ ﷺ کی شادی سے اسلامی عقائد کو پھلنے پھولنے میں مدد ملی۔ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا مسلمانوں کے عظیم جرنیل خالد بن ولید کی خالہ تھیں اور دو مرتبہ بیوگی دیکھ چکی تھیں اور خالد بن ولید کو مائل بہ اسلام کرنے میں ان کی کوشش کارگر ثابت ہوئی اس وقت آپ ﷺ کی عمر مبارک 60 سال تھی اس طرح آپ نے یہ امر ثابت کر دیا کہ اُن کی کسی سے کوئی دشمنی نہ تھی۔

سیدہ ماریہ قبطیہ کو مصر کے فرماں روا نے آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا حضور ﷺ نے اُنہیں سے آزاد کرنے کے بعد 12 ویں شادی کر لی۔ فرماں روائے مصر اس پر خوش ہوا اور اس کی اسلام دشمنی ٹھنڈی پڑ گئی۔

حضور پُر نور ﷺ نے ظاہری عمر شریف کے 63 سال میں سے ابتدائی عالم شباب کے 25 سال کمال تجرد سے گزارے، تقویٰ، پرہیز گاری اور امانت و دیانت کا شہرہ ایسا تھا کہ کفار بھی ان صلاحیتوں اور خوبیوں کے نہ صرف معترف تھے بلکہ اپنی امانتیں بھی آپ ﷺ کے پاس رکھواتے تھے۔ وہ عظیم شخصیت جس

کے حسن مردانہ نے اعلیٰ ترین خواتین کو ان سے تزویج کا آرزومند بنا دیا ہو لیکن وہ محبوب و عظیم شخصیت ربع صدی تک تجرد وتفرد پر کوئی شے غالب نہ آنے دے اس عظیم ہستی کے کیا کہنے؟؟

وہ مقدس و عظیم ہستی جس نے 25 سال سے 50 سال تک کی حیات مبارکہ کا زمانہ ایک ایسی خاتون کے ساتھ بسر کیا ہو جو عمر میں اُن سے نہ صرف 15 سال بڑی ہو بلکہ اُن سے پیشتر دو شوہروں کی بیوہ رہ کر کئی بچوں کی ماں بن کر معمر بھی ہو چکی ہوں اور پھر بھی حضور ﷺ کی محبت میں کمی نہ آئی ہو بلکہ اُن کے وصال کے بعد بھی اُن کی یاد کو زندہ رکھا۔

کثرت نکاح کے اسباب

دارمی شریف کی ایک حدیث مبارکہ ہے جس میں سرکار دو عالم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

ما لي في النساء من حاجة

''مجھے عورتوں کی کوئی حاجت نہیں''

قارئین کرام! اب غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ رسول اللہ ﷺ نے 55 سے 60 سال تک کی حیات مبارکہ میں جو نکاح کئے ان کی بنیاد فوائد دین اور مصالح جمیلہ تھی، ان فوائد و مصالح و مقاصد کا عرب جیسے جمہور پسند ملک میں حاصل ہونا شادیوں کے بغیر ممکن ہی نہ تھا۔

کثرت ازواج کی حکمتیں

ایک عالی نسب، خوبرو اور نیک نام، پاکیزہ و پارسا شخصیت جس کے لئے جوانی میں متعدد شادیاں کرنے میں کوئی ممانعت بھی نہ ہو اور جبکہ اس معاشرے اور زمانے میں ایک سے زائد شادیوں کو کسی طرح کا کوئی عیب بھی نہ سمجھا جاتا ہو تو پھر بھی وہ اپنے سے 15 سال بڑی ایک خاتون جو دو مرتبہ بیوہ بھی

ہو چکی ہے اور صاحب اولاد بھی ہو، کے ساتھ زندگی کے بہترین 25 سے 50 سال گزار دے پھر 53 سال کی عمر گزرنے کے بعد شادیاں کرے بھی تو مختلف خاندانوں اور قبائل کی اکثر اُن بیوہ عورتوں سے ہی جو فطری طور پر کوئی خاص رغبت بھی نہ رکھتی ہوں۔

حقیقت میں جس طرح حضور پرنور ﷺ کے عمل کے پس منظر میں کوئی نہ کوئی حکمت پوشیدہ ہوتی تھی اسی طرح آپ ﷺ کی زندگی کا یہ پہلو بھی حکمتوں سے خالی نہ تھا۔

غزوہ احد میں کثیر تعداد میں صحابہ کرام شہید ہوئے کئی گھرانے بے آسرا ہو گئے اور یتیموں کا کوئی سہارا نہ رہا اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے حضور پُرنور ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو بیوگان سے شادی کرنے کو کہا اور آپ ﷺ نے خود بھی مختلف اوقات میں بیوگان سے نکاح فرمائے اور پھر آپ ﷺ کی تقلید میں صحابہ کرام نے بھی بیوگان سے شادیاں کیں۔ جس کی وجہ سے بے آسرا گھرانے آباد ہوئے۔

دعوتِ دین کی وسعت تک پہنچے کے لئے تعلقات کی وسعت اور مختلف خاندانوں اور با اثر قبائل کا تعاون ایک بنیادی ضرورت تھی۔ حضور پُر نور ﷺ کے یہ تمام نکاح مختلف قبائل سے تھے جن میں اکثر کا سبب تالیف قلب یا سہارا دینا تھا یا اس خاندان سے تعلق و رشتہ کی مزید گہرائی مقصود تھی یا ان رشتوں سے اسلام کو تقویت اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی خوشنودی مقصود تھی۔

عربوں میں دستور تھا کہ جو شخص اُن کا داماد بن جاتا تو اُس کے خلاف جنگ کرنا اپنی عزت کے خلاف سمجھتے، اسلام لانے سے قبل حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے شدید ترین مخالف تھے مگر جب اُن کی بیٹی حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا

سے حضور ﷺ کا نکاح مبارک ہوا تو پھر شدتِ دشمنی میں کمی آ گئی۔

قبلہ بنو مصطلق کے سردار کی بیٹی حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے حضور ﷺ نے نکاح کر لیا تو اس نکاح کی برکت سے اس قبیلہ کے 100 گھرانے آزاد ہوئے اور پھر وہ سب کے سب مسلمان ہو گئے۔

حضور پُر نور ﷺ کی سیرت پاک کا ہر پہلو محفوظ کرنے کے لئے خاص کر اصحاب صفہ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اسی طرح عورتوں میں بھی اس کام کے لئے ایک جماعت کی ضرورت تھی کیونکہ کسی ایک صحابیہ سے یہ کام کرنا مشکل تھا، اس کام کی تکمیل کے لئے سرکارِ دو عالم ﷺ نے متعدد نکاح فرمائے۔ آپ ﷺ نے حکماً ازواج مطہرات کو ارشاد فرمایا تھا کہ گھر میں ہونے والی ہر بات کو نوٹ کریں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جو ایک ذہین، فطین اور زیرک خاتون تھیں حضور ﷺ نے اُن کو نسوانی احکام و مسائل کے متعلق خاص طور پر تعلیم فرمائی تھی۔

سرکارِ دو عالم ﷺ کے اس فانی دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد سیدہ عائشہ صدیقہ تقریباً 45 سال تک زندہ رہیں اور ایک ضخیم مجموعہ احادیث نبویہ ﷺ (2210 احادیث) آپ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ حضرات صحابہ کرام فرماتے ہیں کہ جب کسی مسئلے میں ہمیں شک ہو جاتا تو ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے معلوم فرماتے کیونکہ ان کو اس کا علم ہوتا تھا اسی طرح باقی ازواج مطہرات سے بھی احادیث نبویہ ﷺ مروی ہیں۔

کثرتِ ازواج کے بارے میں مذکورہ بالا حکمتوں سے واضح ہوتا ہے کہ اُمہات المؤمنین کے گھر عورتوں کی دینی درس گاہیں تھیں کیونکہ یہ تعلیم قیامت تک کے لئے اور ساری دنیا کے لئے تھی۔

کثرتِ ازواج کے سیاسی فوائد

عرب معاشرے میں ایک ایسا رواج بھی تھا جسے قانون کا درجہ سمجھا جاتا تھا کہ اگر کوئی آدمی یا ایسے معاملے میں کوئی مخصوص قبیلہ جو دوسرے آدمی یا قبیلہ سے دشمنی رکھتا ہو تو وہ اگر آپس میں شادی کے بندھن میں بندھ جاتا تو ایسے آدمی یا قبائل اپنی سابقہ دشمنیوں اور مخالفتوں کو یکسر ختم کر دیتے تھے۔

اس لحاظ سے یہ بات انتہائی اہم اور معنی خیز ہے کہ سرکارِ مدینہ ﷺ کی تمام ازواجِ مطہرات مختلف قبائل سے تعلق رکھتی تھیں کیونکہ طلوعِ اسلام کے وقت تمام کفار مختلف قبائل کی حیثیت سے عرب میں رہتے تھے۔

نام زوجه	تعلق
اُم المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا	قبیله بنو عُزی
اُم المومنین سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا	قبیله بنو شمس
اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا	قبیله بنو تمیم
اُم المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا	قبیله بنو عُدی
اُم المومنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت خزیمہ	قبیله بنو هوازن
اُم المومنین سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا	قبیله بنو مخزوم
اُم المومنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش	قبیله بنو أسد
اُم المومنین سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا	قبیله بنو مصطلق
اُم المومنین سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا	قبیله بنو اُمیه
اُم المومنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا	یهودی قبیله بنو نضیر
اُم المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا	قبیله بنو هوازن
اُم المومنین سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا	تعلق ملک مصر

حضور پُر نور ﷺ کی مختلف قبائل میں مذکورہ شادیوں کی وجہ سے اُن قبیلوں کی اسلام دشمنی مکمل ختم ہوگئی اور عقیدہ اسلام کو زبردست سیاسی تقویت حاصل ہوئی۔

مذکورہ بالا قبائل کے بہت سے لوگوں نے سرکار دو عالم ﷺ کی شادیوں کے بعد آپ ﷺ سے رابطہ کیا اور حلقہ بگوش اسلام ہوگئے۔

چند اہم منفرد مثالیں

اُم المؤمنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حضور پُر نور ﷺ کے نکاح پر غور فرمائیں تو معلوم ہوگیا کہ اس سے قبل کفار نے جس قدر لڑائیاں مسلمانوں کے ساتھ کیں اُن میں سے ہر ایک میں یہود کا خفیہ یا اعلانیہ تعلق ضرور ہوتا تھا مگر سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ سرکار دو عالم ﷺ کے عقد کرنے کے بعد یہود پھر مسلمانوں کے خلاف کسی جنگ میں شامل نہ ہوئے یہ نکاح اسلام کے لئے کس قدر اہم اور ضروری تھا؟؟

اُم المؤمنین سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کے والد ابوسفیان سرداران قریش میں سے تھے اور قوم کا نشانِ جنگ اُن کے گھر میں ہوتا تھا اور جب یہ نشان باہر رکھا جاتا تھا تو تمام قوم اس جھنڈے تلے جمع ہو جاتی۔ سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حضور پُر نور ﷺ کے نکاح فرمانے کے بعد حضرت ابوسفیان کسی جنگ میں مسلمانوں کے خلاف فوج کشی کرتے نظر نہیں آئے، یہ نکاح دین اسلام کی ترویج کے لئے کس قدر اہم اور ضروری تھا!!!

اُم المومنین سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کا والد قبیلہ بنو مصطلق کا سردار تھا اور اس کے اشارے پر کام ہوا کرتے تھے سخت اسلام دشمن تھا۔ سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کرنے کے نتیجے میں اس قبیلہ کی اسلام دشمنی نہ صرف ختم ہوگئی بلکہ

انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ حضور ﷺ کا یہ نکاح مبارک کس قدر اہمیت اور حکمت کا حامل ہے!!

اسی طرح ہر نکاح کے پس منظر کو اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ حضور پُرنور ﷺ کے آخری سالوں کے جملہ نکاح مبارکہ حکمتوں اور مصلحت و ترویج دین متین سے خالی نہ تھے۔

وصال و مزارات ازواج النبی ﷺ

سرکار دو عالم ﷺ کی تمام ازواج مطہرات کا انتقال آپ ﷺ کی وفات کے بعد ہوا سوائے حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا بن خزیمہ کا انتقال آپ ﷺ کی حیات مبارکہ میں ہوا۔

مؤمنین کی تمام ماؤں کی تدفین جنت البقیع میں ہوئی صرف اُم المومنین سیدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی تدفین مکہ مکرمہ (قبرستان جنت المعلیٰ) اور اُم المؤمنین سیدہ میمونہ کی تدفین مقام سرف (مکہ سے باہر مدینہ روڈ پر) میں ہوئی۔

حضور پُرنور ﷺ اکثر راتوں کو جنت البقیع شریف میں تشریف لے جاتے اور ہاتھ اُٹھا کر دُعا فرمایا کرتے یہ قبرستان مبارکہ جواہرات روحانی کا بے نظیر مخزن اور اسرار الٰہیہ کا متبرک معدن ہے۔ تاریخی حوالہ جات کے حوالے سے اس متبرک قبرستان میں دس ہزار صحابہ کرام آرام فرما ہیں۔

ملک شام کے دارالحکومت دمشق کے ایک مشہور و معروف و تاریخی قبرستان (مقبرۃ بابُ الصغیر) میں بھی دو اُمہاتُ المومنین سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کے مزاراتِ مبارکہ بھی موجود ہیں اور زائرین کثرت سے حاضری کا شرف حاصل کرتے ہیں۔

ازواج رسول ﷺ کی تعداد مرویات

اسماء اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن	ابن حزم کے نزدیک	ابن جوزی کے نزدیک	علامہ ذھبی کے نزدیک
سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا	2210	2210	2210
سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا	378	378	378
سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا	76	76	13
سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا	65	65	65
سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا	60	60	60
سیدہ زینب جحش رضی اللہ عنہا	11	11	11
سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا	10	10	10
سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا	7	7	7
سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا	5	5	5

رحمتِ دارین کی پاکیزہ نسبت کے سبب
دونوں عالم میں ہیں سر افراز ازواجِ رسول
اہلِ ایماں کی مقدس مائیں خود حق نے کہا
اور کس کو یہ ملا اعزاز ، ازواجِ رسول

بابِ دوم

مختصر احوال و مناقب

12

ازواجِ مطہرات،

اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن

1

أم المومنین

سیدۃ

خدیجہ الکبریٰ

رضی اللہ عنہا

أم المومنين سيدة خديجة الكبرىؓ
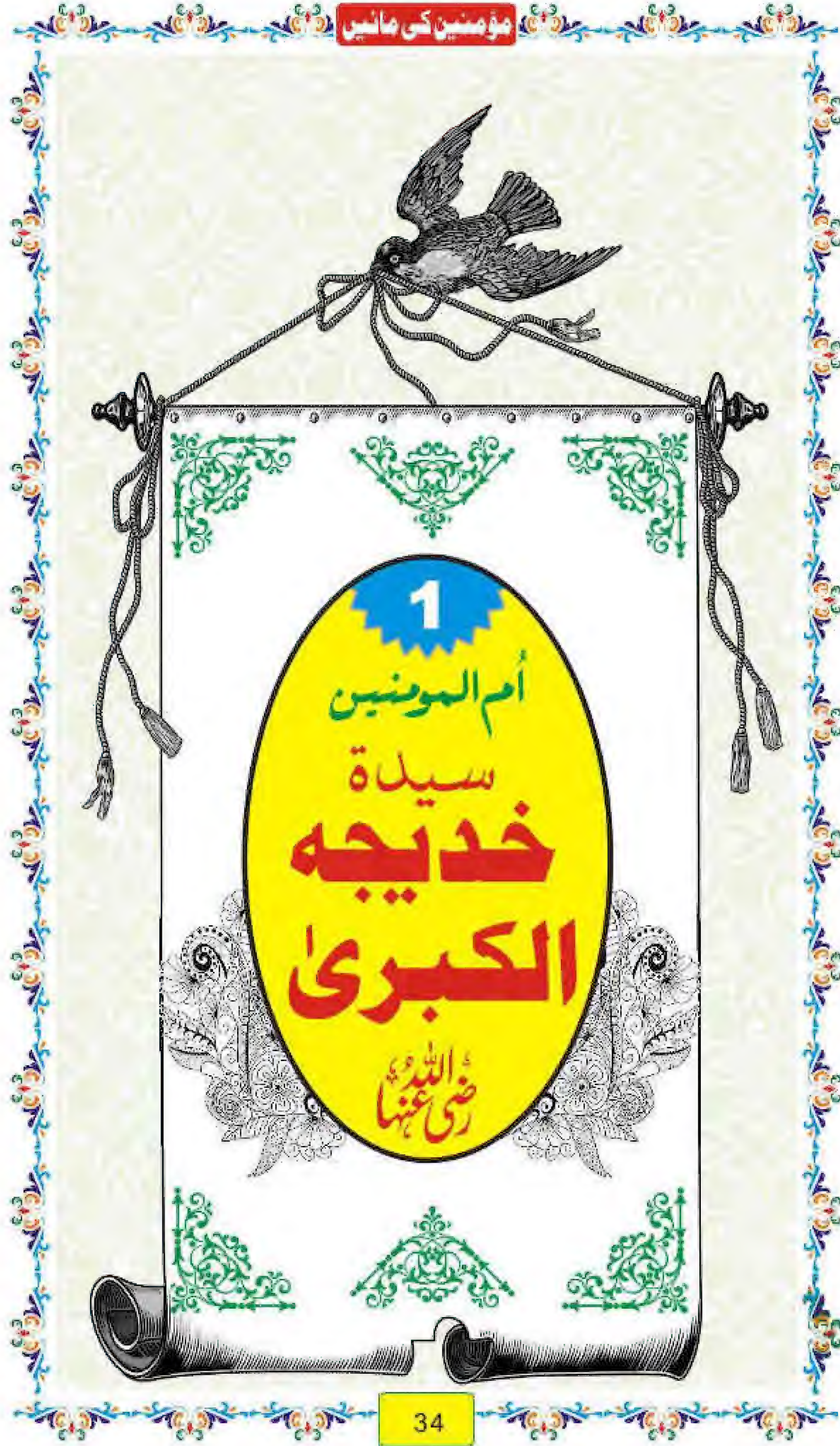
سیدۃ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے والد کرامی خویلد سرزمین عرب کے مشہور تاجر اور قریش میں معزز اور نامور شخصیت تھے، آپ کے کارناموں میں سے ایک منفرد کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے یمن کے بادشاہ سے اُس وقت ٹکر لی تھی جب اُس نے حجرِ اَسود کو کعبہ اللہ سے نکال کر اپنے ساتھ لے جانے کی کوشش کا ارادہ کیا تھا۔ اُم المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے والد حربِ فجار میں شریک ہوئے اور اُسی لڑائی میں کام آئے اور ایک دوسری روایت کے مطابق آخری عمر میں اپنا وسیع کاروبارِ تجارت اپنی صاحبزادی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے سپرد کر کے گوشہ نشین ہو گئے تھے اور اسی گوشہ نشینی کی حالت میں وفات پائی۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے والد خویلد کا نسب **حضرت قصی** علیہ السلام پر پہنچ کر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے، اس نسب مبارک کے لحاظ سے اُم المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواجِ مطہرات سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب ہیں۔

اُم المومنین سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا لقب دورِ جاہلیت میں بھی "**طاھرہ**" تھا اور کنیت "**اُم ھند**" تھی۔ حضرت امام سہیلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد کو زمانہ جاہلیت اور اسلام میں قریشی عورتوں کی سردار کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا۔

قال السهيلى خديجه بنت خويلد تسمى في الجاهليه والاسلام "**سيده نساء قريش**"

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بچپن سے ہی نہایت شریف النفس اور نیک طبع تھیں آپ رضی اللہ عنہا جب بڑی ہوئیں تو اپنے اعلیٰ کردار اور پاکیزہ اخلاق کی وجہ سے

لقب ''طاھرہ'' سے نوازی گئیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہا کو ذہانت و فطانت کے ساتھ ساتھ عفت و عصمت کی صفات جمیلہ سے نوازا ہوا تھا کیونکہ آپ رضی اللہ عنہا کو اپنے رب کریم کی طرف سے ایک بلند اور عظیم مرتبہ حاصل ہونے والا تھا۔

سیدہ خدیجۃ الکبریٰ کی شادیاں

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حرم میں داخل ہونے سے پہلے شادی شدہ تھیں۔ خاوند کے وصال کے بعد دوسری شادی اور پھر اپنے وقت پر دوسرے خاوند بھی انتقال کر گئے اور بیوہ ہوگئیں۔ دوسرے خاوند کے وصال کے بعد قریش کے بڑے بڑے سرداروں کے رشتے آپ کے پاس آئے لیکن آپ رضی اللہ عنہا نے سب کو انکار کرتے ہوئے خلوت نشینی اختیار کر لی اور زیادہ وقت بیت اللہ شریف میں گزارتیں۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے والد خویلد اور دونوں خاوند انتقال کر چکے تھے اس لئے آپ رضی اللہ عنہا کو اپنے والد کے پیشہ تجارت کی خود نگرانی کرنا پڑتی جسے آپ نے بہت احسن طریقے سے نبھایا۔ آپ رضی اللہ عنہا چونکہ پردہ نشین خاتون تھیں اس لئے آپ رضی اللہ عنہا نے اپنا کاروبار تجارت چلانے کے لئے بہت سا عملہ رکھا ہوا تھا جو آپ رضی اللہ عنہا کی تجارتی سرگرمیاں سرانجام دیتا تھا اور ان ملازمین پر ہی کاروبار کا سارا دارومدار تھا۔

تجارتی قافلے سرزمین عرب سے ملک شام اور ملک یمن کی طرف سامان لے جایا کرتے تھے اور ان ممالک میں اپنا سامان فروخت کیا کرتے تھے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو ان تمام امور کی نگرانی کے لئے ایک ایسے شخص کی تلاش تھی جو فہم وفراست اور عقل مندی میں بے مثال ہو اور دیانت و امانت جیسی

صفات کا بھی حامل ہو۔

یہ وہ زمانہ تھا کہ جب شہر مکہ مکرمہ کے ہر گھر اور ہر مجلس میں سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے چاند کی دیانت وامانت داری کے خوب چرچے تھے اور جن کی فہم و فراست کا یہ عالم تھا کہ قریش میں جب کسی معاملہ پر اختلافات پیدا ہو جاتے تو اس وقت نوری مکھڑے والے سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے لعل کی طرف رجوع کرتے اور پھر حضور پُرنور ﷺ کا فیصلہ آخری اور حتمی ہوتا تھا۔

سرکارِ دوعالم ﷺ کی یہ خبریں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا تک بھی پہنچتی تھیں تو آپ رضی اللہ عنہا کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ کیوں نہ اس عظیم شخصیت سے رابطہ کیا جائے اور اپنا مال تجارت انہیں دیا جائے، انہی دنوں میں ایک تجارتی قافلہ شام کی طرف روانہ ہونے والا تھا اس موقع پر سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو پیغام بھیجا کہ اگر آپ میرا مال تجارت ملک شام فروخت کرنے کے لئے لے کر جائیں تو میں جتنا معاوضہ دوسروں کو دیتی ہوں اس سے دوگنا معاوضہ میں آپ کو دوں گی۔

سرکارِ دو عالم ﷺ نے اپنے چچا حضرت سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ سے مشورہ کے بعد سامان تجارت ملک شام لے جانے پر آمادگی ظاہر کردی جس پر سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے سامان تجارت کے ساتھ اپنا ایک خاص غلام ''میسرہ'' بھی حضور پُرنور ﷺ کے ساتھ روانہ کردیا اور اُسے ہدایات جاری کیں کہ دوران سفر تم جو حالات و واقعات دیکھو انہیں یاد رکھنا اور پھر واپسی پر مجھے تمام حالات سے آگاہ کرنا ہے۔ قافلہ اپنی منازل طے کرتا ہوا ملک شام روانہ ہوا اور میسرہ اپنی ذمہ داری پوری کرتے ہوئے راستے کے تمام حالات و واقعات کا بغور ملاحظہ کرتا جو تمام راستے میں پیش آتے رہے۔

یہ قافلہ تجارت جب اپنی منزل مقصود پہنچا اور سرزمین شام مبارک میں مصطفیٰ کریم ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا سارا سامان پہلے سے کئی گنا زیادہ منافع پر فروخت کر دیا۔ قافلہ اپنی سرگرمیاں سرانجام دینے کے بعد واپس روانہ ہوا اور جب مکہ مکرمہ کی حدود میں داخل ہوا تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا پہلے سے آپ ﷺ کے استقبال کے لئے اپنے بالا خانے میں موجود تھیں میسرہ تیزی سے دوڑتا ہوا اپنی مالکن کے پاس پہنچا اور سفر میں پیش آنے والے تمام واقعات اور مال تجارت پر جو منافع ہوا اُس کا حال بھی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو سنا دیا۔ غلام میسرہ نے حضور پُرنور ﷺ کی وہ تعریفیں کیں کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا جو کہ پہلے ہی آپ ﷺ کی عظمت و شان کی قائل ہو چکی تھیں اب وہ آپ ﷺ کی گرویدہ ہو گئیں۔

حضور نبی کریم ﷺ کے سفر شام سے واپسی پر سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ پر دل و جان سے فدا ہو چکی تھیں اور دل میں یہ خواہش پختہ ہو چکی تھی کہ اب اس عظیم شخصیت سے نکاح کر لیا جائے۔ حضور نبی کریم ﷺ کے سفر شام کے تمام حالات کا ذکر سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل (تورات و زبور کا بہت بڑا عالم تھا) سے کیا تو انہوں نے کہا اگر یہ واقعات سچے ہیں اور صحیح بیان کئے گئے ہیں تو محمد ﷺ اس اُمت کے نبی ہیں اور میں خوب جانتا ہوں کہ اس اُمت میں ایک نبی آنے والے ہیں اور جن کے آنے کا زمانہ بہت قریب ہے۔ ورقہ بن نوفل کے اس بیان کو سن کر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے دل میں نبی مکرم ﷺ سے نکاح کا شوق مزید بڑھ گیا۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا خواب

سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے ایک خواب دیکھا تھا کہ سورج میرے گھر میں اتر آیا ہے اور اُس کا نور میرے گھر سے ہر طرف

پھیل رہا ہے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ کا کوئی گھر بھی ایسا نہیں جہاں تک یہ نور نہ پہنچا ہو۔سیدہ جب خواب سے بیدار ہوئیں تو اپنا خواب حضرت ورقہ بن نوفل کو سنایا تو انہوں نے اس کی تعبیر یہ بیان کی کہ اس اُمت میں مبعوث ہونے والے نبی عنقریب آپ سے نکاح کریں گے۔

خدیجہ رضی اللہ عنہا کا حضور ﷺ کے ساتھ نکاح

حضرت ورقہ بن نوفل کی بشارتیں اور پھر سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا خواب دیکھنا، ان سب کے بعد سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا حضور پُر نور ﷺ کو پیغام نکاح بھیجتیں ہیں جو آپ ﷺ اپنے چچا کے مشورے سے قبول فرما لیتے ہیں۔

ولیم منٹگمری واٹ William montgomry watt [اسکاٹ لینڈ کا باشندہ، مؤرخ، مستشرق (Orientalist) ایڈنبرگ یونیورسٹی میں عربی زبان اور اسلامیات کا پروفیسر، مغرب میں اسلام کے اہم ترین غیر مسلم مفسرین میں سے ایک، اسلام، قرآن پاک اور نبی اکرم ﷺ پر کئی اہم کتب لکھیں] حضرت سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی حضور نبی اکرم ﷺ سے شادی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''روایتی صراحت اس شادی کی یوں ہے کہ سیدہ خدیجہ الکبریٰ نے دیکھا کہ جناب محمد مصطفیٰ ﷺ اعلیٰ کردار کے حامل، دیانت دار اور قابل اعتماد شخص ہیں تو انہوں نے آپ ﷺ کو اپنا تجارتی نمائندہ بنا کر ملک شام کو جانے والے ایک تجارتی کاروان میں بھیجا۔سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا جناب محمد ﷺ سے اپنے کاروبار کے تجارتی نمائندے کی حیثیت سے ملنے والے نتائج اور اُن کی شخصیت سے اس قدر متاثر ہوئیں کہ انہوں نے جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کو شادی کی پیشکش

کردی جوانہوں نے قبول کر لی۔ایک روایت کے مطابق حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر 40 سال جبکہ محمد ﷺ کی عمر مبارک 25 سال تھی۔"

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پیغام نکاح قبول ہونے کے بعد نکاح مبارک کی تاریخ مقرر ہوگی مقررہ دن حضور پُر نور ﷺ، آپ ﷺ کے عظیم وغمگسار چچا سیدنا حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ، سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ و دیگر روساءِ قریش حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے کاشانۂ مبارکہ پر تشریف لائے۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی طرف آپ ﷺ کے چچازاد حضرت ورقہ بن نوفل اور دیگر رشتہ دار اس مبارک موقع پر موجود تھے سب سے پہلے حضور نبی اکرم ﷺ کے چچا حضرت سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ نے خطبہ نکاح پڑھا۔آپ رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت ورقہ بن نوفل اٹھے اور انہوں نے بھی خطبہ پڑھا۔

حضور پُر نور ﷺ کی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کے وقت عمر 25 سال اور سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک 40 سال تھی یہ شادی مبارکہ اعلان اظہار نبوت سے 15 سال قبل ہوئی۔مومنین کی پہلی عظیم المرتبت ماں سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا وہ عظیم ہستی ہیں جن کو حضور پُر نور ﷺ کی پہلی زوجہ مبارکہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔

حضور سرکارِ دو عالم ﷺ کی سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی اور اُس کے بعد کے طویل تعلقات پر ہمارے سیرت نگاروں نے تو بہت کچھ تحریر کیا ہے۔چند غیر مسلم مورخین کے اقتباسات پیش ہیں۔

Dr. Leon Nemoy [یہودی مستشرق، اصلاً روسی باشندہ، یہودی ادبیات کا ماہر، کئی کتب اور مقالات تحریر کئے] اپنی مشہور کتاب "یہودی عالمی انسائیکلو پیڈیا" Universal Jewish Encyclopadea میں لکھتا ہے:

''بلاشبہ یہ شادی مصلحتاً عمل میں آئی، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو ایک مضبوط، انتھک اور تجربہ کار تاجر چاہیے تھا جو اُن کے تجارتی مفادات اور کاروباری نظام کو سنبھال سکے اس طرح یہ ساری صورت حال تقریباً ایک مثالی رفاقت، لگن، پیار اور باہمی احترام میں بدل گئی۔ جناب محمد ﷺ نے حضرت سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی زندگی میں دوسری شادی نہیں کی اور ہمیشہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی دل کی گہرائیوں سے قدر کی۔۔۔''

مشہور فرانسیسی اسکالر Renan Ernest [فرانسیسی مورخ، نقاد، ابتدائی مستشرقین میں سے تھا اور اس نے کئی کتب لکھیں] اُم المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں تحریر کرتا ہے:

''مقدس نورانی ہالہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے اردگرد دمکتا ہے اور یہ حقیقت میں جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کے حق میں بڑی معتبر شہادت تھی کہ پیغمبری تاریخ میں ایک منفرد انداز میں پیغمبر ﷺ کے روحانی مشن کو سب سے پہلے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے تسلیم کیا۔۔۔۔''

مشہور مصنف تھامس کارلائل Thomas carlyle [انگریز مصنف، فلسفی، متعدل مستشرق، اس کی قابلِ ذکر کتاب ''تاریخ کی مشہور شخصیات، شخصیت پرستی اور تاریخی کارنامے، Hero's Hero-worship & The Heroic in History ہے۔ جس میں اس نے ایک باب حضرت محمد ﷺ کے بارے میں بھی لکھا ہے] حضور ﷺ کی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ازدواجی زندگی کو ان الفاظ میں بیان کرتا ہے:

''ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ جناب نبی ﷺ نے اپنی زوجہ محسنہ کے ساتھ

انتہائی امن وسکون اور پیار ومحبت سے بھرپور زندگی بسر کی اور اُن کو دل وجان سے چاہا۔ مسلمہ طور پرانہوں نے مکمل طور پر بے عیب، کلی پرسکون اور سیدھے سادھے انداز میں زندگی گزاری حتیٰ کہ عمر کے گرمجوشی کے سال بیت گئے۔"

Emile Dermenghem [فرانسیسی مستشرق، کئی کتابوں اور مقالات کا مصنف، اس کی مشہورترین کتاب "حیاتِ محمدؐ" Life & Mahmoet ہے] بیان کرتا ہے:

> "جناب محمد ﷺ کی خوشگوار ازدواجی زندگی پارسائی کا مثالی نمونہ تھی۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ایک مثالی بیوی تھیں اور جناب محمد ﷺ بہترین شوہر تھے وہ اپنے سے 15 برس بڑی عمر کی واحد بیوی کے ساتھ انتہائی وفادار رہے۔"

ولیم ڈیورانٹ William Durant [امریکی ادیب، مؤرخ اور فلسفی، تاریخ اور فلسفے پر کئی کتابیں لکھیں] تحریر کرتا ہے:

> "ہم دیکھتے ہیں کہ آپ ﷺ نے 25 سال کی عمر میں بچوں کی 40 سالہ والدہ (بیوہ) سے شادی کی اور اس خاتون کی وفات تک جناب محمد ﷺ اُن کے رفیق حیات رہے جو 25 سال کا عرصہ بنتا ہے اور سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا جناب محمد ﷺ کے ساتھ رشتہ ازدواج میں واحد بیوی کے طور پر منسلک رہیں جو ایک متمول مسلمان کے لئے ایک انتہائی غیرمعمولی بات ہے۔"

جناب رسول اللہ ﷺ کا ایک سویڈش (سویڈن) سوانح نگار ٹور اینڈ رائے Tor and Rae [سیرت نگار اور تقابل ادیان کا ماہر، 1917ء میں

Upsala یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی، وزیرتعلیم رہا، کئی کتابوں کا مصنف، سیرت پر اُس کی کتاب ''محمد ﷺ کی شخصیت اور آپ ﷺ کا دین'' کے نام سے موجود ہے۔] تحریر کرتا ہے:

''فی الواقع سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اس روایتی شہرت اور نیک نامی کی مستحق تھیں جو اُن کے حصے میں آئی، جناب محمد ﷺ کے اعلان بعثت نبوی کے وقت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اُن کے ساتھ انتہائی وفاداری سے شانہ بشانہ ساتھ رہیں اس کے باوجود کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات حسرت آیات کے بعد یکے بعد دیگرے آنحضور ﷺ نے 9 شادیاں کیں مگر سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی آپ ﷺ کے لئے انتہائی پرمسرت تھی کیونکہ آپ ﷺ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی زندگی میں کسی دوسری عورت کو حرم نبوی میں داخل نہیں کیا''۔

حضور نبی کریم ﷺ کا تندو تلخ نقاد، مارگولیتھ [یہودی مستشرق، انتہائی متعصب، اسلام دشمن لیکن انسائیکلوپیڈیا آف اسلام لکھنے والوں میں شامل تھا، آکسفورڈ یونیورسٹی میں عربی زبان کا استاد رہا، کئی کتابیں لکھیں جن میں سے ایک اسلام کی نشاہ اُولی اور دوسری ''محمد ﷺ اور عروج اسلام'' ہے] بھی آپ ﷺ کو خراج تحسین پیش کئے بغیر نہ رہ سکا، اس پائیدار محبت کی نسبت جو نبی اکرم ﷺ کو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے تھی:

''اُم المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے لئے جناب محمد ﷺ ہمیشہ رطب اللسان رہے جناب پیغمبر اپنی زندگی کے آخر تک اُن تمام عورتوں پر شفقت فرماتے رہے جو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سخاوت سے فیض یاب ہوتی رہیں۔ آنحضرت ﷺ کے مطابق وفاداری جزوِ ایمان ہے۔''

اُم المومنین سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے اپنی جان، مال اور اپنا سب کچھ مصطفیٰ کریم ﷺ کے قدموں پر نثار کر دیا تھا اُم المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کی ایسی خدمت سرانجام دی جیسے ایک کنیز اپنے آقا کی خدمت کرتی ہے۔ ساری زندگی حضور پُرنور ﷺ کی ایسی خدمت کی کہ کبھی کوئی ایسا موقعہ نہ آیا کہ جس سے سرکارِ دوعالم ﷺ کو ذرا بھر بھی رنج پہنچا ہو۔

اسلام کو طاقت تیرے ایثار نے بخشی ہے
خوب تیری یہ خدمتِ اسلام خدیجہ رضی اللہ عنہا

حضور نبی کریم ﷺ جب غارِ حرا شریف میں خلوت نشینی سے واپس تشریف لاتے تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا بڑی خندہ پیشانی اور پیار سے آقا ﷺ کا استقبال فرماتیں اور کبھی گلہ شکوہ نہ فرماتیں کہ آپ مجھے وقت کم دیتے ہیں!!

پہلی وحی مبارک

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جوں جوں سرکارِ دو عالم ﷺ کی عمر مبارک 40 سال کے قریب پہنچ رہی تھی تو آپ ﷺ کو خلوت اور تنہائی محبوب بنا دی گئی تھی۔ کئی کئی دن غارِ حرا میں جا کر خلوت گزیں رہتے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے۔

پہلی وحی کا نزول اور اُم المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے تسلی آمیز کلمات سے رسول اللہ ﷺ کو سکون حاصل ہوا۔ سیدہ اپنے چچا زاد بھائی حضرت ورقہ بن نوفل کے پاس گئیں، حضرت ورقہ کے علم کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ انہوں نے انجیل کا ترجمہ سریانی زبان سے عربی زبان میں کیا۔ اُم المومنین نے حضرت ورقہ سے حضور پُرنور ﷺ کو پیش آنے والے واقعات کا ذکر کیا تو انہوں نے جواب میں کہا تم سچ کہتی ہو، یہ تو وہی فرشتہ ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام

کے پاس بھی آیا تھا۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا یہ باتیں سننے کے بعد گھر تشریف لے آئیں اور حضور پُرنور ﷺ کو ساتھ لے کر دوبارہ حضرت ورقہ کے پاس گئیں۔

حضرت ورقہ نے سرکارِ دوعالم ﷺ کی زبانی تمام حالات وواقعات سن کر کہا کہ آپ کے لئے خوشخبری ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ ہی وہ نبی ہیں کہ جن کی آمد کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی دی تھی۔۔۔

سب سے پہلے ایمان لانے والی خاتون

حضور پُرنور ﷺ کی نبوت پر سب سے پہلے ایمان لانے والی دنیا کی عظیم خاتون اُم المومنین سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہی ہیں آپ سے پہلے نہ کوئی مرد ایمان لایا اور نہ کوئی عورت، اس بات پر سب علماء ومحدثین کا اتفاق ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے والوں میں حضرت سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہی سب سے پہلی خاتون ہیں۔

سرکارِ دوعالم ﷺ کا ارشادِ ذی شان ہے کہ خدا کی قسم مجھے خدیجہ رضی اللہ عنہا سے اچھی بیوی نہیں ملی۔

وآمنت بي اذكفر الناس ، وصدقتني اذ كذبتني ،
وواستني بمالها اذحرمني الناس ورزقني الله
ولدها اذ حرمني اولاد النساء

''وہ مجھ پر اس وقت ایمان لائیں جب لوگوں نے انکار کیا اُس نے میری تصدیق اس وقت کی جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا، اُس نے اپنا زر ومال اس وقت مجھ پر قربان کیا جب دوسروں نے مجھے محروم رکھا اور پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے اُس سے اولاد عطا فرمائی''

ہماری پیاری وعظیم ماں مبارک سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا وہ خاتون

مبارکہ ہیں جنہوں نے ہر موقع پر ہمارے مصطفیٰ کریم ﷺ کی دل جوئی فرمائی، آنے والے ہر طرح کے مصائب وآلام کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا اور رحمۃ للعالمین ﷺ کی رفاقت و جان نثاری کا حق ادا کر دیا اور اپنا تن من دھن سب حضور پُر نور ﷺ پر قربان فرمادیا۔ یہ اُم المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ہی اثر ونفوذ تھا کہ جس وجہ سے اعلان نبوت کے بعد کفار قریش حضور پُر نور ﷺ اور مسلمانوں کو تنگ کرنے سے ڈرتے تھے۔

ہے خانۂ محبوب خدا تجھ رضی اللہ عنہا سے معطر
تو باغِ رسالت ﷺ کی گلفام خدیجہ

حضرت سیدہ خدیجہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا جہاں ایک وفا شعار زوجۂ مبارکہ تھیں وہاں پر آپ رضی اللہ عنہا ایک شفیق و رحیم والدہ بھی تھیں، باوجود صاحب ثروت ہونے کے اپنے بچوں کی پرورش نہ صرف حسن خوبی سے سرانجام فرمارہی تھیں بلکہ سرکارِ دو عالم ﷺ کی خدمت مبارکہ بھی خود کر کے فخر محسوس فرماتی تھیں اس لئے حضور نبی پاک ﷺ بھی سیدۂ قریش سے بے حد محبت فرماتے تھے جس کی زندہ مثال یہ ہے کہ جب تک آپ رضی اللہ عنہا زندہ رہیں حضور پُر نور ﷺ نے دوسرا نکاح نہیں فرمایا۔

شعب ابی طالب

شعب ابی طالب کی سخت اور کڑی آزمائش میں بھی ملکۂ فردوسِ بریں سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سرکارِ دو عالم ﷺ کے شانہ بشانہ رہنے میں کسی سے پیچھے نہ رہیں۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنا آرام وآسائش والا گھر چھوڑا اور اپنے زوج مبارک حضور سیدُ العالمین ﷺ کے ساتھ اس گھاٹی میں وہ مصائب وآلام برداشت کئے جو اپنی سابقہ زندگی میں کبھی بھی نہ دیکھے تھے اور اس وقت جب

آپ رضی اللہ عنہا پرسکون زندگی کی 6 دھائیاں گزار چکی تھیں۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے محصورین شعب ابی طالب کے ہمراہ کئی کئی دن فاقہ کیا اور بھوک و پیاس کا یہ عالم تھا کہ درختوں کے پتے اور سوکھا ہوا چمڑا بھی کھانا پڑا۔

حضور سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بھوک کا یہ عالم ہوتا تھا کہ ایک مرتبہ اتفاق سے رات کی تاریکی میں میرا پاؤں کسی تر چیز پر پڑ گیا میں نے اُسے فوراً اُٹھایا اور زبان پر رکھ کر نگل لیا مجھے اب تک نہیں معلوم کہ وہ کیا چیز تھی؟ اتنے مشکل دن کہ عام انسان تو ایسی سختی کا تصور بھی نہیں کرسکتا کہ بھوک اور پیاس سے بچے اور بوڑھے بلبلاتے تھے۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی اولاد

اللہ تبارک وتعالیٰ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے سرکارِ دو عالم ﷺ کو دو صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں مبارکہ عطا فرمائیں جن کے تفصیلی احوال کتب سیر وتاریخ میں موجود ہیں۔

> خدیجہ ہی سے حق نے آپ کو سب بیٹیاں بھی دیں
> یہ زینب اور رقیہ، اُم کلثوم اور زہراء رضی اللہ عنہن تھیں

قصر جنت

سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ غار حرا شریف میں حضرت جبرئیل امین تشریف لائے اور حضور پُر نور ﷺ سے فرمایا کہ ابھی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ایک برتن جس میں کچھ کھانے پینے کی چیز ہے لے کر حاضر ہو رہی ہیں آپ اُن سے رب تعالیٰ کا سلام اور میرا سلام فرما دیں اور ساتھ ہی اُن کو جنت میں ایک محل کی بشارت بھی دیں جو خالص مروارید سے ہوگا۔

خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ہار اور اُس کے فیوضات

سیرتِ نبوی ﷺ کے واقعات میں سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے ایک ہار کا خصوصی تذکرہ ملتا ہے۔ اُم المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بڑی صاحبزادی مبارکہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی شادی حضرت ابوالعاص بن ربیع بن عبدالعزی سے ہوئی جو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ہمشیرہ کے بیٹے تھے اور جن کو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنے بچوں کی طرح سمجھتی تھیں، جب حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی شادی ہوئی تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنی بیٹی کو شادی کے تحفہ میں ایک ہار دیا۔

مشرکین مکہ نے سرکارِ دو عالم ﷺ کو ایذاء پہنچانے کی خاطر حضرت ابوالعاص سے کہا کہ تم حضور پُر نور ﷺ کی صاحبزادی اپنی زوجہ سیدہ زینب کو طلاق دے دو تو اُس کے بدلے قریش کی کسی بھی لڑکی سے شادی کروانے کے لئے تیار ہیں لیکن حضرت ابوالعاص نے انکار کرتے ہوئے کہا:

لا واللہ انی لا أفارق صاحبتي ...
''خدا کی قسم! میں کبھی ایسا نہیں کروں گا کہ میں
اپنی زوجہ سے علیحدگی اختیار کرلوں''

حضرت سیدنا ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی اس بات پر سرکارِ دو عالم ﷺ اپنے داماد حضرت ابوالعاص کی تعریف فرمایا کرتے تھے لیکن جب آیات نازل ہوگئیں کہ مسلمان عورتوں کا مشرکین اور کفار کے ساتھ رہنا حرام قرار دے دیا گیا تو پھر علیحدگی ہوگی۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی قدرت اور حکمت کہ حضرت ابوالعاص غزوۂ بدر میں مسلمانوں کے ہاتھوں اسیر ہو گئے اور آزادی کی صورت صرف فدیہ تھی۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند کا فدیہ ادا کرنے کے لئے وہ ہار جو انہیں شادی

والے دن اُن کی والدہ ماجدہ سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے تحفے میں دیا تھا اپنے خاوند کی رہائی کے لئے ارسال کر دیا۔

حضور پُر نور ﷺ نے جب وہ ہار دیکھا تو آپ ﷺ پر شدید رقت طاری ہوگئی اس ہار مبارک کو دیکھنے سے آپ ﷺ کے قلب اطہر پر اپنی زوجہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی یادیں تازہ ہوگئی۔ سرکارِ دو عالم ﷺ نے اپنے اصحاب سے کہا جب تم اُس قیدی کو دیکھو تو اُس کو رہا کرنے کے ساتھ یہ ہار بھی واپس کر دینا، صحابہ کرام نے سر تسلیم خم کئے اور اس پر عمل فرمایا اور یوں سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے اس ہار کے فیوضات کے بدلے حضرت ابو العاص رضی اللہ عنہ کو رہائی ملی اور پھر کچھ عرصہ بعد حضرت ابو العاص کے پاس قریش کی جو امانتیں تھیں واپس کرنے کے بعد اُن سے مخاطب ہوئے اور فرمایا:

> ''سن لو! میں بھی مسلمان ہوتا ہوں کلمہ شہادت پڑھا اور ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچ گئے۔''

مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا اور ابو العاص رضی اللہ عنہ کے نکاح کی تجدید فرمائی اور پھر باہم زندگی گزارنے لگے۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا وصال

شعب ابی طالب کا محاصرہ تقریباً 3 سال بعد ختم ہوا اس محاصرے کی سختیوں سے سیدہ نڈھال ہوگئی تھیں اور اکثر بیمار رہنے لگیں حضور اکرم ﷺ نے بہت علاج کروایا مگر صحت دن بدن خراب ہوتی چلی گئی اور بالآخر تقریبا 65 سال کی عمر مبارک میں سن 10 نبوی اس دارِ فانی سے دارِ باقی کی طرف روانہ ہوگئیں۔ اسی دوران حضور نبی اکرم ﷺ کے حامی و مددگار چچا سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کا بھی وصال ہوا۔ ان دونوں عظیم ہستیوں کے وصال کا حضور پُر نور ﷺ کو اتنا غم تھا کہ

اس سال کو غم کا سال (عام الحزن) کا سال قرار دے دیا۔

اُم المومنین سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے وصال کا وقت قریب آیا تو انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کی، یا رسول اللہ! کچھ دیر میرے سامنے تشریف فرما ہوں۔ حضور ﷺ تشریف فرما ہوئے تو سیدہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اپنی زندگی آپ ﷺ کی خدمت میں بسر کی ہے اور اب قاصد اجل آنے والا ہے میں آپ ﷺ سے التماس کرتی ہوں کہ قیامت کے دن بھی مجھے اپنے ساتھ رکھیں اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے میری سفارش کریں اور اگر خدمت میں کوئی کمی یا کوتاہی ہوگئی ہو تو مجھے معاف فرمادیں اور میری چھوٹی بیٹی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا خاص خیال رکھیں۔

حضور پُرنور ﷺ سے نکاح کے بعد سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا قریبا 25 سال حیات رہیں یعنی جب سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا تو اس وقت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارکہ 65 سال اور حضور پُرنور ﷺ کی عمر مبارک 50 سال کے قریب تھی۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی مکہ مکرمہ میں مقام حجون (جنت المعلی) میں تدفین ہوئی۔ حضور پُرنور ﷺ نے خود قبر انور میں اُتارا نمازہ جنازہ اس لئے نہ پڑھی گئی کیونکہ اس وقت تک نماز جنازہ کے احکام نازل نہ ہوئے تھے۔

فتح مکہ اور یاد خدیجہ رضی اللہ عنہا

اُم المومنین سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے وصال کے ایک طویل عرصہ بعد سن 8 ہجری میں سرکار مدینہ ﷺ تاریخ اسلام کی عظیم فتح (فتح مکہ) اپنے ماتھے مبارک پر سجائے جب ایک عظیم فاتح کی حیثیت سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو اس عظیم دن نعرہ ہائے تکبیر بلند تھے اور جب سیدُ الانبیاء والمرسلین ﷺ مقام حجون (جنت المعلی) سے گزر رہے تھے تو آپ ﷺ نے توقف

فرمایا اور صحابہ کرام کو حکم فرمایا کہ فتح کا ایک جھنڈا جنت المعلیٰ (جس میں حضور پُر نور کی زوجہ مبارکہ سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا آرام فرما ہیں) پر لہرا دیا جائے اور اس سے آپ ﷺ کا یہ مقصودِ مبارک تھا کہ حضور ﷺ اپنی زوجہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بھی فتح و نصرت میں شمولیت چاہتے تھے یہ وہ فتح و نصرت تھی جس کی بشارت سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا حضور نبی کریم ﷺ کو دیا کرتی تھیں۔

فضائل سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

اُم المومنین، ملکۂ فردوس بریں، زوجۃ الرسول ﷺ کے فضائل کا احاطہ ناممکن ہے، حصول برکت کے لئے صرف چند فضائل کا ذکر کرتے ہیں۔

- حضور پُر نور ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو دنیا و آخرت کی چار برگزیدہ ہستیوں میں شمار فرمایا ہے۔
- سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا، حضور نبی اکرم ﷺ پر اس وقت ایمان لائیں جب دوسروں نے کفر اختیار کیا، آپ رضی اللہ عنہا نے حضور پاک ﷺ کو اپنے مال و زر میں شریک کیا جبکہ دوسروں نے آپ ﷺ کو مال سے روکا۔۔۔
- اُم المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا شمار سب سے پہلے اسلام لانے والوں میں ہوتا ہے اُن کو اس کا بھی اجر ملے گا۔
- اُم المومنین رضی اللہ عنہا ملکۂ فردوسِ بریں کی موجودگی میں حضور پُر نور ﷺ نے دوسری شادی نہ فرمائی وہ آپ ﷺ کی ازدواجی زندگی کے 25 سال تک حضور پاک ﷺ کی زوجیت میں تنِ تنہا رہیں یہ بھی ایک بہت بڑا اشرف و اعزاز ہے۔
- اُم المومنین رضی اللہ عنہا کے ساتھ اللہ کے رسول ﷺ کی محبت عطیہ خداوندی تھا ایک حدیث مبارکہ میں آپ ﷺ نے فرمایا، مجھے اُن کی محبت عطا کی گئی ہے۔

- اُمت محمدیہ ﷺ کی سب سے بہترین عورت جن کے لئے بارگاہِ رب العزت سے سلام اور جنت میں موتیوں کے ایک گھر کی بشارت دی گئی۔
- حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

خیر نسائها مریم بنت عمران و خیر
نسائها خدیجة بنت خویلد

''تمام عورتوں میں سے مریم بنت عمران اور خدیجہ بنت خویلد افضل ہیں۔''
(یعنی ہر ایک اپنے اپنے زمانے میں تمام خواتین سے افضل ہیں)

- حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے زمین پر چار خط رقم فرمائے پھر صحابہ سے فرمایا تم جانتے ہو یہ خط کیا ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا، الله و رسوله اعلم، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا۔

افضل نساء اهل الجنة ، خديجة بنت خويلد و
فاطمة بنت محمد و مريم بنت عمران و آسية
بنت مزاحم أمراة فرعون

جنت کی عورتوں میں سے سب سے افضل یہ چار عورتیں ہیں
خدیجہ بنت خویلد ، فاطمہ بنت محمد ﷺ ، مریم بنت
عمران اور آسیہ بنت مزاحم (فرعون کی بیوی)

- اُم المومنین سیدہ خدیجہ کے خصائص میں شامل ہے کہ آپ 24 سال اور کچھ ماہ رسول اللہ کی رفاقت میں رہیں اس دوران آپ ﷺ نے دوسری شادی نہ فرمائی جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو آپ سے بہت محبت تھی۔
- رسول اللہ ﷺ اُم المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی زندگی میں بھی بہت

تعریف فرمایا کرتے تھے مگر وصال کے بعد بہت زیادہ تعریف فرماتے۔

❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتیں ہیں کہ میں اتنا رشک کسی دوسری عورت پر نہ کرتی جتنا جناب خدیجہ رضی اللہ عنہا پر کرتی۔ حالانکہ میں نے انہیں دیکھا بھی نہیں، اس کی وجہ یہ تھی کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا تذکرہ کرتے کرتے اور آپ کے لئے استغفار کرتے کرتے تھکتے ہی نہ تھے۔

❀ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ جب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کرتے یا کوئی جانور ذبح کرتے تو فرماتے کہ اس کا گوشت فلاں کے گھر بھیج دو کیونکہ وہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلی ہے۔

❀❀❀❀❀❀❀

دُرود و سلام

بحضور أم المؤمنين سيدة خديجة الكُبرىٰ رضي الله عنها

الصلاة والسلام عليكِ يا سيدتي خديجة الكُبرى ❀ يانبع الحنان و رُكن الأمان و سند الرحمن لسيدي أبا الزهرا ❀ يامن فرَّ لأحضانكِ سيدي رسول الله عندما جاءهُ وحي الرحمن ❀ وعلى زوجكِ نبي الله العدنان ❀ من يوم نزول الرسالة إلى يوم لقاء الديَّان ❀

الصلاة والسلام أيتها الحبُابة الكُبرى ❀ يا أم القاسم والطيب والزهرا ❀ يامن جاء جبْريل لسيدي رسول الله تبلّغهُ بسلامٍ من الله عليكِ والبُشرى ❀ ياسيدة نساء العالمين دنيا

وأُخرى ❀ وعلى زوجكِ نبي اللّٰه المُجتبى ❀ صلاة وسلاماً تملأ الأفاق تتوالى وتدوم مع كل ليلٍ يغشى وكل نهارٍ يتجلّى ❀ بعدد ما خلق اللّٰه في كل الأكوان ذكراً أوأنثى ❀

الصلاة والسلام عليكِ يا حُب رسول اللّٰه الذي ليس لهُ مثيل ❀ يا من جاءهُ بين يديكِ الوحي سيدنا جِبْريل ❀ بالقرآن والتنزيل ❀ وبشارة لكِ من ربكِ في الجنان ببيتٍ من قصب لا صخب فيهِ ولا نَصَب فضلاً من الملكِ الجليل ❀ وسلاماً مرضياً عليكِ من اللّٰه جل جلاله وسيدنا جِبْريل ❀ وعلى زوجكِ نبي اللّٰه و رسوله المصطفى من أشرف أصلاب ذريّة الخليل ❀ صلاة وسلاماً بعدد كل قطرة ماء في هذه الدنيا أو في الجنان سواء كانت في بحرٍ أونهرٍ أو سلسبيل ❀

الصلاة والسلام عليكِ يا سيدتي خديجة الكُبرى ❀ يا أول من أسلم برسالة سيدي رسول اللّٰه ❀ يا من بذلت كل جهدٍ ومالٍ ونفيسٍ وغالٍ حُباً لسيدي رسول اللّٰه ونُصرةً لدين اللّٰه ولرفع الالم عن المستضعفين وفقراء المسلمين من عباد اللّٰه ❀ يا من كُنتِ نِعم الزوجة والصديقة والسند لسيدي رسول اللّٰه ❀ وعلى زوجكِ سيدالأكوان وملاذهم جميعاً يوم يجمعهم فيهِ اللّٰه ❀ صلاةً وسلاماً في كل لمحة ونفس عدد ما وسِعهُ علم اللّٰه❀

الصلاة والسلام عليكِ يا سيدتي خديجة الحنون ❀

يا من طابت بوجودكِ فيها جنة الحُجُون ❀ وعلى زوجكِ نبي الله سيد الكون ❀ صلاة عبدٍ يتألم قلبه من شدة مابهِ لكم من شوق و شجون ❀ وعلى ذريتكِ وأ حفادكِ البنات والْبَنُون ❀ صلاةً وسلاماً في كل لمحة ونفس عدد ذرات هذا الكون ❀

الصلاة والسلام عليكِ يا سيدة النساء ❀ يا أكْمَل النساء ❀ وعلى زوجكِ زين الأنبياء ❀ وأبنتك البتول الزهراء ❀ صلاة وسلاماً تملأ الأرض والسماء ❀ تتوالى في كل لمحة ونفس وتدوم ❀ بدوام الملك الحي الْقَيُّوم ❀

الصلاة والسلام عليكِ يا زوج سيد الوجود ❀ صلاةً وسلاماً مُعطران بالمسك والعود ❀ صلاة بعدد ما خلق الله في الجنان من أزهار و ورود ❀ دائمة بدوام الملك المعبود ❀ وعلى زوجكِ نبي اللّٰه سيد ولد آدم و صفوتهم ❀ وعلى أولادكِ وذريتهم ❀

ہیں خدیجہ رضی اللہ عنہا مرکزِ مہر وفا ! !
مصطفٰی ﷺ کے گھر کا ہیں نور و ضیاء
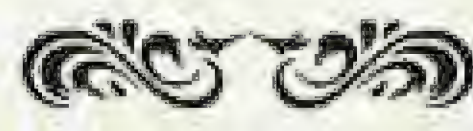
اللہ کے محبوب ﷺ کو محبوب ہے سب سے
لاریب تیری ذات ت،یرا نام خدیجہ رضی اللہ عنہا

سلام

(بحضور ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا)

زوجۂ شاہ بطحا صلی اللہ علیہ وسلم پہ لاکھوں سلام
ہوں خدایا خدیجہ رضی اللہ عنہا پہ لاکھوں سلام

جس کا داماد ہے ساقیِ سلسبیل
ہوں اُسی نازِ سارہ رضی اللہ عنہا پہ لاکھوں سلام

مومنو سر جھکا کر سدا شوق سے
بھیجئے اُمِ زہرا رضی اللہ عنہا پہ لاکھوں سلام

دینِ احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی شہادت ہے جو
ہوں سدا اس شہیدہ پہ لاکھوں سلام

جس نے سب کچھ لٹایا شہ دین پر
اس عرب کی ملیکہ پہ لاکھوں سلام

جس کی تعظیم ہے عزت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
بھیجئے اُس عفیفہ رضی اللہ عنہا پہ لاکھوں سلام

ساری ازواجِ احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ذی مرتبہ
اُم سلمیٰ رضی اللہ عنہا پہ سودا رضی اللہ عنہا پہ لاکھوں سلام

ساتھ میں اُس کے بھیجو سدا ذوق سے
مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور زہرا رضی اللہ عنہا پہ لاکھوں سلام

اس کی کلثوم رضی اللہ عنہا و زینب رضی اللہ عنہا پہ بے حد درود
اس کی پیاری سکینہ رضی اللہ عنہا پہ لاکھوں سلام

پیش کر آئے بلالِ حزیں جھوم کر
مادرِ آل زہرا رضی اللہ عنہا پہ لاکھوں سلام

بلال رشید (مرحوم)۔اسلام آباد

منقبت

(بحضور أم المومنین سیدة خدیجة الکبریٰ رضی اللہ عنہا)

ملا خالق سے ایسا مرتبہ اُمی خدیجہ رضی اللہ عنہا کو
کہ کہتا ہے زمانہ طاہرہ اُمی خدیجہ رضی اللہ عنہا کو

رہیں ثابت قدم ہر گام پر وہ ساتھ احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
دیا ہے رب نے ایسا حوصلہ اُمی خدیجہ رضی اللہ عنہا کو

نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی سفارش پر بنا دینگے مری بگڑی
نہیں وہ دیکھ سکتے غمزدہ اُمی خدیجہ رضی اللہ عنہا کو

نہ ہو شامل حوالہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جس میں سیرت کا
برا لگتا ہے ایسا تذکرہ اُمی خدیجہ رضی اللہ عنہا کو

روا رکھ کر سلوکِ ناروا زہرا کے گلشن سے
ستایا ہے زمانہ بے وجہ اُمی خدیجہ رضی اللہ عنہا کو

ادب سے آج بھی جنت میں گر کر ان کے قدموں میں
سلامی دے رہی ہیں فاطمہ رضی اللہ عنہا اُمی خدیجہ کو

نہیں ہم بانٹتے خود سے مناسب عام لوگو میں
فقط ہم مانتے ہیں طاہرہ اُمی خدیجہ رضی اللہ عنہا کو

بلالِ حق نوا ان کا وسیلہ کیوں نہ ہم مانیں
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کہا ہے ناصرہ اُمی خدیجہ رضی اللہ عنہا کو

بلال رشید۔ اسلام آباد

(نوٹ) مصنف کتاب ہذا جنوری 2019ء میں زیاراتِ ایران کے سلسلہ میں مشہد مقدس میں موجود تھا کہ اطلاع ملی کہ جناب بلال رشید صاحب کا انتقال ہو گیا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین

منقبت

(بحضور اُم المومنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ)

کہتی ہے تجھ کو دنیا جانِ وفا خدیجہؓ
صد مرحبا خدیجہؓ صد مرحبا خدیجہؓ

پہلی ہے تو شہادتِ دینِ خدا کی واللہ
رتبہ تجھے خدا نے بخشا ہے کیا خدیجہؓ

سب مال و زر لٹایا دین خدا پہ تو نے
احسان دیں پہ تیرا ہے ما ورا خدیجہؓ

جب بھی ترا وسیلہ دے کر خدا سے مانگا
بخشا ہے ذاتِ حق نے حد سے سوا خدیجہؓ

ایثار ھاجرہؓ سا ایماں ہے آسیہؓ سا
عصمت میں تو ہے واللہ مریمؓ ادا خدیجہؓ

تو ؓ محسنہ ہماری تو ؓ مرشدہ ہماری
تیرا ہی مومنوں کو ہے آسرا خدیجہؓ

تو ہم سفر نبی ﷺ کی تو ساس ہے علیؓ کی
دختر ہے تیری زھراءؓ صد مرحبا خدیجہؓ

داماد تیرا حیدرؓ سبطینؓ ہیں نواسے
بے شک ہے تیرا رتبہ سب سے جدا خدیجہؓ

ہے جان و دل سے خادم تیرا بلالؔ واللہ
اس پر رہے ہمیشہ تیری عطا خدیجہؓ

بلال رشید (مرحوم)۔اسلام آباد

منقبت

(بحضور أم المومنین سیدة خدیجة الکُبریٰ رضی اللہ عنہا)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حیا اُمی خدیجہ رضی اللہ عنہا
وفا کی انتہا اُمی خدیجہ رضی اللہ عنہا

ہیں مادر آپ بی بی فاطمہ کی
کہیں سب مرحبا اُمی خدیجہ رضی اللہ عنہا

محمد مصطفیٰ صلی علی کی
بنیں حاجت روا اُمی خدیجہ رضی اللہ عنہا

لٹائیں دین پر سب مال اپنا
ہماری محسنہ اُمی خدیجہ رضی اللہ عنہا

نبی کا ساتھ تھا جن کو میسر
وہ ہیں حق آشنا اُمی خدیجہ رضی اللہ عنہا

حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زوجہ
وہ امت کی نوا اُمی خدیجہ رضی اللہ عنہا

نبی کی آپ پہلی راز داں ہیں
اے نازِ عائشہ اُمی خدیجہ رضی اللہ عنہا

بلالِ حق نوا اُن کا گدا ہے
وہ ہیں جانِ وفا اُمی خدیجہ رضی اللہ عنہا

بلال رشید (مرحوم)۔اسلام آباد

منقبت

(بحضور ام المومنین سیدہ خدیجہ ؓ)

خدیجہ ؓ حرمت نبی ﷺ خدیجہ ؓ پیکر حیا
خدیجہ مرکز یقیں خدیجہ ؓ نازِ ہاجرہ ؓ

اُسی کی منقبت میں آج لکھ رہا ہوں دوستو
نواسہ جس کا ہے حسین ؓ اور بیٹی فاطمہ ؓ

بنی جو پہلی ہم سفر حبیب ذوالجلال کی
قریش جس کو باادب پکارتے تھے طاہرہ

نگاہ مصطفیٰ ﷺ میں تھا مقام اس کا اس قدر
ہمیشہ جس پہ ناز کرتی تھیں جناب عائشہ ؓ

ہزار زخم جو نبی ﷺ کے واسطے اُٹھا گئی
کہا ہے جس کو برملا نبی ﷺ نے اپنی محسنہ

خدا نے جس کو منتخب کیا نبی ﷺ کے واسطے
وہ جس کے مال سے ملا خدا کے دیں کو آسرا

بتول ؓ جس کی تربیت سے ناز آسیہ ہوئی
علی ؓ کو جس نے پال کر بنایا نفسِ مصطفیٰ ﷺ

وہ جس کی چار بیٹیاں حیا کا انتخاب ہیں
جہاں میں جنکے دم سے ہے طہارتوں کا سلسلہ

نبی ﷺ کا فیض چاہیے اگر جہاں میں آپ کو
تو مادر بتول ؓ کی ادب سے کیجیے ثنا

بلالؔ جس کے مال سے بنے فقیر بھی غنی
گداز ہے نصیب اُس کا مجھ کو حق نے کر دیا

بلال رشید (مرحوم)۔ اسلام آباد

منقبت

(بحضور أم المومنين سيدة خديجة الكبرىٰ رضی اللہ عنہا)

سرورِ دیں پر سب سے پہلے لائی تھیں ایمان
تاریخ اسلام میں ان کی سب سے جدا پہچان
جذبہ ان کا مستحکم تھا ، کامل تھا ایمان
سرورِ دیں پر صدقِ دل سے آپ رہیں قربان
شاہِ اُمم سے اُن کی رفاقت دنیا میں ہے مثال
دین مبیں پر خوب کیا تھا مال و زر قربان
قرب نبی ﷺ حاصل تھا ان کو ، روشن تھا کردار
مستورات میں سب سے روشن اُن کی ہے پہچان
اُمت ساری آپ کی شیدا ، آپ کی ہے ممنون
اُمت ساری یاد رکھے گی ، آپ کا ہر احسان
آسیہ اور مریم کی طرح ہے ، اُن کا رتبہ خاص
حسن عقیدت کا آئینہ ، اُن کا بھی عرفان
زینب ہوں یا وہ ہوں رقیہ ، فاطمہ و کلثوم
چاروں آپ کی نورِ نظر تھیں ، اپنا ہے ایقان
طبقۂ نسواں میں رکھتی ہیں ، عظمت وہ بھی بلند
آپ ﷺ کی ساری بیٹیاں بے شک ، بے حد ہیں ذیشان
علم و عمل تھا اُن کا زیور ، صبر و رضا اور پیار
دل سے اُن کی مدح لکھوں ، طاہرؔ ہے ارمان

طاہر حسین طاہر سلطانی۔ کراچی

نادر و نایاب منظر
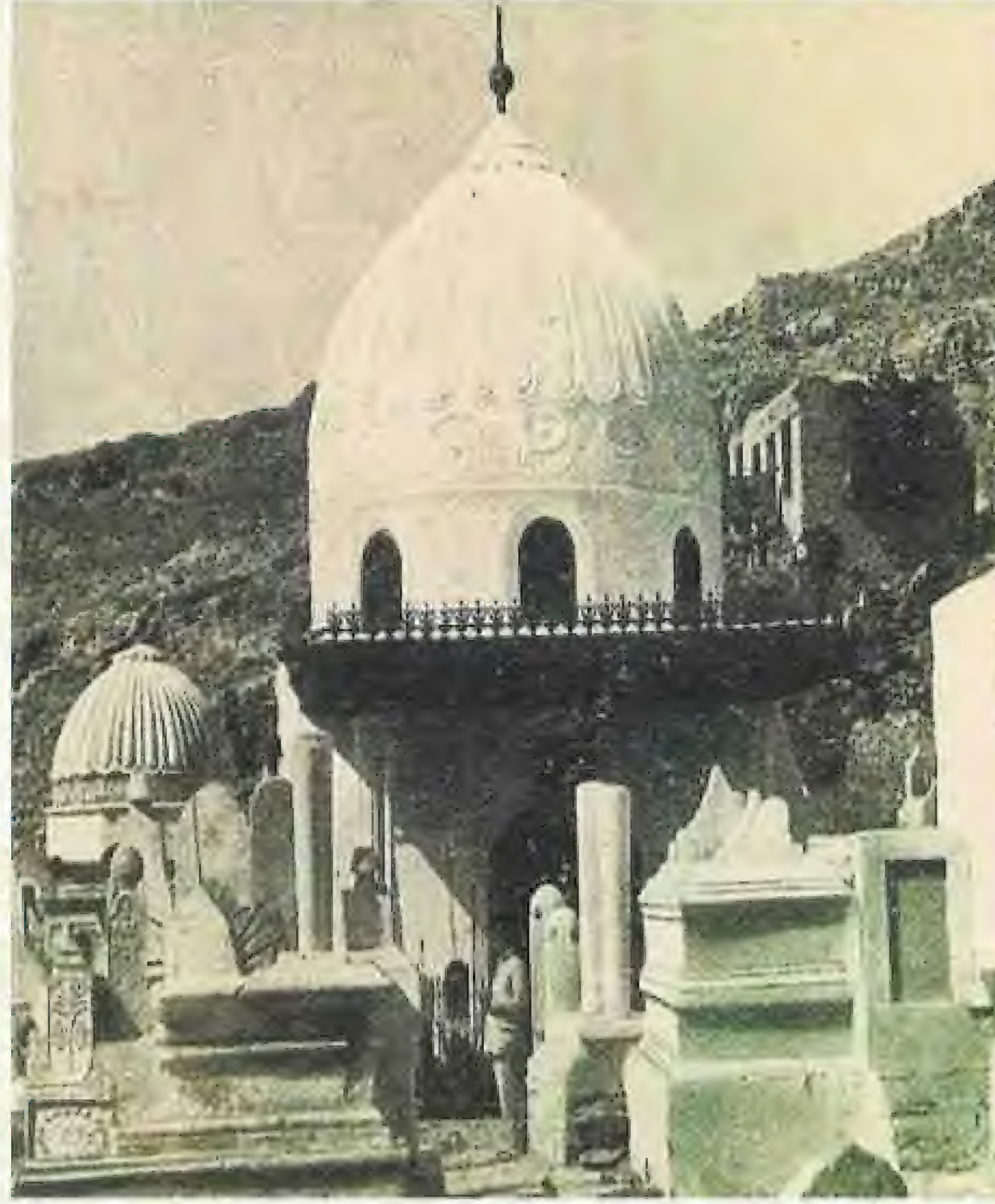
مزارِ پُر انوار اُم المومنین

سیدة خدیجة الکبریٰ رضی اللہ عنہا

2

اُم المومنین

سیدة

سودة

رضی اللہ عنہا

اُم المومنین سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا

سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا بنت زمعہ کا تعلق قبیلہ ''عامر بن لوی'' سے تھا جو کہ قریش کا ایک مشہور قبیلہ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا کی کنیت ''اُم الاسود'' تھی آپ رضی اللہ عنہا کا اپنے والد زمعہ کی طرف سے سلسلہ نسب جناب حضرت ''لوی'' پر آ کر نسب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مل جاتا ہے۔

حضرت سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے اعلان اظہار نبوت کے تھوڑے عرصہ بعد ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ پھر اُن کی ترغیب سے اُن کے شوہر سکران بن عمرو نے بھی اسلام قبول کر لیا اس طرح انہیں ''قدیم الاسلام'' ہونے کا شرف حاصل ہے۔ ہجرتِ حبشہ تک یہ دونوں میاں بیوی بھی دوسرے مسلمانوں کے ساتھ کفار کی سختیاں برداشت کرتے رہے لیکن جب کفار کی زیادتیاں حد سے تجاوز کر گئیں تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم مبارک پر حبشہ ہجرت فرمائی۔

سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کا خواب اول

مدارج النبوۃ اور دیگر کتب میں یہ روایت موجود ہے کہ ایک مرتبہ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے خواب دیکھا کہ آسمان سے چاند اُن کی جھولی میں آ گیا ہے انہوں نے جب یہ خواب اپنے شوہر کو سنایا تو انہوں نے اس کی تعبیر یہ کی کہ میں عنقریب فوت ہو جاؤں گا اور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چاند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تمہارا نکاح ہو جائے گا۔

سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کا خوابِ دوم

سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے خواب دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سامنے تشریف فرما ہیں اور اپنا قدم اقدس اُن کی گردن پر رکھا ہے۔ جب حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اس خواب کو اپنے شوہر سے بیان کیا تو انہوں نے کہا

کہ اگر آپ سچ فرما رہی ہیں تو عنقریب میں انتقال کر جاؤں گا اور اللہ کے رسول ﷺ سے آپ کا نکاح ہو جائے گا اور پھر چند ہی دنوں میں سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے خاوند کا وصال ہو گیا۔

اُم المومنین سیدۃ خدیجہ رضی اللہ عنہا جب حضور نبی کریم ﷺ کے پاس اپنی خوبصورت اور بہترین یادیں چھوڑ کر جنت کو سدھار گئیں اور اسی طرح آپ ﷺ کے عظیم و بہترین چچا سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ بھی داغ مفارقت دے گئے تو پھر آپ ﷺ کا کوئی غمگسار نہ رہا، ایک طرف تبلیغ دین متین تو دوسری طرف گھر میں بچیوں کی پرورش اور نگہداشت کرنے والا جب کوئی نہ رہا اور اس کی وجہ سے صحابہ کرام بھی غمگین رہنے لگے۔

عظیم صحابیہ رسول ﷺ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا بنت حکیم نے عرض کی کہ آپ ﷺ کو ایک غمگسار رفیقِ حیات کی ضرورت ہے اور سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں بتایا اور حضور پُرنور ﷺ کی اجازت سے سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے ہاں پیغام نکاح لے کر گئیں تو انہوں نے قبول فرمالیا۔

سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کی بوقت نکاح عمر 50 سال تھی سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا ایک جانثار اہلیہ ثابت ہوئیں اور آپ ﷺ کی بچیوں کی مقدس اور محبت بھرے انداز میں پرورش کی۔

سر ولیم میور SirWilliamMuir [مشہور برطانوی مستشرق، اسکاٹ لینڈ کا باشندہ، کئی کتابوں کا مصنف، مشہور کتاب LifeofMuhammad جو چار جلدوں پر مشتمل ہے۔] اپنی مشہور کتاب میں تحریر کرتا ہے "اس خاتون (سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا) کے بارے میں اس قدر جانتے ہیں کہ جب وہ اپنے خاوند کے ساتھ حبشہ ہجرت کر گئیں تو اس وقت بھی وہ غیر معمولی طور پر اسلام کے نصب العین اور مقاصد کی

پرستار اور گرویدہ تھیں۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے سانحہ ارتحال کے بعد سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا، حضور ﷺ کے عقد میں تین، چار برس واحد زوجہ کی حیثیت سے آباد رہیں۔

سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

- اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے مقابلے میں کسی ایسی عورت کو نہیں دیکھا کہ ہر معاملے میں جس کی طرح ہونا مجھے محبوب ہو، آپ رضی اللہ عنہا نے یہ تمنا کی کہ وہ رہن سہن میں حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی طرح ہو جائیں اور اے کاش! کہ اُن کے جسم میں میری روح ہوتی۔
- سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا بے حد فیاض اور سخی تھیں جو کچھ بھی آپ رضی اللہ عنہا کے پاس آتا وہ غربا اور ضرورت مندوں میں تقسیم فرما دیتیں۔ ایک مرتبہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے درہموں سے بھری تھیلی آپ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ہدیہ بھیجی تو آپ نے پوچھا اس میں کیا ہے؟ بتایا گیا کہ درہم ہیں، فرمانے لگیں، تھیلی میں کھجوروں کی طرح، یہ کہہ کر تمام درہم ضرورت مندوں میں اس طرح تقسیم کر دیئے جیسے کھجوریں ہیں۔
- سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کی طبیعت میں ظرافت بھی تھی جس کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہا رسول اللہ کو ہنسا دیا کرتی تھیں۔
- سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا، رسول اللہ ﷺ کی زوجیت میں رہنے کی خواہش مند اور حریص تھیں اسی وجہ سے انہوں نے اپنی باری سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو ہدیہ کر دی تھی تا کہ آپ ﷺ کا تقرب اور محبت حاصل ہو اور جنت میں بھی آپ ﷺ کی زوجہ بن کر رہ سکیں۔

وصال

ایک مرتبہ تمام ازواجِ مطہرات رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں بیٹھی ہوئی تھیں کہ انہوں نے سوال کیا، یارسول اللہ ﷺ! ہم میں سب سے پہلے کس کا وصال ہوگا تو غیب دان نبی ﷺ نے ارشادفرمایا، سب سے پہلے اس کا وصال ہو گا جس کے ہاتھ سب سے لمبے ہیں تو فوراً تمام ازواجِ مطہرات نے اپنے اپنے ہاتھ ناپے تو سب سے لمبے ہاتھ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے تھے۔

حضورِ پُرنور ﷺ کے بعد سب سے پہلے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا تو معلوم ہوا کہ لمبے ہاتھوں سے مراد ظاہری لمبائی نہ تھی بلکہ آپ ﷺ کی اس سے مراد سخاوت، فیاضی اور کثرتِ صدقات تھی جو کہ اُم المومنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا امتیازی وصف تھا۔

آپ کے سن وصال بارے قدرے اختلاف ہے اکثر مفسرین کی رائے کے مطابق سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے 73 سال کی عمر مبارک میں 54/53 ہجری میں وصال فرمایا اور جنت البقیع شریف میں آرام فرما ہیں۔

❀❀❀❀❀❀
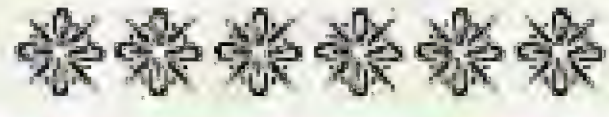
دُرود و سلام

بحضور أم المؤمنين سيدة سودة رضی اللہ عنہا

الصلاة والسلام عليكِ يا سيدتي سودة بنت زمعة العامرية ❀ أيتها الزوجة الطيبة الشاكرة المرضيّة ❀ يا من آثرتِ على نفسك ليلتكِ لسيدتي عائشة الحبيبة إرضاءً وسلاماً في كل لمحة ونفس عدد ما وسِعهُ علم الله وحلمهِ ❀

منقبت

(بحضور أم المومنین سیدة سودة بنت زمعة ؓ)

سودہ بنت زمعہ بھی ہیں زوجِ ختم الانبیاء ﷺ
رحمت و عظمت کا جھومر آپ کے سر پر سجا
آپ نے خولہ کو بھیجا رشتہ لینے کے لیے
آپ کے بچوں کی بن کر آئیں پھر وہ رہنما
عمر اکیاون برس تھی آپ کے گھر آئیں جب
پھر بھی تو ٹوٹا نہیں یہ رحمتوں کا سلسلہ
آپ کے قدموں پہ ساری زندگانی ڈال دی
اُلفت و ایثار ان کا مرحبا صد مرحبا
اُمہات المومنیں میں اُن کا رُتبہ خاص تھا
اُن کا تھا پورا قبیلہ عاشقِ خیرالوریٰ ﷺ
آپ بے حد منکسر اور نرم خو دائم رہیں
عشقِ ختم المرسلیں ﷺ سے قلب تھا اک آئینہ
ایک حج کے بعد پھر گھر سے کبھی نکلی نہیں
رب عالم نے انہیں یہ مرتبہ اعلا دیا
اپنی باری کا جو دن تھا عائشہ کو دے دیا
سودہ بنت زمعہ کا دیکھو ، یہ ایثار و وفا
اے میری ماں! منقبت میری بھی ہو جائے قبول
بیٹا یہ طاہرؔ تمہارا دل سے ہے تم پر فدا

طاہر حسین طاہر سلطانی۔کراچی

3

اُم المومنین
سیدۃ
عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا
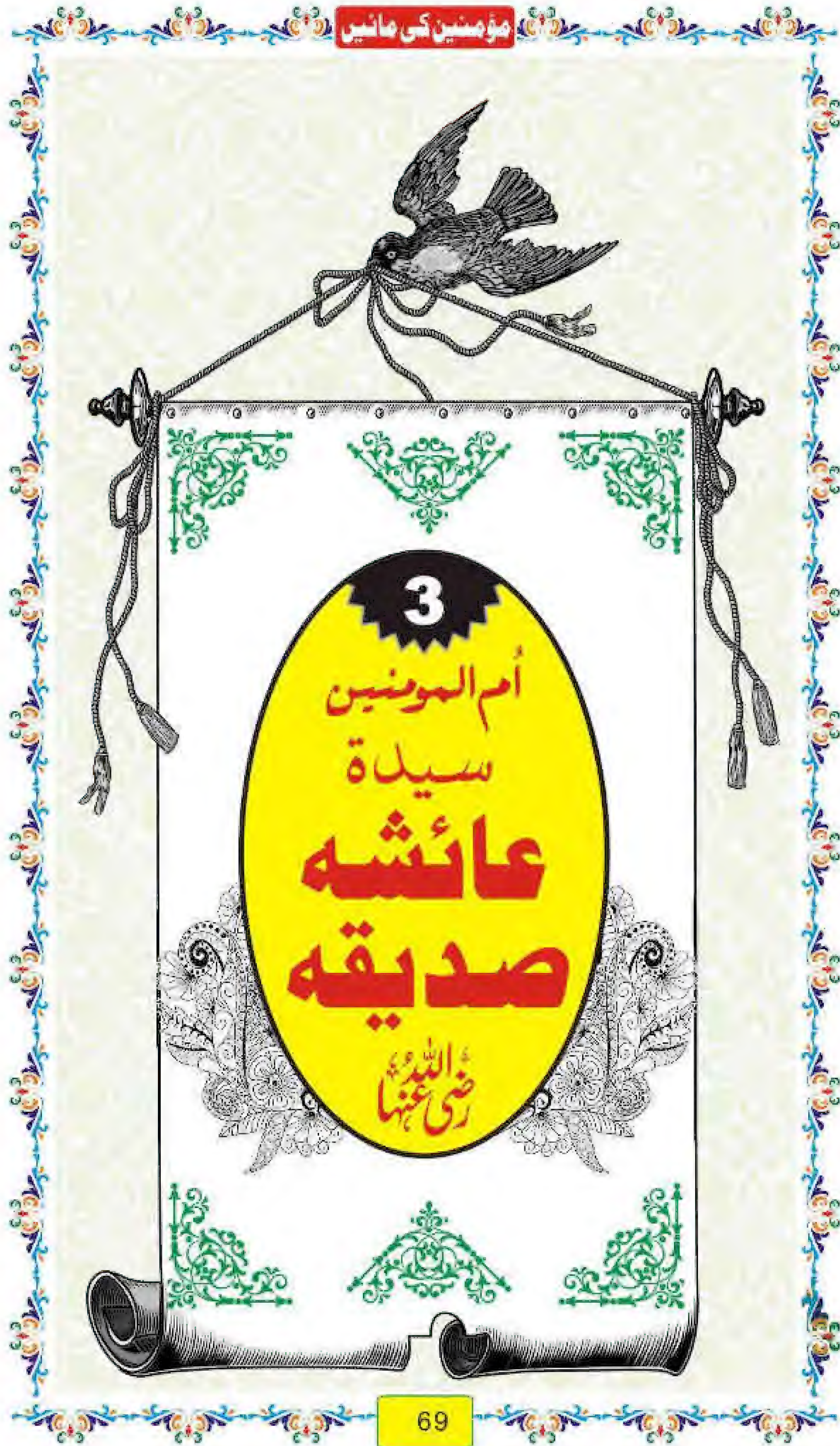
حبیبة الحبیب

أم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جناب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اور حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی تیسری زوجہ مبارکہ ہیں جو حرم نبوی میں سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے بعد داخل ہوئیں آپ رضی اللہ عنہا ہی وہ بے مثل و بے مثال خاتون ہیں جو کنواری رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد مبارک میں آئیں۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا خود فرماتی ہیں کہ جب میں نے اپنے والدین کو پہچانا تو انہیں مسلمان پایا اس سے واضح ہوتا ہے کہ اُم المومنین وہ عظیم ہستی ہیں کہ جن پر شروع دن سے ہی کفر و شرک کا سایہ بھی نہیں پڑا۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے اپنے والدین کے بارے میں اتنا یاد ہے کہ وہ دین دار تھے اور سب سے بڑھ کر ہماری خوش قسمتی یہ ہوتی تھی کہ کوئی دن ہم پر ایسا نہیں گزرتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف نہ لائے ہوں۔

دیلمی کی ایک مشہور روایت جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے والد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ابوبکر مني وأنا منه و ابوبکر أخي في الدنیا والآخرة

”ابوبکر مجھ سے ہیں اور میں اُن سے ہوں
اور ابوبکر دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہیں۔“

اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا والد کی طرف قریشیہ اور والدہ کی طرف سے کنانیہ تھیں آپ رضی اللہ عنہا کی والدہ ماجدہ حضرت اُم رومان رضی اللہ عنہا کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من سره ان ينظر الى أمراة من الحور
العين فلينظر الى اُم رومان
"یعنی جس کی یہ خواہش ہو کہ وہ جنتی حور میں سے
کسی کو دیکھے تو وہ اُم رومان کو دیکھ لے۔"

ابتدائی حالات

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا وہ عظیم برگزیدہ ہستی ہیں کہ جب آپ پیدا ہوئیں تو اس وقت آپ رضی اللہ عنہا کے والدین کریمین اسلام کی دولت سے مالا مال ہو چکے تھے آپ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جیسے محبوبِ محبوبِ خدا اور اُم رومان جیسی ماں کی آغوش میں پروان چڑھیں۔ بچپن میں ہی آپ عام بچوں سے ممتاز تھیں، کھیل و کود کی شوقین تھیں مگر اس میں بھی رسول اللہ ﷺ کا ادب ہر وقت ملحوظ خاطر رہتا۔

سیدہ انتہاء کی ذہین تھیں، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ کسی بھی صحابی یا صحابیہ کی یاداشت اتنی زبردست نہ تھی جتنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ذہانت وفطانت تھی۔

نکاح مبارکہ کا پس منظر

اُم المومنین سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے وصال کے بعد صحابیہ سیدہ خولہ بنت حکیم سرکارِ دو عالم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپ شادی نہ فرمائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کس سے، جواب میں عرض کی! حضور اگر آپ چاہیں تو کنواری سے اور اگر حضور چاہیں تو کسی دوسری خاتون سے، آپ ﷺ نے فرمایا کنواری کس سے؟ عرض کی حضور کی بارگاہ کے مخلوق میں محبوب ترین شخصیت کی صاحبزادی سے! اور دوسری خواتین میں بیوہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بنت زمعہ ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے حضرت خولہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا، جا کر اُن کو نکاح کا پیغام دو۔ حضرت سیدہ خولہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر گئی اور سیدہ اُم رومان رضی اللہ عنہا سے کہا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہارے لئے کس قدر بھلائی اور برکت کا سامان مہیا فرما دیا ہے۔ حضرت اُم رومان رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ وہ کس طرح؟ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو آپ کی صاحبزادی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے رشتے کے لئے بھیجا ہے۔

حضرت اُم رومان رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ابوبکر کے آنے تک انتظار کرو، جب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ واپس گھر تشریف لائے تو حضرت خولہ رضی اللہ عنہا نے وہ ہی بات آپ سے بھی عرض کی، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا عائشہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضور ﷺ کے لئے ٹھیک ہے اس لئے کہ عائشہ حضور ﷺ کی بھتیجی ہے۔

حضرت سیدہ خولہ رضی اللہ عنہا حضور پُر نور ﷺ کی بارگاہ میں آ کر عرض گزار ہوئیں۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا جواب سن کر آپ ﷺ نے فرمایا آپ اُن سے جا کر کہو کہ وہ میرے اور میں اُن کا أخ في الدين (دینی بھائی) ہوں، لہٰذا عائشہ کا نکاح مجھ سے ہوسکتا ہے آپ نے واپس آ کر حضرت صدیق اکبر سے عرض کیا جس پر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انتظار کرو اور خود باہر تشریف لے گئے۔

حضرت اُم رومان رضی اللہ عنہا نے کہا کہ مطعم بن عدی نے حضرت عائشہ کے لئے اپنے بیٹے کے رشتہ کا ذکر کیا تھا اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی قسم! حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں بھی کبھی وعدہ خلافی نہیں فرمائی تھی۔

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مطعم بن عدی کے گھر پہنچے اُن کے

پاس اُن کی بیوی تھی اس نے کہا کہ ہمیں اس بات کا خوف ہے کہ اگر یہ لڑکی (سیدہ عائشہ) ہمارے گھر آ جائے گی تو ہمارا لڑکا بے دین ہو جائے گا (اس دین پر جس دین پر آپ ہیں) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مطعم بن عدی کو کہا کیا یہ آپ کا قول ہے؟ اُس نے کہا جو میری زوجہ کہتی ہے، پس آپ رضی اللہ عنہ واپس آ گئے اس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے وعدہ سے سبکدوش فرمایا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سیدہ خولہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جا کر پیغام دے دو کہ میں اس رشتے پر راضی ہوں۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نکاح سے قبل خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ ریشم کے کپڑے میں لپیٹ کر کوئی چیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کر رہا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ اس میں کیا ہے؟ تو جواب ملا یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہیں جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھول کر دیکھا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی تصویر تھی۔

اس حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی شادی کا اہتمام بارگاہ ربُ العزت میں کیا گیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شادی کو من جانب اللہ تعالیٰ، قرار فرمایا تھا، حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح مبارک سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ہو گیا خطبہ نکاح حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پڑھا اور پانچ سو درہم مہر مقرر ہوا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی ہجرت مدینہ منورہ کے بعد وقوع پذیر ہوئی۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عمر بارے متعدد روایات ہیں اور مغربی ناقدین بھی سیدہ کی عمر اور شادی کو زیادہ متنازعہ بناتے ہیں جو تاریخی حقائق کے منافی ہے، سب سے پہلے یہ طے کر لیا جائے کہ آیا اسلام نے شادی کرنے کے

لئے کوئی مدتِ عمر مقرر کی ہے؟ ایسا بالکل نہیں! بلکہ شادی کے لئے شرط صرف بالغ ہونا ہے اور وہ جس عمر میں بھی بالغ ہو جائیں۔ یہ حقیقت بھی واضح رہے کہ عربوں میں مروجہ دستور کے مطابق جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی نسبت سرکارِ دو عالم ﷺ سے طے ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہا اس وقت سن بلوغت کو پہنچ چکی ہوں گی۔

الاصابة في تمييز الصحابة کے مطابق حضور پُر نور ﷺ کی صاحبزادی شہزادیٔ کونین، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پانچ سال بڑی تھیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے اعلان اظہارِ نبوت سے پانچ سال قبل خاتونِ جنت کی ولادت باسعادت ہوئی تو حضرت عائشہ کی حضور نبی اکرم ﷺ سے نسبت کے وقت یعنی نبوت کے دسویں سال کسی صورت میں 15 سال سے کم عمر نہیں ہو سکتی ہے۔

اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شادی کی سخت نقاد نابیہ ایبٹ Nabia Abbot [امریکی مستشرقہ، عربی زبان کی ماہر، پیدائش ترکی، شکاگو یونیورسٹی میں پروفیسر رہی، قدیم ادب اسلامی میں تخصص کیا، مقالات و کتب تحریر کیں جن میں سے Aysha The Beloved of Mohammad قابل ذکر ہے] 614ء میں نزول وحی سے پانچ سال قبل سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی ولادت تسلیم کرتی ہے۔ اس بناء پر ہم کہہ سکتے ہیں۔ بوقت طے پانے نسبت ہمراہ رسول اللہ ﷺ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر کا 6 یا 7 برس کا مفروضہ اور اُن کی شادی دس سال کی عمر میں ہونے کی روایت ھشام بن عروہ سے اُس کے شاگرد علی بن مسہر نے نقل کی ہے۔

ھشام کئی احادیث سنا تا رہتا تھا جن میں سے بعض احادیث انتہائی عجیب و غریب ہیں 185ھ تک اُس کی وفات سے قبل یہ حدیث جس میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر و شادی کا تذکرہ ہے۔ کسی کتاب میں کہیں نہیں ملتی۔ مزید علی بن

مسہر کے علاوہ اس سے پہلے کسی بھی شخص نے یہ حدیث پیش نہیں کی جو حیران کن اور عجیب بات ہے۔

تاریخ بغداد کے مصنف خطیب بغدادی نے حضرت امام مالک کے حوالے سے لکھا ہے کہ ھشام بن عروہ ایک دروغ گو انسان تھا۔ اُمت مسلمہ کا صدیوں تک مسلسل اجماع اسی بات پر رہا ہے کہ اس مبینہ حدیث کو تسلیم نہ کیا جائے، پورے عرب میں کوئی شخص اتنی کم عمری میں اپنی بیٹی کی شادی کے لئے کبھی تیار نہ ہوتا تھا حتیٰ کہ خود حضور ﷺ کے اپنے خاندان مبارک میں شادیاں درج ذیل انداز میں انجام پائیں۔

1- حضور نبی کریم کی صاحبزادی شہزادیٔ کونین کی 21 برس کی عمر میں شادی ہوئی۔

2- حضور نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی اُم کلثوم کی شادی 18 سال کی عمر میں ہوئی۔

3- سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ہمشیرہ سیدہ اُسما بنت ابوبکر کی شادی 26/27 سال کی عمر میں ہوئی۔

4- سیدہ زینب بنت جحش کی شادی حضرت زید بن حارثہ سے 34 سال کی عمر میں ہوئی۔

تاریخ طبری میں "ابوبکر کی ازواج" کے عنوان کے تحت درج ہے کہ جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں اُم رومان سے شادی کی جن کے بطن سے سیدہ عائشہ کی ولادت ہوئی صاف ظاہر ہے کہ جاہلیت کا دور آپ ﷺ کی بعثت سے پہلے کا دور ہے۔ پس سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ولادت طلوع اسلام سے قبل ہوئی۔ سیرت رسول ﷺ کا مصنف ابن اسحاق

سب سے پہلے اسلام لانے والوں کے تذکرہ کے ساتھ لکھتا ہے کہ سیدہ عائشہ اور سیدہ اُسماء بعثت نبوی کے پہلے سال ہی ایمان لے آئیں لیکن اس وقت سیدہ عائشہ کم سن تھیں بالفاظ دیگر اسلام قبول کرتے وقت اُن کی عمر کم از کم 5/6 سال ہوگی اور نسبت طے ہونے کے وقت 15 سال سے کم عمر ہو ہی نہیں سکتی اور مذکورہ بالا حوالہ جات کی روشنی میں شادی کے وقت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عمر 19 سال تھی۔

پس سیدہ اُم المومنین کی عمر مبارک بوقت شادی 10/11 سال تھی، غلط حوالہ جات پر مبنی ہے جسے ہشام بن عروہ کی جھوٹی اور نا قابل یقین روایت سے اخذ کیا گیا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور ماہ شوال

سال کے بارہ مہینوں میں سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے لئے محبوب ترین مہینہ شوال المکرّم کا تھا کیونکہ اس مبارک ماہ سے اُن کی محبوب ترین یادیں وابستہ تھیں اور آپ رضی اللہ عنہا کو یہ بات بہت پسند تھی کہ وہ اپنی قریبی عورتوں کی رخصتی بھی ماہ شوال میں کریں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مھبط وحی میں

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی مبارکہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُن کی معاشی وسماجی پرورش نے قرآن کریم کے نزول کے دوران بکثرت اُن کی موجودگی کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔ اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تقریبا 9 سال تک مھبط وحی کے قریب رہیں اور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سیدہ عائشہ کے بستر میں ہوتے تو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی رہتی لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی دوسری زوجہ کے بستر میں ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل نہ ہوتی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا علمی مقام

حضرت حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے بکثرت علم سیکھا اور آپ کے بعد تقریباً پچاس سال تک زندہ رہیں۔ بکثرت لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہا سے علم شریعت حاصل کیا اور اُن سے بے شمار احکام وآدابِ اسلام روایت کئے بلکہ یہاں تک کہا گیا کہ احکام شریعت کا ایک چوتھائی اُن سے منقول ہے۔

مفسرۂ قرآن

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے زمانے کی عظیم مفسرۂ قرآن شمار ہوتی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا خود فرماتی ہیں کہ بے شک نبی ﷺ پر مکہ میں جب قرآن پاک کا نزول ہوتا تھا تو میں اس وقت چھوٹی تھی اس وقت میں نے یہ آیت سنی تھی۔

بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُ o

بلکہ قیامت اُن کے وعدے کا وقت ہے اور قیامت زیادہ
بڑی مصیبت اور زیادہ کڑوی ہے۔

قرآن پاک کی آیات کی اہمیت ومطالب پر سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سب سے زیادہ باریک بینی سے چھان بین کی اور قرآن وسنت کے ہم آہنگ اصولوں کی بنیاد فراہم کی جس کی وجہ سے سیدہ عائشہ کو محدثین کی صف اول میں شمار کیا جاتا ہے۔

روایت حدیث

اُم المؤمنین، حبیبۃ الحبیب سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جناب سرکار مدینہ ﷺ سے 2210 احادیث روایت کیں۔ حضرت امام ذہبی (وصال 748ھ) فرماتے ہیں کہ مجھے نبی کریم ﷺ کی اُمت میں ہی نہیں بلکہ تمام

عورتوں میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بڑی عالمہ دکھائی نہیں دیتی۔

اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی سخت نقاد امریکی مستشرقہ، نابیہ ایبٹ Nabia Abbot بھی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دانش گاہ مدینہ کے چوٹی کے محدثین حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ہم پلہ قرار دیتی ہے اور نابیہ ایبٹ یہ بھی اعتراف کرتی ہے کہ سیدہ عائشہ انتہائی قابل رشک یاداشت اور حافظہ کی مالک تھیں جنہیں دو یا تین ہزار کے قریب احادیث رسول ﷺ زبانی یاد تھیں۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بھی ہم صحابہ کرام کو کوئی ایسی مشکل بات پیش آتی اور ہم اُس کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کرتے تو ہم نے آپ کو ہر بات میں ذی علم پایا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تمام لوگوں میں سے زیادہ عالمہ تھیں بڑے بڑے صحابہ کرام اُن سے سوالات پوچھا کرتے تھے۔

حضرت امام زھری جو تابعین کے پیشوا ہیں فرماتے ہیں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ علم والی شخصیت تھیں بڑے بڑے صحابہ کرام آپ رضی اللہ عنہا سے فقہی مسائل دریافت کیا کرتے تھے۔

حضرت امام زھری کا قول ہے کہ اگر تمام مردوں اور اُمہات المومنین کا علم ایک جگہ جمع کیا جاتا تو اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا علم اُن سب سے وسیع اور کثیر ہوتا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا عظیم فتویٰ نویس

ابن سعد کی روایت میں ہے کہ اُم المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا خلیفہ اول حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں مفتی کا

منصب حاصل کر چکی تھیں اور مختلف شرعی مسائل پر فتویٰ دیا کرتی تھیں۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بھی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فتویٰ دیا کرتی تھیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے صرف دینی علوم ہی نہیں سیکھے بلکہ وہ دیگر علوم معاصرہ کے حصول میں بھی پوری دلچسپی لیتی تھیں۔ حافظ ابن عبدالبر (وصال 463ھ) فرماتے ہیں "سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا" نے اپنے زمانے میں 3 علوم میں بے مثال تھیں علمِ فقہ، علمِ طب اور علمِ شعر۔

بے مثل قوت حافظہ

اُم المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بہترین حافظہ کی مالک تھیں، بچپن، لڑکپن اور جوانی کی ہر بات آپ رضی اللہ عنہا کو آخری وقت تک یاد تھی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہونے والے ہر واقعہ کو جانتی تھیں اور انہیں من و عن بیان کرتی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کے اسی بہترین حافظہ کی بدولت بے شمار احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم زبانی یاد تھیں۔ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کی گئی بات کو اسی طرح بیان کرتی تھیں جس طرح آپ رضی اللہ عنہا نے اسے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔

مسٹر ھربی لوٹ Mr Herbelot [برطانوی ادیب، مورخ، مفکر، صحافی، کئی کتابوں کا مصنف] اپنی تصنیف Herbelot, Bible Orient کے "بابِ عائشہ" میں تحریر کرتا ہے:

"وہ (سیدہ عائشہ) اپنے ہم عصروں میں ایک مقتدر اور اعلیٰ مقام پر فائز تھیں حتیٰ کہ عقیدہ کی پختگی اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے ادراک میں اُن سے رجوع کیا جاتا تھا"۔

پروفیسر بیون اپنی تصنیف ''کیمرج میڈیول ہسٹری'' میں لکھتا ہے:

''مسلمانوں کی کتب احادیث میں اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی گئی حدثین معتبر ترین اور کثیر تعداد میں ہیں''

ڈی۔ایس مارگولیتھ نے تحریر کیا ہے:

''حرم نبوی میں سے صرف سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی قد آور شخصیت اور زبردست فہم وفراست کی بناپر اسلامی تاریخ کے دینی اور سیاسی میدان میں ایک اعلیٰ مقام پر فائز تھیں''

امام ابن کثیر نے ''البدایہ والنہایہ'' میں سیدہ عائشہ کی بے مثال اسلامی روایات اور علوم کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام اور دیگر لوگوں کے نقطہ ہائے نظر کو یکجا کر کے پیش کیا ہے۔ وہ ابتداء ہی اس بات سے کرتے ہیں کہ اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا امتیازی وصف یہ تھا کہ وہ دیگر اُمہات المومنین یا دوسری خواتین کے مقابلے میں علم وفضل کے لحاظ سے یکتائے روزگار تھیں حتیٰ کہ ان تمام خواتین کے علم کو ایک جگہ اکٹھا بھی کر دیا جائے تو بھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا علم یقیناً اُن پر افضل تھا۔

حضرت عطا بن رباح لکھتے ہیں کہ اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے وقت کی عظیم ترین فقیہہ تھیں تمام مومنین میں قابل ترین اور بہترین عالمہ تھیں قوت فیصلہ کی مالک اور ذہین وفطین تھیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی سادہ زندگی

اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی زاہدانہ زندگی کی سادگی کے متعلق متعدد روایات ہیں اور اکثریت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا انتہائی سادہ اور آسائش سے عاری زندگی گزارتی تھیں کیونکہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پرعُسرت

زندگی کو ہمیشہ پیش نظر رکھتیں اور سیدہ کو سرکار دو عالم ﷺ کی یہ نصیحت ہمیشہ یاد رہی کہ ''دنیاوی اشیاء اور مال سے رغبت کی بجائے قناعت پسندی اختیار کی جائے''۔

حبیبة الحبیب ہونے کے باوجود ساری زندگی جھوٹی شان وشوکت سے قطع تعلق رکھا اور بدرجہ اتم زہد وتقوی کی زندگی گزاری۔ تمام عقائد کے نامور مورخین نے آپ رضی اللہ عنہا کے کردار کے اس امتیازی وصف کی شہادت دی ہے۔

وصف سخاوت

سخاوت کا وصف عظیم آپ میں بدرجہ اتم موجود تھا۔ خاندانی طور پر ورثے یا وصیت میں ملنے والی دولت بہت زیادہ تھی مگر انہوں نے یہ سب کچھ خیرات میں لٹا دیا اور خود پیوند لگے کپڑے استعمال کرتیں گو کہ آپ کے اپنے وسائل ہرگز کم نہ تھے لیکن کفایت شعاری کی عادت کی وجہ سے سب غرباء و مساکین میں تقسیم فرما دیا کرتی تھیں۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ایک لاکھ درہم ارسال کیے تو آپ رضی اللہ عنہا نے ان کو تمام امہات المومنین میں تقسیم فرما دیے۔

نابیہ ایبٹ اپنی تصنیف Aisha the Beloved of Muhammad میں اس بات کو تسلیم کرتی ہے اور اس بات کی شہادت دیئے بغیر نہ رہ سکی:

> ''روایات میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدا خوفی، پُر عبادت زندگی، انجام دیے گئے کارہائے نمایاں اور اُن کے اقوال کے متعدد حوالہ جات موجود ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا قرآن پاک کی تلاوت فرماتیں تو آنکھوں میں آنسوؤں کی برسات اُمڈ پڑتی، کئی کئی دنوں تک روزے سے رہتیں اور عبادت میں مشغول ہوتیں''۔

کتاب حبیبة الحبیب أم المومنین عائشہ تصنیف صالح بن محمد العطاء میں ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حق میں اس طرح دُعا فرماتے۔

اللهم اغفر لعائشة بنت ابی بکر الصدیق

مغفرة واجبة ظاهرة و باطنة

سیدہ علی بن طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''بے شک وہ (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) دنیاو آخرت میں نبی اکرم ﷺ کی زوجہ ہیں۔''

سیدہ کی وصیت اور وصال

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رمضان المبارک کے مہینے سن 58 ہجری بیمار ہوئی اور وصیت فرمائی کہ مجھے دیگر ازواج مطہرات کے ساتھ جنت البقیع شریف میں دفن کیا جائے اور رات کو ہی دفن کیا جائے اور دن کا انتظار نہ کیا جائے۔ دوران بیماری اگر کوئی آپ کی خیریت دریافت کرتا تو آپ فرماتیں۔

''کاش! میں ایک پتھر ہوتی یا پھر کسی جنگل کی جڑی بوٹی ہوتی۔''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے دوران بیماری حاضر ہونے کی اجازت طلب کی تو سیدہ نے تامل کا اظہار کیا تو پھر بھانجوں نے سفارش کی جس پر آپ رضی اللہ عنہا نے اجازت دے دی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حاضر ہو کر عرض کیا:

''آپ رضی اللہ عنہا کا نام ازل سے اُم المومنین تھا اور آپ رضی اللہ عنہا حضور نبی کریم ﷺ کی سب سے محبوب بیوی تھیں۔ رفقاء سے ملنے میں اب آپ کا اتنا ہی وقفہ باقی ہے کہ روح بدن سے پرواز کر جائے، اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہا ہی کے ذریعے تیمّم کی اجازت فرمائی، آپ

کی شان میں قرآنِ پاک کی آیات نازل فرمائیں جواب روز و شب پڑھی جاتی ہیں۔"

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جواب میں فرمایا:

"اے ابن عباس! مجھے اس تعریف سے معاف رکھو
مجھے یہ پسند ہے کہ میں معدوم ہوئی۔"

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے 17 رمضان المبارک سن 58 ھ وصال فرمایا۔ حضرت سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز جناہ پڑھائی اور جنت البقیع میں دوسری ازواج مطہرات کے ہمراہ تدفین ہوئی۔

أم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے اقوال مبارکہ

- جو چیز اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ غیر اللہ سے نہ مانگو کیونکہ غیر اللہ سے مانگنے سے اللہ تعالیٰ غضب ناک ہوتا ہے۔
- جو شخص اللہ کی رضا کے لئے لوگوں کو ناراض کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے لئے لوگوں کی طرف سے کافی ہو جاتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے لوگوں کو راضی کرنا چاہے تو اللہ تعالیٰ اُسے لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے۔
- بے شک تم افضل ترین عبادت (تواضع) سے غفلت کرتے ہو۔
- افضل ترین عورت وہ ہے جو نہ بدکلامی کرے اور نہ ہی مردوں کے دھوکے میں آئے اُس کا دل ہر قسم کی سوچ سے خالی ہو، سوائے اپنے خاوند کے لئے زینت کرنے اور اپنے اہل خانہ کی حفاظت پر گامزن رہنے کے لئے۔
- صرف تین آدمیوں کے لئے شب بیداری جائز ہے۔ نمازی، دلہن اور مسافر کے لئے۔

سیدہ عائشہؓ کے خصوصی فضائل

- اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ کے فضائل و مناقب کثرت اور تواتر کے ساتھ وارد ہوئے ہیں۔ قران کریم میں سیدہ عائشہ کی برأت میں متعدد آیات نازل ہوئیں اور پھر اُن کی منقبت میں رسول اللہ ﷺ کی صحیح احادیث بھی تواتر کے درجے پر پہنچی ہیں۔
- سیدنا انس سے مروی حدیث میں ہے کہ سیدہ عائشہ تمام عورتوں سے افضل ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔

"سیدہ عائشہ کو تمام عورتوں پر اس طرح فضیلت حاصل ہے
جس طرح ثرید کی تمام کھانوں پر فضیلت ہے"

- نبی ﷺ کی تمام لوگوں سے زیادہ عائشہؓ محبوب تھیں سیدنا عمرو بن عاص نے جب نبی ﷺ سے پوچھا کہ آپ کو سب سے زیادہ کس کے ساتھ محبت ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

"عائشہ کے ساتھ" انہوں نے عرض کیا، مردوں میں سے؟
آپ ﷺ نے فرمایا "اُس کے والد کے ساتھ"

- حضرت جبرئیل علیہ السلام سیدہ عائشہ کی تصویر ریشمی کپڑے میں رکھ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی شادی آپ کے ساتھ ہوگئی۔ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ عائشہؓ سے فرمایا: "میں نے تمہیں خواب میں دیکھا، فرشتہ تیری تصویر ایک ریشمی ٹکڑے میں لپیٹ کر لایا اُس نے مجھے کہا یہ آپ کی بیوی ہے جب میں نے تمہارے چہرے سے نقاب اُلٹا تو تم وہی تھیں۔"
- رسول اللہ ﷺ، سیدہ عائشہؓ کے علاوہ جب کسی اور بیوی کے بستر میں

ہوتے تو آپ ﷺ پر وحی نازل نہ ہوتی۔

- حضرت جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کے ذریعے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سلام بھیجا۔
- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس اُمت کی تمام عورتوں سے بڑی عالمہ اور فقیہہ تھیں اور نبی ﷺ سے اتنی کثرت سے احادیث کسی اور عوت نے روایت نہیں کیں۔
- سیدہ عائشہ تاحیات فتاویٰ دیتی رہیں۔
- سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے بہت سی قرآنی آیات نازل ہوئیں جن میں سے بعض اُن کی شان میں ہیں اور بعض پوری اُمت کے لئے ہیں۔

شان عائشہ بزبان عائشہ رضی اللہ عنہا

اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا خود فرماتی ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے دیگر ازواج مطہرات پر دس باتوں میں فضیلت عطا کی ہے:

1- میرے سوا نبی کریم ﷺ کی تمام ازواج میں کوئی بھی کنواری نہ تھی۔
2- میرے سوا کسی اور زوجہ کے والدین مہاجر نہ تھے۔
3- حضرت جبرئیل امین ریشم کے ایک کپڑے میں میری تصویر رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر آئے اور کہا کہ یہ آپ کی زوجہ ہیں۔
4- اللہ تعالیٰ نے آسمانوں سے میری برأت نازل فرمائی۔
5- جناب رسول اللہ ﷺ اور میں ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے حالانکہ آپ ﷺ نے کسی اور بیوی کے ساتھ اس طرح غسل نہیں فرمایا۔
6- حضور نبی کریم ﷺ صرف میرے بستر پر آرام فرما ہوتے اور آپ ﷺ پر وحی نازل ہوتی۔
7- آقا دو عالم ﷺ کا جب ظاہری وصال مبارک ہوا تو آپ ﷺ کا سر

مبارک میرے سینہ پر تھا۔

8- رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے اور میں آپ ﷺ کے آگے لیٹی ہوئی ہوتی۔

9- آپ ﷺ نے اُس رات میں وصال فرمایا جس رات میری باری تھی۔

10- آپ ﷺ میرے ہی حجرے میں ظاہری وصال کے بعد آرام فرما ہوئے۔

❁❁❁❁❁❁❁
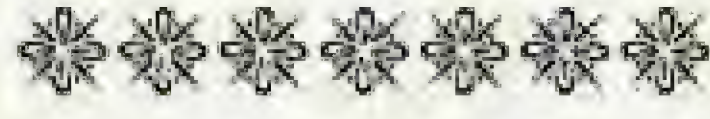
دُرود و سلام

بحضور أم المؤمنين سيدة عائشة الصدّيقة رضي الله عنها

الصلاة والسلام عليكِ يا سيدتي عائشة الصدّيقة أُم المؤمنين ❀ وحِب سيدالمرسلين ❀ أيتها المبرأة من فوق سبع سموات مدداً من الله الحق المبين ❀ يا من فضلكِ على جميع النساء كفضل الثريد على سائر الطعام كما بلَّغَنَا عن زين المرسلين ❀ وعلى زوجكِ ورحمة الله للعالمين ❀ صلاةً وسلاماً في كل لمحة ونفس عدد ما وسِعهُ علم الله الملك الحق المبين ❀

❁❁❁❁❁❁❁

منقبت

(بحضور أم المومنین سیدة عائشة صدیقة رضی اللہ عنہا)
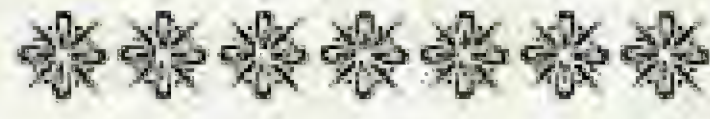
فقر کا عنوان اُمی عائشہ رضی اللہ عنہا
ہیں بڑی ذیشان اُمی عائشہ رضی اللہ عنہا

ہے عقیدت کا تقاضہ مومنو
کہیے سب ہر آن اُمی عائشہ رضی اللہ عنہا

باخدا حجت ہے سب کے واسطے
آپ کا فرمان اُمی عائشہ رضی اللہ عنہا

حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی نور نظر
صبر کا میزان اُمی عائشہ رضی اللہ عنہا

شامل تطہیر بیشک آپ ہیں
ہے مرا ایمان اُمی عائشہ رضی اللہ عنہا

علم وحکمت میں نہ کوئی ہو سکا
آپ کا ہم شان اُمی عائشہ رضی اللہ عنہا

سربسر ہے آپ کی سیرت بجا
بولتا قرآن اُمی عائشہ رضی اللہ عنہا

ہے بلالِ حق نوا سو جان سے
آپ پر قربان اُمی عائشہ رضی اللہ عنہا

بلال رشید (مرحوم)۔اسلام آباد

منقبت

(بحضور أم المومنين سيدة عائشة صديقة رضی اللہ عنہا)

بیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہیں صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا
یعنی بلند شان ہیں صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا

علم و خرد کی جان ہیں صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا
سب مومنوں کا مان ہیں صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا

عرفانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہیں آئینہ جمیل
تاریخ میں مہان ہیں صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا

تفہیم دیں میں آپ کا کردار اہم ہے
دین مبیں کی شان ہیں صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا

روشن تریں ہیں آئینہ خلق عظیم کا
رحمت کا سائبان ہیں صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا

ہیں راویٔ عظیم سبھی اُمہات میں
اک علم کا جہان ہیں صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا

بے شک بڑی خطیب ہیں وہ اُمہات میں
بے حد ہی خوش لسان ہیں صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا

قائل ہر اک صحابی ہے ان کے شعور کا
رب کا وہ ارمغان ہیں صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا

رطب اللسان اس لئے طاہر ہے آپ کا
سب عورتوں کا مان ہیں صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا

طاہر حسین طاہر سلطانی۔ کراچی

4

اُم المومنین

سیدۃ

حفصہ

رضی اللہ عنہا

أم المومنین سیدة حفصہ رضی اللہ عنہا

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا، خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اور قبیلہ بنو عدی بن کعب سے تعلق تھا۔ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے والد کا سلسلہ نسب جناب حضرت لوی علیہ السلام پر جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل جاتا ہے۔

نکاح اول

حضرت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح حضرت خنیس بن حذافہ سے ہوا، حضرت خنیس رضی اللہ عنہ نے اعلان نبوت کے 6 سال بعد حبشہ کی طرف ہجرت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت مدینہ سے کچھ عرصہ قبل واپس مکہ مکرمہ تشریف لے آئے تھے اور پھر سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ مدینہ طیبہ ہجرت فرما گئے۔

حضرت خنیس رضی اللہ عنہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے جانباز سپاہی تھے غزوہ بدر میں اپنی بہادری اور دلیری کے جوہر دکھائے اسی غزوہ میں شدید زخمی ہوئے اور مدینہ طیبہ واپس پہنچ کر جام شہادت نوش فرمایا۔ ایک دوسری روایت کے مطابق آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں شریک تو ضرور ہوئے لیکن اس غزوہ کے زخموں کی وجہ سے انتقال نہیں ہوا بلکہ سن 3 ہجری غزوہ احد میں شریک ہوئے اس غزوہ میں آپ کو کچھ کاری زخم آئے اور انہیں زخموں کی وجہ سے شہادت کے مرتبہ پر فائز ہو گئے اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی مبارکہ کو بیوگی کا منہ دیکھنا پڑا۔

حضرت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی عدت پوری ہونے کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے، انہی دنوں میں سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی زوجہ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا تھا۔

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پریشان دیکھا تو اُس کی وجہ دریافت کی جس پر سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے اور

رسول اللہ ﷺ کے درمیان جو ایک عظیم سسرالی رشتہ تھا اب وہ منقطع ہو گیا ہے اس پر میں پریشان ہوں، جس پر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا کہ میں اپنی صاحبزادی سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا رشتہ پیش کرتا ہوں جواباً سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں ابھی نکاح نہیں کرنا چاہتا۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملا اور اُن سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں حفصہ رضی اللہ عنہا کا نکاح آپ کے ساتھ کر دوں جس پر سیدنا صدیق ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا۔

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے بارگاہ سید المرسلین ﷺ میں پیش ہو کر عرض کیا یارسول اللہ! میں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کی پیش کش کی لیکن انہوں نے قبول نہ فرمایا جس پر سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"یتزوج حفصة رضی اللہ عنہا من هو خیر من عثمان
و یتزوج عثمان من هو خیر من حفصة"

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے وہ نکاح فرمائیں گے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بہتر ہیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی زوجیت میں وہ آئیں گی جو کہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے بہتر ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت سیدہ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔ اور سن 3 ھ میں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے تعلقات کو مضبوط تر کرنے کے خیال سے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے شادی کر کے اُن کو حرم نبوی ﷺ میں داخل کر لیا۔

مغربی مؤرخین کے مطابق نبی اکرم ﷺ کی سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی وجہ یہ تھی کہ حضور ﷺ اس طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اپنی دوستی کو مضبوط کرنا چاہتے تھے جو آپ ﷺ کے پُر جوش پیروکار اور جانثار ساتھی تھے۔

سر ولیم میور Sir William Muir اس حقیقت کو تسلیم کرتا ہے کہ :

''سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو حرم نبوی میں بطور زوجہ داخل کرنے سے نبی کریم ﷺ نے اُن کے والد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بن خطاب سے دوستی کے بندھن کو مستحکم تر کر دیا''

پی۔ڈیلیسی جانسن P.Delacy Johnson لکھتا ہے:

''جناب پیغمبر علیہ السلام نے ایک اور بیوہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بنت عمر سے شادی کر کے جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اتحاد و دوستی کو اتنا پختہ کر دیا جیسے اُن کی دوستی اور رفاقت جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے تھی۔''

کیرن آرمسٹرانگ Kren Armstrong [برطانوی راہبہ، تقابل ادیان کی محقق، 20 کے قریب کتب لکھیں جو زیادہ تر تقابل ادیان پر مشتمل ہیں اس نے سیرت پر بھی ایک کتاب لکھی جس کا نام سیرت رسول ﷺ ہے۔ A Biography of the Prophet] اس شادی کو جناب رسول کریم ﷺ کی سیاسی حکمت عملی قرار دیتے ہوئے تحریر کرتی ہے:

''سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی شادی 625ء کے اوائل میں ہوئی اور اس شادی سے آپ ﷺ کے دو جان نثار ساتھیوں سے تعلقات مضبوط تر ہو گئے اور اب وہ بیک وقت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے داماد بھی تھے''

حضرت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو چوتھی زوجہ ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ اور آپ رضی اللہ عنہا جب حرم نبوی میں داخل ہوئیں تو اس وقت حرم میں دو ازواج حضرت سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا موجود تھیں۔

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا نکاح بحکم ربی ہوا اس کی دلیل یہ ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر رسول اللہ

سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے عثمان رضی اللہ عنہ کا نکاح تیری بیٹی سے زیادہ اچھی عورت سے کر دیا ہے ور تیری بیٹی کا نکاح عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ اچھے آدمی سے کر دیا ہے۔

اخلاق و عادات

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کردار، گفتار، عبادت و ریاضت اور شب بیداری میں اعلیٰ درجہ پر فائز تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت گزاری میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی اور ہر وقت خوشنودی رسول ﷺ میں مصروف رہتیں۔

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نہایت عبادت گزار اور صوم وصلوۃ کی سختی سے پابند تھی رات کو بارگاہ ربُ العزت میں سر بسجود ہوتیں اور دن کو روزہ رکھتیں۔ عبادت اور ریاضت کا اس بات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جب آپ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا تو اس وقت بھی آپ روزے سے تھیں۔

فضائل سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا

ایک روایت میں ہے کہ حضرت سیدنا جبرئیل امین علیہ السلام نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی اس طرح تعریف فرمائی:

فأنها قوامة وصوامة وأنها زوجتک في الجنة
وہ بہت زیادہ عبادت کرنے والی اور روزے رکھنے والی ہے اور جنت میں آپ ﷺ کی زوجہ مبارکہ ہیں۔

سرکار مدینہ ﷺ نے کتابت شدہ قرآن پاک کے اجزاء کو جمع کر کے اُم المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس رکھوا دیا تھا جو تاحیات اُن کے پاس رہے یہ وہ اعزاز ہے جو کسی اور زوجہ کے حصے میں نہیں آیا۔

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے قرآن مجید کی جو نقول تیار کروائیں وہ سیدہ

حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود اصل نسخہ کو دیکھ کر تیار کی گئیں یعنی ہمارے پاس قرآن پاک کے جو نسخے ہیں وہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے نسخے کی وجہ سے ہی موجود ہیں۔

اُم المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بہت بڑی عالمہ اور فقیہہ تھیں آپ رضی اللہ عنہا قرآن پاک سے نقاط نکالا کرتی تھیں اور جس بات میں اگر کوئی مشکل محسوس کرتیں تو وہ رسول اللہ ﷺ سے بلا جھجک پوچھ لیا کرتیں۔

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا ایک وصف یہ بھی تھا کہ آپ رضی اللہ عنہا کشادہ دست تھیں اپنے وصال سے قبل اپنے بھائی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو وصیت فرمائی کہ میری جائیداد فروخت کر کے اللہ کی راہ میں تقسیم کر دی جائے۔

وصال

اُم المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا وصال 60 برس کی عمر میں 41 ہجری میں ہوا اور ایک دوسری روایت کے مطابق 63 برس کی عمر 45 ہجری میں ہوا اور جنت البقیع میں آخری آرام گاہ بنی۔

❀❀❀❀❀❀❀

دُرود و سلام

بحضور أم المؤمنين سيدة حفصة رضی اللہ عنہا

الصلاة والسلام عليكِ يا سيدتي حفصة بنت الفاروق عمر ❀ وزوج رسول الله زين البشر ❀ أيتها الصوّامة القوّامة ❀ يا من أُودع ببيتكِ أول نسخة من القرآن الكريم ❀ فضلاً ومناً من ربك الرحيم ❀ وعلى زوجكِ نبي الله صاحب الخُلق العظيم ❀ صلاةً وسلاماً في كل لمحة ونفس عدد ما وسعهُ علم الله العليم ❀

منقبت

(بحضور أم المومنين سيدة حفصه رضی اللہ عنہا)

زوجۂ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حفصہ رضی اللہ عنہا بنتِ عمر رضی اللہ عنہ
شانِ مہر و وفا حفصہ رضی اللہ عنہا بنتِ عمر رضی اللہ عنہ

کوئی سمجھے گا کیا حفصہ رضی اللہ عنہا بنتِ عمر رضی اللہ عنہ
آپ کا مرتبہ حفصہ رضی اللہ عنہا بنتِ عمر رضی اللہ عنہ

آپ چوتھی رفیقہ ہیں سرکار کی
اے دلیل عطا حفصہ رضی اللہ عنہا بنتِ عمر رضی اللہ عنہ

آپ بنت عمر رضی اللہ عنہ ہیں کتابِ حیا
مرحبا مرحبا حفصہ رضی اللہ عنہا بنتِ عمر رضی اللہ عنہ

آپ نازِ حرم تھیں عبادات میں
اے مری والدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بنتِ عمر رضی اللہ عنہ

آپ جود و سخا میں بھی ممتاز تھیں
اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ردا حفصہ رضی اللہ عنہا بنتِ عمر رضی اللہ عنہ

جان و دل سے ہے واصف بلالؔ حزیں
ساری ازواج کا حفصہ رضی اللہ عنہا بنتِ عمر رضی اللہ عنہ

بلال رشید (مرحوم) ۔اسلام آباد

سلام

(بحضور أم المومنين سيدة حفصة رضی اللہ عنہا)

خوبیاں کیا ہوں بیاں ، اے سیدہ حفصہ سلام
آپ ہیں عظمت نشاں ، اے سیدہ حفصہ سلام

زوج ختم المرسلاں ، اے سیدہ حفصہ سلام
رحمت رب جہاں ، اے سیدہ حفصہ سلام

دختر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ، زوجۂ خیرُ الامم صلی اللہ علیہ وسلم
ہم زمیں ، آپ آسماں ، اے سیدہ حفصہ سلام

نسبتِ خیرالوریٰ سے آپ کی ذاتِ جمیل
سر بہ سر ہے مہرباں ، اے سیدہ حفصہ سلام

عقد محبوب خدا سے تین ہجری میں ہوا
کیوں نہ ہو پھر ضوفشاں ، اے سیدہ حفصہ سلام

اُمہات المومنین میں تم ہی شب بیدار تھیں
رب تمہارا پاسباں ، اے سیدہ حفصہ سلام

قلب طاؔہر میں ہمیشہ آپ کی یادیں رہیں
چاہے کوئی ہو جہاں ، اے سیدہ حفصہ سلام

طاہر حسین طاہر سلطانی۔کراچی

5

اُم المومنین
سیدة
زینب
بنت خزیمہ
رضی اللہ عنہا

اُم المومنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا، خزیمہ بن حارث کی بیٹی تھیں اور ''اُم المساکین'' کے لقب سے مشہور تھیں جس کے معنی ''غریبوں کی ماں'' ہیں اس لئے کہ آپ انتہائی سخی مزاج شخصیت تھیں۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا خاندان بنوھلال مکہ مکرمہ کا ایک بہت معزز خاندان تھا جو قبیلہ بنو عامر کی ایک شاخ تھی۔

نکاح اول

ایک روایت کے مطابق اُم المومنین سیدہ زینب کا نکاح طفیل بن حارث سے ہوا جنہوں نے آپ کو طلاق دے دی۔

نکاح ثانی

اس طلاق کے بعد طفیل بن حارث کے بھائی عبیدہ بن حارث سے سیدہ زینب نے نکاح کرلیا یہ وہ بہادر شخص تھے جنہیں غزوۂ بدر میں سب سے پہلے زخم آئے۔ حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ اتنی بہادری سے لڑے کہ کفاران کے مقابلے میں آنے سے گھبرانے لگے جب یہ شدید زخمی ہوگئے تو صحابہ کرام انہیں اُٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا سر اپنی ران مبارک پر رکھا۔ میدان بدر سے واپسی کے بعد حضرت عبیدہ بن حارث ان شدید زخموں کی وجہ سے جام شہادت نوش فرما گئے۔

نکاح ثالث

امام زھری کے قول کے مطابق سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ سے تیسرا عقد ہوا۔ یہ جلیل القدر صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ احد میں شریک ہوئے اور جام شہادت نوش فرمایا۔

غزوہ احد میں 70 مسلمانوں نے جام شہادت نوش فرمایا اور کم و بیش مدینہ منورہ کی خواتین کی نصف تعداد بیوہ ہوگئی۔ اسلام نے ایسی خواتین کو بے

سہارا نہیں چھوڑا۔ زندہ بچ جانے والے مردوں کو ایسی بیوہ خواتین سے شادی کر کے اُن کے مصائب و آلام ختم کرنے کا حکم دیا۔ رسول اللہ ﷺ کی کثرت ازواج کی ایک وجہ یہ بھی تھی۔

حضرت عبداللہ بن جحش کی شہادت کے بعد سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بھی خاصی مشکلات میں گھر گئیں بہت سے لوگ آپ سے شادی کے خواہش مند ہوئے مگر آپ نے صاف انکار فرما دیا۔

نکاح مصطفی ﷺ میں

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا اپنے شوہر کی شہادت کے بعد 10 ماہ تک بیوہ رہیں، ایام بیوگی میں رسول اللہ ﷺ نے انہیں پیغام نکاح بھیجا اور اس پیغام کے پس منظر میں انسانی ہمدردی اور مروت کارفرما اور محرک تھی۔ جو سرکار مدینہ ﷺ کے دل میں اُن کے مرحوم شوہر کے احساس فرض کے لئے تھی۔ پیغام نکاح کے جواب میں سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے عرض کی۔ یارسول اللہ! آپ میرے معاملے میں خود مختار ہیں! اس طرح رسول اللہ ﷺ نے ابتدائے رمضان 3 ہجری سیدۃ زینب رضی اللہ عنہا کو اپنے عقد میں لے کر حرم نبوی میں داخل فرما لیا۔

کیرن آرمسٹرانگ Karen Armstrong رسول اللہ ﷺ کی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی شادی کے متعلق درج ذیل نقطہ نظر رکھتی ہے:

> ''یہ ایک انتہائی جرأت مندی اور دلیری کا کام تھا جس کو انجام دینے کے لئے مضبوط قوت ارادی درکار تھی اُمت کی غیر محفوظ خواتین کے متعلق فکر مند ہونے اور ان کو تحفظ فراہم کرنے کے لئے خود رسول اللہ ﷺ نے مثال قائم فرمائی، غزوہ احد کے شہید کی بیوہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے غزوہ احد کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اُن

سے چوتھی شادی کی اور انہیں گھر فراہم کیا۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی شادی سے اس قبیلہ کے ساتھ سیاسی اتحاد مضبوط ہوگیا۔"

وصال

اس عظیم و کریم طبع خاتون کی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ زیادہ دیر تک رفاقت قائم نہ رہ سکی اور وہ اپنی شادی کے دو یا تین ماہ بعد تیس سال کی عمر میں اس جہان فانی سے رخصت ہوگئیں۔

تدفین

حضور نبی اکرم ﷺ نے خود نماز جنازہ پڑھائی اور اپنے مبارک ہاتھوں سے جنت البقیع میں تدفین فرمائی۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا، اُم المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد وہ واحد زوجہ ہیں جنہوں نے آپ ﷺ کی ظاہری زندگی میں وصال فرمایا اور حضور پُرنور ﷺ کے ہاتھوں اپنا آخری سفر طے کیا۔

****
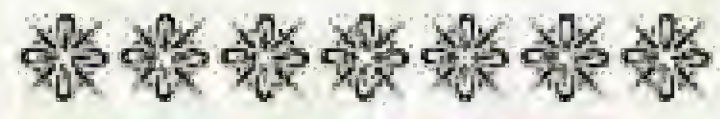
دُرود و سلام

بحضور أم المؤمنين سيدة زينب رضی اللہ عنہا

الصلاة والسلام عليكِ يا سيدتي زينب بنت خزيمة ❀ زوجة سيد المرسلين ❀ أيتها الملقبة بأم المساكين ❀ من فيض رِقة قلبكِ عليهم ورحمتكِ بهم ❀ صلاة ببركاتها يمددنا الله من فيض رحمتك وحنانك عليهم ❀ ويستخدمنا في خدمتهم و بِرهم ❀ وعلى زوجكِ رحمة الله للعالمين ❀ صلاةً وسلاماً في كل لمحة ونفس عدد ما وسِعهُ علم الله الملك الحق المبين ❀

منقبت

(بحضور أم المومنين سيدة زينب بنت خزيمة رضي الله عنها)

زینب ہے نام بنت خزیمہ ہیں آپ ہی
ہاں لمبے ہاتھ والی کریمہ ہیں آپ ہی
حاصل ہوئی تھی زوجیت شاہِ مرسلاں
سن تین ہجری عقد کا ہے سالِ ضوفشاں
سن چار ہجری تھا کہ وصال آپ کا ہوا
سرکار ﷺ کے گھرانے کا اک چاند کھو گیا
صرف ایک سال ساتھ رہا مصطفےٰ ﷺ کے ساتھ
بے حد تھا پیار اُن کو حبیب خدا کے ساتھ
سرکار دو جہاں ﷺ کے کرم سے تھیں مستنیر
خُلق رسول پاک ﷺ سے بے حد تھیں وہ امیر
دائم خیال ان کو مساکین کا رہا
یعنی سخا و جود کا بھی سلسلہ رہا
پہلا نکاح آپ کا عبداللہ سے ہوا
جن کو شہید جنگ اُحد میں کیا گیا
مشفق تھیں مہرباں تھیں عبادت گزار تھیں
اُم المساکین آئینۂ افتخار تھیں
زینب بھی اُمہات میں بے حد خلیق تھیں
یہ زینب خزیمہ بہت ہی وثیق تھیں
طاہر! بشکل مدح بھی اُن سے کلام ہو
زینب کی بارگاہ میں قلبی سلام ہو

طاہر حسین طاہر سلطانی۔ کراچی

بعد از انہدام قبہ جات
جنت البقیع

مزاراتِ مبارکہ

ازواجِ رسول ، اُمہات المؤمنین

6

اُم المومنین
سیدة
اُم سلمه
رضی اللہ عنہا

اُم المومنین سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا

آپ رضی اللہ عنہا کا اصل نام ھند یا رملہ ہے لیکن اُم سلمہ کے نام سے مشہور ہوئیں آپ رضی اللہ عنہا نہایت قدیم الاسلام خاتون تھیں یعنی ابتداء کے اُن چند لوگوں میں سے تھیں جنہوں نے اعلان نبوت کے ابتدائی زمانہ میں ہی اسلام کی دولت سمیٹ لی تھی۔

روایات کے مطابق حضرت اُم سلمہ کے والد ابواُمیہ مکہ مکرمہ کے مشہور ترین اور مخیرّ ترین سرداروں میں سے تھے اور قبیلہ قریش کے مشہور شاہسوار تھے۔ آپ کی فیاضی کا یہ عالم تھا کہ بیسیوں افراد آپ کے دستر خوان پر اپنا رزق اٹھایا کرتے تھے۔ آپ کی ایک صفت یہ بھی تھی کہ جب کبھی سفر کرتے تو جتنے بھی قافلے والے ساتھ ہوتے اُن کے زادِراہ، قیام وطعام اور دوسری ضروریاتِ سفر خود پوری کرتے اس لئے آپ کو لوگوں نے "زاد الراکب" یعنی "سواروں کا زادِراہ" کا لقب دے رکھا تھا۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا ایک خوشحال گھرانے میں نازو نعمت میں پلیں اور اعلیٰ صلاحیتوں کی مالک عظیم خاتون تھیں۔

نکاح اول

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا جب جوان ہوئیں تو اپنے ہم پلہ اپنے چچازاد بھائی عبداللہ بن عبدالاسد کے ساتھ شادی ہوئی جو بعد میں "ابو سلامہ" کے نام سے مشہور ہوئے۔ حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پھوپھی زاد یعنی حضرت برہ بنت عبدالمطلب کے بیٹے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی اسلام کی دعوت حق کے ساتھ ابوسلامہ اور اُم سلمہ دونوں مشرف بہ اسلام تو ہو گئے مگر قریش کے ہاتھوں ایذاءرسانیوں کے سبب دونوں حبشہ ہجرت کر گئے۔

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک سے ایک بیٹی اور ایک دوسری

روایت کے مطابق ایک بیٹے نے بھی جنم لیا جس کا نام سلامہ رکھا گیا اسی وجہ سے بچے کے باپ کو ابوسلامہ اور والدہ کو اُم سلمہ کہنا شروع کر دیا۔

حبشہ سے واپسی ہوئی مگر اس بار انہیں دشمنوں کے ہاتھوں شدید مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ کچھ دنوں بعد ابوسلامہ جان بچا کر مدینہ منورہ پہنچ گئے مگر سیدہ اُم سلمہ کو اُن کے والد نے مکہ مکرمہ میں ہی روک لیا اور کچھ عرصہ کے بعد سیدہ اُم سلمہ کو اپنے خاوند کے پاس جانے کی اجازت ملی۔

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ انتہائی بہادر اور ماہر حرب تھے۔ سن 2 ہجری غزوہ بدر میں شرکت کی اور اپنی بہادری کے جوہر دکھائے پھر سن 3 ہجری غزوہ احد میں شرکت کی اور بڑی جرأت کے ساتھ لڑتے ہوئے ایک زہردار تیر بازو میں آ لگا اور وہ زہر خون میں داخل ہو گیا بظاہر زخم تو مندمل ہو گیا لیکن زہر اندر ہی اندر اپنا کام کرتا رہا جس کے نتیجے میں اُس زہر آلود تیر کی وجہ سے جام شہادت نوش فرمایا وقت آخر زبان مبارک پر یہ الفاظ تھے۔

"اے اللہ! میرے اہل وعیال کی اچھی طرح نگہداشت فرمانا"

حضرت سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر کے وصال کی خبر خود رسول اللہ ﷺ کو پہنچائی، حضور نبی رحمت ﷺ تشریف لائے تو پورے گھر میں صف ماتم بچھی ہوئی تھی آہ وفغاں کا عالم تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کو دلاسا دیا اور فرمایا کہ اُن کے لئے دعائے مغفرت کرو۔

سرکارِ دو عالم ﷺ نے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ خود بڑے اہتمام کے ساتھ پڑھائی اور اس میں 9 تکبیریں کہیں، جنازہ کے بعد صحابہ کرام نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ! یہ زائد تکبیریں؟ جس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو نو ہزار تکبیروں کے مستحق تھے۔

اُم المومنین حضرت اُم سلمہ ﷞ نے سنا ہوا تھا کہ اگر کسی کو مصیبت آ جائے تو اُسے یہ دُعا مانگنی چاہیے۔

اللھم اجرنی فی مصیبتي واخلف لي خیراً منھا

اے اللہ! میری مصیبت میں مجھے اجر عطا فرما اور اس سے بہتر قائم مقام میرے لئے بنا۔

حضرت ابو سلمہ ﷜ کی زبان پر بوقت وصال اسی دُعا کا ورد تھا سیدہ فرماتی ہیں کہ میرے شوہر کی وفات پر جو مجھے مصیبت آئی اس دوران میں یہ دُعا پڑھا کرتی تھی اور سوچتی تھی کہ حضرت ابو سلمہ ﷜ سے بہتر کون مسلمان ہو سکتا ہے۔ لیکن چونکہ حضور ﷺ کا ارشاد گرامی تھا اس وجہ سے اس کا ورد جاری رکھا۔

حضرت ابو سلمہ ﷜ نے اُم سلمہ ﷞ سے یہ بھی فرمایا تھا کہ اگر میں پہلے فوت ہو جاؤں تو تم دوسری شادی کر لینا پھر حضرت ابو سلمہ ﷜ نے یہ دُعا کی کہ اے اللہ! اگر میں فوت ہو جاؤں تو اُم سلمہ کو مجھ سے بہتر شخص عطا فرمانا پھر جب حضرت ابو سلمہ کا وصال ہوا تو سیدہ نے خود جا کر حضور ﷺ کو خبر دی تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم یوں دُعا پڑھا کرو۔

اللھم اغفرلي وله واعقبنی عقبة حسنة

اے اللہ! مجھے اور اُن کو بخش دے اور میری عاقبت اچھی فرما دے۔

حضرت ابو سلمہ ﷜ کے وصال کے دنوں میں سیدہ اُم سلمہ حمل سے تھیں جب عدت پوری ہوئی تو شیخین حضرات نے پیغام نکاح دیا سیدہ نے دونوں شیخین سے معذرت کر لی، اس کے بعد حضور ﷺ نے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کو پیغام نکاح دے کر بھیجا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

مرحبا برسول اللہ ﷺ و رسوله

حضور ﷺ اور آپ کے پیغام رساں کو مرحبا ہے۔

حضرت سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ اُن کو رسول اللہ ﷺ کی رفاقت نصیب ہوگی انہوں نے پیغام نکاح کو قبول کرتے ہوئے تین عذر پیش کیئے۔

''ایک یہ کہ میں بچوں والی ایک غیور عورت ہوں یعنی بچوں کی کفالت اور نگہداشت میرے ذمے ہے۔ دوسرا یہ کہ میں ایسی عورت ہوں جس کا یہاں کوئی وارث موجود نہیں ہے جو عقد نکاح کا اہتمام کر سکے تیسرا یہ کہ میں زیادہ عمر والی خاتون ہوں''

سرکار دو عالم ﷺ یہ عذر سننے کے بعد خود سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے اور فرمایا:

''میں اللہ تعالیٰ سے تمہارے لئے دُعا کرتا ہوں اور جن بچوں کا تم نے ذکر کیا ہے تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ اُن کے لئے کافی ہوگا''۔

حضور پُر نور ﷺ نے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کو شوال 4 ہجری میں اپنے حرم میں داخل فرمایا۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے وقت اُم المومنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت خزیمہ کا وصال ہو چکا تھا اس لئے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کو سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے گھر اُتارا گیا۔

اُم المومنین سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا جب حرم نبوی میں داخل ہوئی تو اُن کے ساتھ اُن کے پہلے شوہر حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے چار بچے تھے جن کی پرورش میں لگ گئیں انہوں نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کیا مجھے اُن بچوں کی پرورش کا اجر ملے گا تو سرکارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا ''ھاں''

سر ولیم میور Sir William Muir لکھتا ہے:

''سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا ابوسلامہ کی بیوہ تھیں جن کی زوجیت کے نتیجے

میں انہوں نے کئی بچوں کو جنم دیا، دونوں ملک بدر ہو کر حبشہ ہجرت کر گئے جہاں سے وہ واپس مدینہ آئے تو ابو سلامہ غزوہ احد میں زخمی ہو گئے اور آٹھ ماہ بعد انتقال فرما گئے اور پھر چار ماہ بعد اُن کی بیوہ سے جناب رسول اللہ ﷺ نے شادی کر لی۔ اُن کے بچوں میں ایک کی پرورش حضور ﷺ نے کی، دیگر روایات و حکایات کے مطابق اُن کے کئی بچے تھے اور اُن کی قابل رحم حالت کے پیش نظر آپ ﷺ نے انہیں شفقت پدری سے نوازا۔''

واقعہ کربلاء اور سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا

سرکارِ مدینہ ﷺ کو اللہ ربُ العزت نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے آپ کے محبوب و پیارے نواسے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی کربلا میں شہادت کی خبر دی تھی اور کہا تھا کہ جب یہ خاک خون ہو جائے تو یہ وہ وقت ہوگا کہ جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور اُن کے ساتھی شہید کر دیئے جائیں گے۔

غیب دان نبی ﷺ

حضور پُر نور ﷺ کو یہ بات اچھی طرح معلوم تھی کہ واقعہ کربلا کے وقت میری ازواج میں سے صرف اُم سلمہ ہی موجود ہوں گی اس لئے رسول اللہ ﷺ نے وہ خاک سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کو دی تھی۔

آیت تطہیر اور سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا

رسول اللہ ﷺ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں تشریف فرما تھے کہ آیت تطہیر نازل ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ایک ران پر حضرت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ اور دوسری ران پر حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنی آغوش میں لے کر کملی اوڑھ کر فرمایا:

"رحمته الله و بر کاته علیکم اهل البیت انه حمید مجید"
اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں تم پر نازل ہوں اے میرے
اہل بیت! بے شک اللہ تعالیٰ بڑی تعریف اور شان والا ہے۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت ابی سلمہ فرماتی ہیں کہ میں اور میری والدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا پاس ہی بیٹھی ہوئی تھیں۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا یہ دیکھ کر رو پڑیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے رونے کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے انہیں مخصوص کر دیا اور مجھے اور میری بیٹی کو چھوڑ دیا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بے شک! تم اور تمہاری بیٹی اہل بیت میں سے ہیں۔

اُم المومنین سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے لب و لہجہ میں قرآن پاک کی تلاوت فرماتی تھیں اور عقل وفہم، علم وعمل، کردار و گفتار اور فقہی مسائل میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بعد تمام اُمہات المومنین میں ممتاز تھیں۔

واقعہ کربلا اور سیدۃ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا

واقعہ کربلا کے وقت حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک اور داڑھی شریف غبار آلود ہے، لباس سے سفر کے آثار نظر آ رہے ہیں، سیدہ سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کیا حال ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں حسین رضی اللہ عنہ کے مقتل سے آ رہا ہوں میرا ہی کلمہ پڑھنے والوں نے میرے نواسے کو بھوکا اور پیاسا شہید کر دیا۔

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی آنکھ کھلی تو آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے جب آپ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عطا کی ہوئی کربلا کی مٹی دیکھی تو وہ خون ہو چکی تھی۔

وصال مبارک

سرکارِ مدینہ ﷺ کے وصال کے بعد سب سے پہلے حضرت زینب بنت جحش کا وصال ہوا اور سب سے آخر میں اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا۔ سن وصال کے بارے میں سیرت نگاروں کا اختلاف ہے لیکن سب اس بات پر متفق ہین کہ آپ کی عمر 84 برس تھی اور 63 ہجری۔ واقعہ کربلا سے واضح ہوتا ہے کہ شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ کے وقت سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا حیات تھیں۔

فضائل و مناقب

علم و فضل میں ویسے تو تمام ازواج بلند مرتبہ پر فائز تھیں لیکن ان میں سے اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا لاجواب تھیں۔

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے کثیر احادیث مروی ہیں آپ کو حدیث کی سماعت کا بہت شوق تھا جب بھی سرکار مدینہ ﷺ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوتے اور اُن کے کانوں میں آپ ﷺ کی آواز پہنچتی تو ہر کام چھوڑ کر آپ ﷺ کے ارشادات سننے لگ پڑتیں۔

علمِ فقہ میں تمام ازواج میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بعد آپ کا مقام ہے۔ آپ علمِ حدیث و فقہ میں تو مکمل دسترس رکھتی تھیں اس کے ساتھ ساتھ آپ علم اسرار سے بھی کافی آشنا تھیں یہ وہ علم تھا جس میں اس وقت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سند تصور کئے جاتے تھے۔ اُم سلمہ کامل العقل اور صائب الرائے خاتون تھیں۔

آیت تطہیر سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ہی نازل ہوئی اور رسول اللہ اُن کے استفسار پر انہیں بتایا کہ تم اور تمہاری بیٹی بھی اہل بیت میں شامل ہیں۔

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا اور ان کے خاوند پہلی ہجرت حبشہ، دوسری ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ میں بھی شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

دُرود و سلام

بحضور أم المؤمنين سيدة أم سلمة رضي الله عنها

الصلاة والسلام عليكِ يا سيدتي أم سَلَمة ❀ يا من أخلَفكِ اللّٰه في زوجك أبو سلمة بالزواج من سيد المرسلين وصرتِ أُماً للمؤمنين ❀ يا من كان لكِ الدور العظيم في صُلح الحديبية ❀ عندما جئتِ بالمشورة الطيبة لخير البرية بالنَحرِ والحلق ❀ فقام من بعدهِ الصحابة بفعل ذلك إمتثالاً لأمر سيد الخلق ❀ وعلى زوجكِ سيد الكون ❀ صلاةً وسلاماً في كل لمحة ونفس عدد ما جعل اللّٰه من أسرار في (كُن فيكون) ❀

❀❀❀❀❀❀❀

منقبت

(بحضور اُم المومنین سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا)

طہارت کا حوالہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا
وفاؤں کا صحیفہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا

رہیں زہرا رضی اللہ عنہا کی بن کر ناصرہ جو
وہ ہیں احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا

کرو میری سفارش مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے
میں ہوں نوکر تمہارا اُم سلمہ رضی اللہ عنہا

ہوئی اس پر یقیناً رحمت حق
بنیں جس کا وسیلہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا

سند جنت کی دیں سبطین رضی اللہ عنہما مجھ کو
کریں جو اِک اشارہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا

سہارا ہو دلِ مضطر کا تم ہی
محبت کا خزینہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا

ولائے حیدر رضی اللہ عنہ و خیر النساء رضی اللہ عنہا کا
تھیں اِک کامل نمونہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا

پیغمبر مشورہ کرتے تھے جن سے
وہ تھیں حکمت میں یکتا اُم سلمہ رضی اللہ عنہا

مثالِ شاہِ عالم کی رفیقہ
ہو تم بعد از خدیجہ رضی اللہ عنہا اُم سلمہ رضی اللہ عنہا

بلالؔ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کا
جہاں میں ہیں وسیلہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا

بلال رشید (مرحوم)۔اسلام آباد

7

اُم المومنین
سیدة
زینب
بنت جحش
رضی اللہ عنہا

اُم المومنین سیدہ زینب ؓ

اُم المومنین سیدہ زینب ؓ بنت جحش حضرت عبداللہ جحش کی ہمشیرہ، حضور نبی کریم ﷺ کی پھوپھی حضرت اُمیمہ ؓ کی صاحبزادی اور سرکارِ دو عالم ﷺ کی پھوپھی زاد بہن ہیں۔ سیدہ زینب ؓ قریش کے معزز ترین خاندان سے تعلق رکھتی تھیں آپ کو السابقون الأولون یعنی اسلام کے ابتدائی زمانہ میں دولت اسلام سے مالا مال ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ دین داری، زھد وتقوی اور حق گوئی میں ممتاز مقام رکھتی تھیں۔

نکاح اول

حضرت زینب ؓ کا پہلا نکاح حضور پُرنور ﷺ کے آزاد کردہ غلام اور متبنیٰ حضرت زید بن حارثہ ؓ سے ہوا تھا۔ اس شادی کا مختصراً احوال کچھ اس طرح سے ہے۔

حضرت زید کو اوائل عمری میں ہی غلام بنالیا گیا تھا جنہیں مکہ مکرمہ لایا گیا تو سیدہ اُم المومنین حضرت خدیجہ ؓ نے خرید کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا اور پھر نبی کریم ﷺ نے اس غلام سے اتنا مشفقانہ سلوک اور برتاؤ روا رکھا کہ جب حضرت زید کے والد حضور ﷺ کی غلامی سے آزاد کروانے کے لئے آئے تو انہوں نے حضور ﷺ کی غلامی سے آزاد ہونے سے انکار کر دیا اور پھر سرکارِ دو عالم ﷺ نے حضرت زید کو آزاد کرتے ہوئے اپنا متبنیٰ بطور بیٹا قرار دے دیا جس کے بعد لوگ اُنہیں زید بن محمد ﷺ کہنے لگے۔

سیاہ رنگت والے زید آداب سے زیادہ آشنا نہ تھے اسلام کے مطابق رنگ و نسل، اونچ نیچ اور آزاد اور غلام کے فرق کو مٹانا مقصود تھا اسی بنا پر حضور ﷺ نے اپنی پھوپھی زاد بہن سیدہ زینب بنت جحش کی شادی حضرت زید سے انجام

دینے کا فیصلہ کیا جو کہ اب ایک آزاد غلام تھے اور جسے رسول اللہ ﷺ اپنا منہ بولا بیٹا قرار دے چکے تھے۔ پہلے پہل تو سیدہ زینب بنت جحش (جو جناب زید کے مقابلے میں قریش کے اعلیٰ حسب ونسب رکھنے والے قبیلے سے تعلق رکھتی تھیں) نے ناراض ہوتے ہوئے اس رشتے کا انکار کر دیا تاہم بعد میں انہوں نے رضا مندی ظاہر کرتے ہوئے معاملہ حضور نبی اکرم ﷺ سے سپرد کر دیا جنہوں نے ان کی شادی حضرت زید رضی اللہ عنہ بن حارثہ سے کرادی۔

دوران شادی سیدہ زینب کا سلوک اپنے خاندانی حسب ونسب کے پیش نظر نامناسب تھا کیونکہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا قریش کے ایک اعلیٰ قبیلہ سے تعلق رکھتی تھیں۔ کچھ عرصہ تک تو حضرت زید رضی اللہ عنہ یہ رویہ برداشت کرتے رہے اور جب تعلقات بہتر ہونے کی اُمید نہ رہی تو بالاخر انہوں نے سن 5 ہجری میں انہیں طلاق دے دی۔

نکاح ثانی

حضرت زید بن حارثہ کی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو طلاق اور پھر اس پس منظر میں قرآن پاک کی یہ آیت نازل ہوئی۔

فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَىْ لَا يَكُوْنَ
عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِىْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا
مِنْهُنَّ وَطَرًا. وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا o

''جب زید کی غرض اُس سے نکل گئی تو وہ ہم نے تمہارے نکاح میں
دے دی کہ مسلمانوں پر کوئی حرج نہ رہے اُن کے لیے پالکوں کی بیبیوں
میں جب اُن سے اُن کا کام ہو جائے اور اللہ کا حکم ہو کر رہتا ہے۔''

اس آیت قرآنی کے بعد حضور ﷺ متبسم ہوئے اور فرمایا کہ کون ہے

جو حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس جائے اور انہیں بشارت دے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر اُن کا نکاح مجھ سے کر دیا ہے اور پھر قرآنی آیت بھی تلاوت فرمائی۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ تھیں دوڑتی ہوئی حضرت سیدۃ زینب رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچی اور انہیں خوشخبری سنائی۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا اس خبر سے اتنا خوش ہوئیں کہ اپنا سارا زیور جو اس وقت آپ رضی اللہ عنہا نے پہن رکھا تھا انہیں دے دیا اور سجدہ شکر ادا کیا۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح ہو جانے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے اور ارشاد فرمایا:

''تیرے ساتھ میرا نکاح اللہ تبارک وتعالیٰ نے آسمانوں پر کر دیا ہے اور جبرئیل اور دوسرے فرشتے اس نکاح کے گواہ ہیں''

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا فخر سے ان مخصوص حالات کا ذکر فرماتیں کہ دیگر اُمہات المومنین کو ان کے والدین اور بھائیوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں دیا جبکہ اُن کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شادی وحی الٰہی کا نتیجہ ہے۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت شکر گزار تھیں کہ جنہوں نے اپنی نئی زندگی کی شروعات کر کے اُن کے دامن میں طلاق کی رسوائی کے داغ کو یکسر مٹا دیا۔

مغربی ناقدین حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سے شادی پر مختلف طریقے سے اعتراضات کرتے ہوئے نظر آتے ہیں حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اگر چاہتے تو سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سے پہلے شادی کر سکتے تھے اور اُس کے لئے جناب زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کا پہلے حضرت زید بن حارثہ کے عقد میں دیئے جانے اور علیحدگی کا انتظار کرنا قطعاً ضروری نہ تھا۔

چند مغربی اسکالرز کی آراء

آر۔ باس ورتھ سمتھ R.Bosworth Smith [عیسائی پادری، 13 کے قریب کتابیں لکھیں، تقابل ادیان کے ذریعے مختلف مذاہب کو ایک دوسرے کے قریب لانے کے لئے کوشاں رہا اور Harrow سکول کا انچارج تھا] اپنی تصنیف محمد اینڈ محمڈن ازم میں لکھتا ہے:

''جناب محمد ﷺ کی شادی جوانہوں نے اپنے آزاد کردہ غلام اور لے پالک کی بیوی سیدہ زینب بنت جحش کو زید سے طلاق ہونے کے بعد کی۔۔۔ اس ساری صورت حال کا بنظر غائر مطالعہ کرنے کے بعد اور تمام حالات و واقعات کو پیش نظر رکھتے ہوئے میں مطمئن ہوں کہ اس بارے میں عیسائیت کی طرف سے دی جانے والی توجیہ خلافِ حقائق ہے۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش حضور ﷺ کی پھوپھی زاد بہن تھیں اور آپ ﷺ کے ساتھ شادی میں کوئی امر مانع نہیں تھا۔''

ڈاکٹر لیٹنر G.W.Leitner [برطانوی مستشرق، لسانیات کا عالم، دس برس کی عمر میں عربی، ترکی اور یورپی زبانوں سیکھیں، 23 برس کی عمر میں لندن کے رائل کالج میں عربی اور اسلامی فقہ کا استاد مقرر ہوا، کچھ عرصہ گورنمنٹ کالج لاہور میں بھی پرنسپل رہا، جامعہ پنجاب کے بانیوں میں سے تھا، کئی کتابوں کا مصنف، اس کی ایک کتاب دین محمد ﷺ مشہور کتاب ہے] حضور ﷺ کی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سے شادی کے سلسلے میں لگائے گئے الزامات کو بے بنیاد تصور کرتے ہوئے تردید میں لکھتا ہے:

''جناب رسول ﷺ کی اپنے آزاد کردہ غلام اور لے پالک

حضرت زید بن حارثہ کی مطلقہ بیوی سیدہ زینب ؓ سے شادی
نے غلط فہمی کو جنم دیا اس سے یہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ کفار عرب
اپنے لے پالک بیٹے کی مطلقہ بیوی سے شادی کرنا غلط سمجھتے تھے
جبکہ وہ اپنی ماں کے علاوہ اپنے مرحوم باپ کی دوسری بیوی سے
شادی کر لینے میں کوئی عار نہیں سمجھتے تھے۔۔۔۔ جناب رسول
اللہ ﷺ نے یہ قرار دے کر کہ لے پالک بیٹا حقیقی بیٹا نہیں ہو
سکتا یکسر ختم کر دیا اس سچ پر مہر تصدیق ثبت کرنے کے لئے اور
اس شادی کے جواز کو درست قرار دینے کے لئے پیغمبر ﷺ
اسلام پر وحی اُتاری گئی۔''

سر جان گلب (Sir John Glubb) [برطانوی مستشرق، فوجی جرنیل، عراق سے عربی سیکھی، کئی کتابوں کا مصنف، سیرت پر بھی ایک کتاب ''حیات محمد ﷺ اور آپ ﷺ کا زمانہ'' تحریر کی] جناب نبی اکرم ﷺ کی سیدہ زینب ؓ بنت جحش سے شادی کے متعلق لکھتا ہے:

''مخالفین آنحضرت ﷺ پر دہری تنقید کرتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ
ظہور اسلام سے قبل لے پالک بیٹوں کو گود لینے والے کا حقیقی بیٹا
تصور کیا جاتا تھا اور اس کے حقوق حقیقی بیٹے کے برابر تھے۔ حالانکہ
نبی ﷺ نے جب حضرت زید بن حارثہ کو کعبہ میں زمانہ جاہلیت
میں لے پالک بنایا تو اس وقت تک آنحضرت ﷺ نے دعوت
اتباع حق نہ دی تھی۔''

دوسری بات یہ تھی کہ ظہور اسلام سے قبل جب کوئی آدمی مر جاتا تھا تو اس کی بیویاں اس کے بیٹے کی ملکیت میں چلی جاتی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے

خود اس رواج و دستور سے منع فرمایا اور کسی بھی شخص کے لئے اپنے مرحوم باپ کی بیوہ سے شادی کرنا انتہائی مکروہ اور باعث توہین فعل ہے۔ بعد ازاں ایک آسمانی وحی کے نزول کے ذریعہ یہ حکم ہوا کہ لے پالک بیٹوں کا مقام حقیقی اور قدرتی بیٹوں جیسا نہیں۔ جس کے ذریعہ اسلام کی رو سے متبنیٰ بنانے کو ممنوع قرار دے دیا گیا۔

کیرن آرمسٹرانگ (Karen Armstrong) [برطانوی راہبہ، تقابل ادیان کی محقق، کئی کتابیں تحریر کیں ایک کتاب سیرت پر بھی تھی جس کا نام سیرت رسول ﷺ ہے۔] اس معاملہ میں کہتی ہے:

''جناب محمد ﷺ ہمیشہ جحش کے خاندان بشمول سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے بڑے قریب تھے۔ مسلمانوں کے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کو طلاق ہو جانے کے بعد یقیناً رسول اللہ ﷺ ان کے بارے میں اور بھی زیادہ حساس ہو گئے تھے کیونکہ ہم سب جانتے ہیں کہ امت کی دیگر بے سہارا خواتین جن کے کوئی پرسان حال نہ تھے کے سلسلے میں جناب پیغمبر ﷺ از حد فکر مند رہتے تھے۔ اگر وہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سے جنسی رغبت رکھتے ہوتے تو وہ کئی سال پہلے ہی خود ان سے شادی کر سکتے تھے۔ اس واقعے سے درحقیقت یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ لے پالک رشتے ہرگز خونی رشتے نہیں ہو سکتے۔ اور ان کی آپس کی شادیوں میں کوئی رکاوٹ نہ ہے''۔

جان ڈیون پورٹ (John Davenport) [انگریز سائنسدان اور مصنف، متنازعہ شخصیت، کئی کتابیں لکھیں جس میں ''محمد ﷺ اور قرآن'' قابل ذکر ہے۔] تحریر کرتا ہے:

''جناب محمد ﷺ کے خلاف ان کے دشمنوں کا یہ الزام کہ لے پالک کی بیوی سے شادی ناجائز تھی، بے معنی ہے۔ اصل حقائق یہ ہیں کہ نفاذ اسلام سے بہت پہلے عربوں میں ایک رسم تھی کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو ماں کہہ کہ مخاطب کر بیٹھا تو وہ اس عورت کے ساتھ بطور خاوند نہیں رہ سکتا تھا۔ اس طرح اگر کوئی شخص کسی نوجوان کو بیٹا کہہ کر مخاطب کر لیتا تو ایسا نوجوان فی الفور اس کے حقیقی بیٹے جیسے حقوق کا حقدار ٹھہر جاتا۔ مگر قرآن پاک نے ایسے تمام رواجوں کو کالعدم قرار دیدیا۔ اور اس طرح اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو ماں کہہ کر مخاطب کر لے تب بھی وہ اس کو بطور بیوی اپنے ساتھ رکھ سکتا ہے۔ کوئی شخص اپنے لے پالک بیٹے کی مطلقہ سے شادی کر لے تو ایسی شادی شرعاً جائز ہوگی۔ محمد ﷺ جو ایک خاتون سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے لئے نہایت احترام رکھتے تھے۔ اُس کی شادی زید رضی اللہ عنہ سے تجویز فرما دی جس کے لئے بھی جناب محمد ﷺ کے دل میں بڑی قدر و منزلت تھی۔ مگر یہ شادی کامیابی اور خوشی سے ہمکنار نہ ہو سکی اور پیغمبر اسلام ﷺ کی ناپسندیدگی کے باوجود زید ﷺ نے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کو طلاق دینے کا مصمم ارادہ کرلیا۔ جناب محمد ﷺ جو اس صورت حال سے باخبر تھے اور اپنے آپ کو موردِ الزام ٹھہراتے کہ آپ ﷺ نے اس شادی کی تجویز دی۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے آنسوؤں نے پیغمبر خدا ﷺ کو رنجیدہ خاطر کر دیا۔ اس صورتحال کی تلافی جو ان کے اختیار میں تھی وہ یہ کہ انہوں نے زید رضی اللہ عنہ کی مطلقہ کو بطور زوجہ حرم نبوی میں داخل کرنے کا مشکل فیصلہ کرلیا۔ مگر اس میں جو دقت پیش آ رہی تھی وہ یہ تھی کہ لے پالک بیٹے کی مطلقہ سے شادی انہیں عامۃ الناس میں جو ابھی تک مذکورہ بالا جاہلانہ رسم کو اپنائے ہوئے تھے غیر اخلاقی فعل گردانا جائے گا۔ ادائیگی فرض کا مضبوط احساس ان اعتراضات پر غالب آ گیا اور سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش پیغمبر خدا ﷺ کی زوجیت میں آ گئیں۔''

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور سخاوت

حرم نبوی میں داخل ہونے کا بعد سیدہ زینب رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انتہاء درجہ محبت فرماتی تھیں اور سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی آپ رضی اللہ عنہا کی بڑی خاطر داری فرماتے تھے۔ اُم المومنین اتنی فیاض تھیں کہ ہر وقت غرباء اور مساکین کی سرپرستی فرماتی رہتی تھیں آپ رضی اللہ عنہا کو جو کچھ بھی ملتا سب کا سب راہ اللہ تقسیم فرما دیتیں اسی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہا کا کاشانہ مبارکہ "ماؤی المساکین" یعنی مسکینوں کا ٹھکانہ کہلانے لگا۔

وصال سیدہ زینب

سن 20 ہجری سیدنا عمر فاروق کے دور خلافت میں وصال فرمایا، خلیفہ وقت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں آسودۂ خاک ہیں۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے وصال پر اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان الفاظ میں آپ کو خراج تحسین پیش فرمایا۔

> ''افسوس آج ایسی عورت گزر گئی جو بڑی پسندیدہ اوصاف والی عبادت گزار، یتیموں اور بیواؤں کی ملجا و ماوی تھیں۔''

دُرود و سلام

بحضور أم المؤمنين سيدة زينب رضي الله عنها

الصلاة والسلام عليكِ يا سيدتي زينب بنت جحش ❀ أيتها التقيّة الكريمة الأواهة ❀ من زوجّكِ ربك من فوق سبع سموات ❀ بالحبيب المصطفى سيد السادات ❀ يا أكثر نساء النبي إخراجاً للصدقات وفعل الخيرات ❀ يا من وصفتك سيدتي عائشة بأنكِ (حميدة متعبِّدة ومفزَع لليتامى والأرامل)

❀ صلاة ببركاتها يمددنا الله من فيض كرمك وبرك على عباد الله وحُسن تعبُدك لله ❀ وعلى زوجكِ سيدي رسول الله ❀ صلاةً وسلاماً في كل لمحة ونفس عدد ما وسعهُ علم الله❀

❀❀❀❀❀❀❀

منقبت

(بحضور أم المومنين سيدة زينب بنت جحش رضی اللہ عنہا)

اپنے پرائے سب کی عظمت ، زینب بنت جحش بھی ہیں
ربِ جہاں کی سب پر رحمت ، زینب بنت جحش بھی ہیں
عرش پہ اُن کا عقد ہوا ہے ، اللہ اللہ یہ قسمت
جن کو حاصل ہے یہ فضیلت ، زینب بنت جحش بھی ہیں
خُلقِ نبی ﷺ سے روشن ہیں ، نرم طبیعت والی ہیں
بے شک جو ہیں نوریں سیرت ، زینب بنت جحش بھی ہیں
حکم نبی ﷺ پر چلتی ہیں ان کی اطاعت کرتی ہیں
جن کو ہے قرآں سے اُلفت ، زینب بنت جحش بھی ہیں
عرش بریں پر عقد ہوا ، فخر یہ اُن کو حاصل ہے
جو ایسی ہیں پُرعظمت ، زینب بنت جحش بھی ہیں
مرضیِ حق سے اُن سے شادی شاہِ رسولاں نے فرمائی
دوسروں کو جو دیں راحت ، زینب بنت جحش بھی ہیں
جنتی ہی ازواجِ نبی ﷺ ان میں فخر ہے یہ حاصل
عقد ہے جن کا عین مشیت ، زینب بنت جحش بھی ہیں

طاہر حسین طاہر سلطانی۔ کراچی

8

أم المومنين

سيدة

جويرية

رضی اللہ عنہا
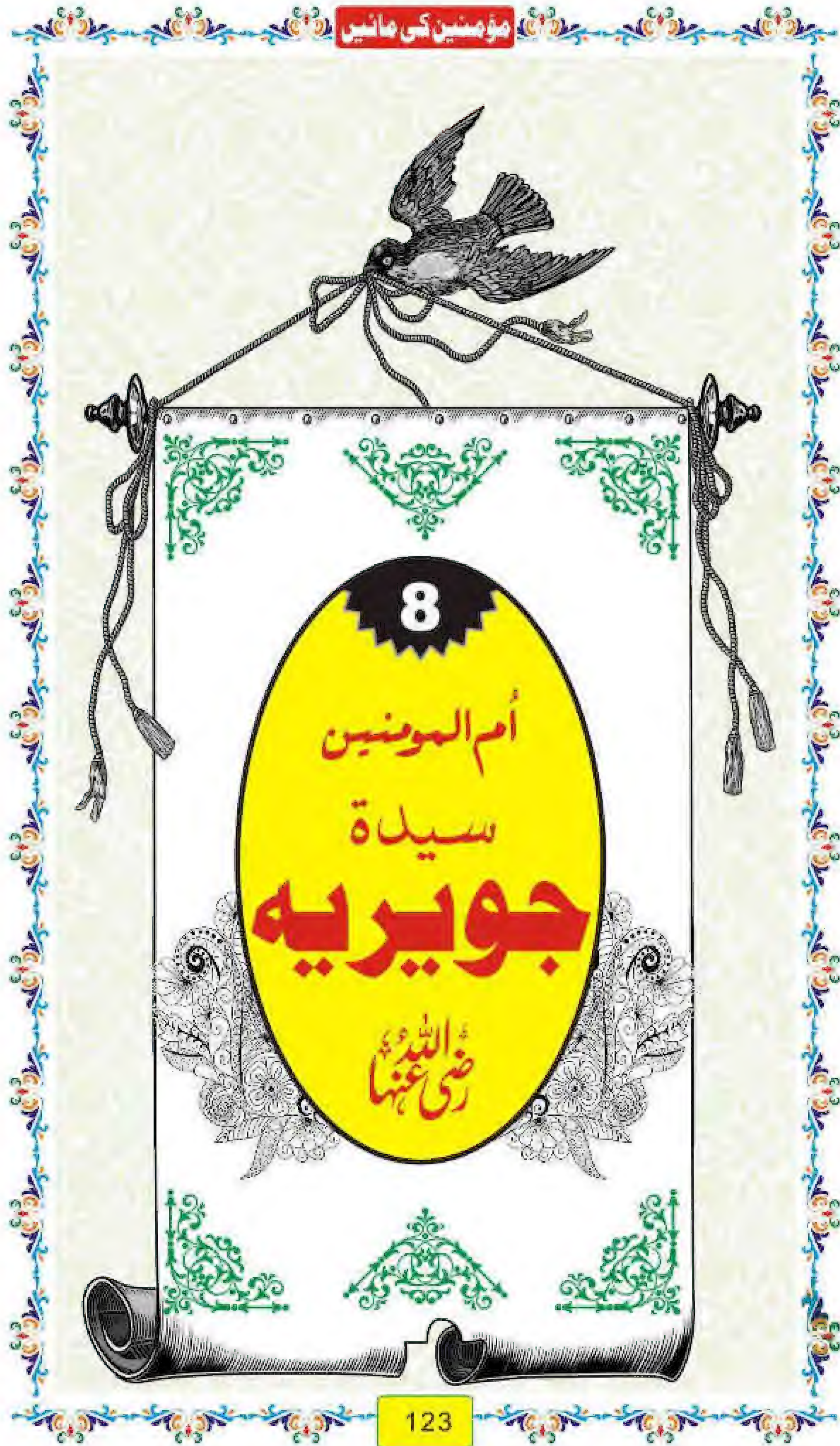
اُم المومنین سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا

روایات کے مطابق حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس دنیا میں تشریف آوری سے تقریباً پونے دوسو برس قبل ملکہ سبا کی قوم کا ایک شخص عمرو بن عامر اپنے اہل و عیال کے ساتھ یمن سے ہجرت کر کے عرب کے شمالی علاقوں میں آباد ہوا، یہی سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کا جداعلیٰ تھا۔

عمرو بن عامر کے تین بیٹوں میں سے ایک کا نام حارثہ تھا جس کی اولاد سرزمین حجاز کی اُس جگہ پر آباد ہوئے جسے تہامہ کہا جاتا ہے۔ اس کی اولاد ''بنو خــزاعة'' کے نام سے مشہور ہوئی اسی قبیلہ میں ایک شخص خزیمہ بن سعد گزرا ہے جو کہ مصطلق کے نام سے مشہور تھا اور اس کی اولاد بنو مصطلق کہلاتی تھی۔ یہ جدہ اور رابغ کے درمیانی علاقے قدید میں آباد تھے سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا اسی قبیلے سے تعلق رکھتی تھی۔

اُم المومنین سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعلان اظہار نبوت سے دو سال قبل قبیلہ بنو مصطلق میں سردارِ قبیلہ حارث بن ابی ضرار کے ہاں پیدا ہوئیں چونکہ آپ سردار قبیلہ کی بیٹی تھی اس لئے بڑے ناز و نعم سے پرورش پائی۔

سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا جب جوان ہوئیں تو آپ کا نکاح آپ کے چچازاد مصافع بن صفوان سے کر دیا گیا جو سخت دشمن اسلام تھا۔

غزوۂ بنو مصطلق

سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کے والد حارث بن ابی ضرار کے قریش مکہ کے ساتھ دوستانہ تعلقات تھے اور جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان اظہار نبوت فرمایا تو قریش مکہ کے ساتھ قبیلہ بنو مصطلق بھی اسلام کے دشمن ہو گئے۔ سرداران قریش کے اُکسانے پر حارث نے مسلمانوں کے خلاف جنگ کے لئے اور

مدینہ طیبہ پر حملہ کے لئے قریبی قبائل کی مدد حاصل کرنا شروع کی اور جب اس جنگی تیاریوں کی خبر سرکارِ دو عالم ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے تحقیق کے لئے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا جنہوں نے تحقیق احوال کے بعد اس خبر کی تصدیق کی، چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ نے اس فتنہ کو ابتداء میں ہی ختم کرنے کا ارادہ فرمایا اور صحابہ کرام کو ان کے خلاف خروج کا حکم دیا۔

سرکارِ مدینہ ﷺ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ بن حارثہ کو مدینہ منورہ میں اپنا قائم مقام مقرر کیا اور قبیلہ بنو مصطلق کی طرف روانہ ہو گئے۔ تیز رفتاری کے ساتھ اسلامی لشکر منازل طے کرتا ہوا مریسیع (چشمے کا نام جس کی وجہ سے یہ مقام مریسیع کے نام سے ہی مشہور ہو گیا) کے مقام پر پہنچ کر خیمہ زن ہوا۔

اسلامی لشکر کی آمد کی خبر جب بنو مصطلق کے سردار حارث کو ہوئی تو وہ اور اُس کا لشکر سب ڈر کر بھاگ گئے لیکن مریسیع کے باشندوں نے صف آرائی کی اور مسلمانوں کے مقابلے کے لئے تیار ہو گئے انہوں نے مسلمانوں پر حملہ کر دیا جس کے جواب میں مسلمانوں نے ایک بار اکٹھا ان پر حملہ کر دیا جس سے اُن کے قدم اُکھڑ گئے اور نتیجہ میں ان کے 10 آدمی مارے گئے اور 600 گرفتار کر لئے گئے۔ کافی مال غنیمت بھی ہاتھ لگا اور ان گرفتار شدگان میں بنو مصطلق کے سردار حارث کی بیٹی برہ (جویریہ) بھی تھیں۔

غزوہ بنو مصطلق کی فتح کے بعد جب مال غنیمت تقسیم کیا گیا تو حضرت جویریہ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آئیں۔ سیدہ جویریہ نے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ مجھ سے مکاتبت کر لیں یعنی جب غلام اپنے آقا سے معاہدہ کر لے کہ میں تجھے اتنی رقم دے دوں گا تو مجھے آزاد کر دینا جب غلام اور آقا اس پر راضی ہو جائیں اور غلام مقررہ رقم ادا کر دے تو وہ آزاد ہو جاتا

ہے۔ چنانچہ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت جویریہ سے 19 اوقیہ (30 تولہ) سونے پر مکاتبت کر لی اب حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے پاس سونا تو نہ تھا اس لئے انہوں نے بارگاہ نبوت میں حاضر ہوکر مدد کی درخواست کی۔

جب سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ آپ جانتے ہیں! میں سردار بنو مصطلق کی بیٹی ہوں مجھے قیدی یا غلام بنالیا جانا میرے لئے بہت مصیبت کی بات ہے چونکہ میں تقسیم میں ثابت بن قیس کے حصہ میں آئی ہوں اس لئے میں نے اُن سے 19 اوقیہ سونے پر مکاتبت کر لی ہے اب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کتابت کی اعانت کے لئے حاضر ہوئی ہوں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے تالیف قلب کے لئے فرمایا اگر تم پسند کرو تو میں تمہیں اس سے بہتر چیز بتلاتا ہوں وہ یہ کہ میں تمہاری طرف سے مکاتبت کی واجب الادا رقم ادا کر کے تم کو آزاد کر دوں اور پھر تمہیں اپنی زوجیت میں لے لوں۔ سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں اس پر راضی ہوں۔

سیدہ جویریہ کے والد حارث بہت سے اونٹ اپنے ساتھ لے کر اپنی بیٹی جویریہ کو چھوڑوانے کے لئے دربار رسالت کے لئے چلا، ان اونٹوں میں سے اُسے دو اونٹ جو بہت پیارے تھے جب وہ مدینہ کے قریب پہنچا تو ان دونوں اونٹوں کو ایک گھاٹی (عقیق) میں چھپا دیا تا کہ یہ فدیہ دینے سے بچ جائیں اور واپسی پر انہیں اپنے ساتھ لے جائے۔

حارث جب مدینہ منورہ پہنچ کر بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور بہت سے اونٹ اپنی بیٹی کے فدیہ کے لئے پیش کئے تو غیب دان نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ دو اونٹ اس میں کم ہیں جو تو فلاں گھاٹی میں چھپا کر آیا ہے۔ حارث نے اسی وقت پڑھا۔

اشھد انک رسول اللہ ﷺ
میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے سچے رسول ﷺ ہیں۔

میرے علاوہ اس بات کا کسی اور علم نہیں ہے اگر آپ اللہ کے سچے رسول نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ آپ کو اس بات سے مطلع نہ فرماتا۔

ابن سعد کا بیان ہے کہ حارث نے اسلام قبول کر لیا اور سیدہ جویریہ کا زرفدیہ ادا کر کے آپ کو آزاد کروالیا پھر نبی کریم ﷺ نے اُن سے نکاح فرمالیا۔

سیدہ کا خواب

اُم المومنین حضرت سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی آمد سے تین رات قبل خواب دیکھا کہ چاند یثرب سے آرہا ہے اور میری آغوش میں آکر گر جاتا ہے میں نے اپنا خواب لوگوں کو بتانا پسند نہ کیا یہاں تک رسول اللہ نے بنو مصطلق پر حملہ کر دیا۔

سیدۃ جویریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم قیدی بنا کر مدینہ لائے گئے تو میں نے اپنے اس خواب کی تعبیر کی اُمید لگائی۔ چنانچہ رب تعالیٰ نے میرے خواب کی تعبیر یوں پوری کی کہ پیارے مصطفیٰ ﷺ نے مجھے آزاد کر کے مجھے ازواج مطہرات میں شامل فرمالیا۔

سیدہ کا نکاح باعث رحمت

رسول اللہ ﷺ نے جب سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمالیا تو صحابہ کرام کو جب اس کی خبر ہوئی تو انہوں نے بنو مصطلق کے تمام قیدی یہ کہتے ہوئے آزاد کر دیئے کہ اب یہ لوگ آقا ﷺ کے سسرالی رشتہ دار بن گئے ہیں۔ اللہ رب العزت نے سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے بنو مصطلق کے ایک سو گھرانوں کو ایک ہی دن میں آزاد کروادیا۔

اُم المومنین سیدہ عائشہ فرماتی ہیں:
''میں نے جویریہ سے زیادہ کسی عورت کو اپنی قوم کے حق میں بابرکت اور باعث رحمت نہیں دیکھا جن کی وجہ سے ایک دن میں 100 گھرانے آزاد ہوئے''

سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کے رسول اللہ کے ساتھ نکاح کی برکت و رحمت کا اندازہ اس طرح لگایا جا سکتا ہے کہ ایک تو آپ خود ایک آپ کے والد اور سو گھرانے جو قیدی بنا کر لائے گئے تھے سب کے سب مسلمان ہو گئے اور پھر جب یہ لوگ واپس اپنے قبیلے میں پہنچے تو مسلمانوں کا ایثار و محبت دیکھ کر اکثر لوگ دولت ایمان سے بہرہ افروز ہو گئے۔ یہ سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کے نکاح ہی کی برکت تھی کہ قبیلہ بنو مصطلق جو پہلے مسلمانوں کا دشمن تھا اب خود دائرہ اسلام میں داخل ہو کر مسلمانوں کا معین و مددگار بن گیا۔

سرولیم مور Sir William Muir اپنی تصنیف Life of Mohammad میں تحریر کرتا ہے:

''بنو مطلق قبیلہ خزاعہ کی ایک شاخ تھی جس کے لوگ ابھی پرانے عقیدہ کے پیروکار تھے وہ اپنی صفیں ترتیب دینے لگے تھے کہ وہ مدینہ منورہ پر حملے کی دھمکی کو عملی جامہ پہنانے کے لئے قریش مکہ کا ساتھ دے سکیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اچانک دلیرانہ حملہ کر کے ان کی کوشش ناکام بنادی۔ وہ (جویریہ) قبیلہ بنو مصطلق کے سردار حارث کی بیٹی تھیں ان کی شادی مصافع بن صفوان سے ہوئی تھی۔ غزوہ مریسیع میں دشمن بدترین شکست سے دوچار ہوا اور بہت سا مال غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ لگا، مروجہ دستور کے مطابق سیدہ

جویریہ ثابت بن قیس انصاری کے حصہ میں آئی اس کے سماجی معیار
کو مدنظر رکھتے ہوئے ثابت بن قیس نے اُس کا فدیہ 19 اوقیہ سونا
مقرر کیا جویریہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر فدیہ
کی رقم فراہم کرنے کی درخواست کی، رسول اللہ ﷺ نے کہا کہ
فدیہ ادا کر کے تمہیں آزاد کر کے اپنے عقد میں لے لوں؟''

سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کی عبادت گزاری

اُم المومنین سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا بڑی نیک سیرت، اچھے اخلاق کی مالک اور عبادت گزار خاتون تھیں آپ ﷺ کسی روز سیدہ کے پاس تشریف لائے اس وقت آپ رضی اللہ عنہا مصلٰی پر عبادت میں مشغول تھیں پھر آپ ﷺ وقت چاشت تشریف لے جاتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہا وہیں تشریف فرما تھیں۔ اس پر نبی اکرم ﷺ نے سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ جب میں باہر گیا تھا اس وقت سے اب تک تم اس حالت میں بیٹھی ہو، عرض کی جی ہاں! حضور ﷺ نے فرمایا جب میں باہر گیا تھا اس وقت سے لے کر اب تک میں نے چار کلمات پڑھے ہیں اور جو کچھ تم نے اس وقت تک پڑھا ہے اگر اس سے موازنہ کریں تو یقیناً وہ چار کلمات زیادہ وزنی ہوں گے اور وہ یہ ہیں۔

سبحانه الله وبحمده عدد خلقه و نفسه
وزنة عرشه و مداد كلماته
گویا آپ ﷺ یہ فرما رہے ہیں کہ ان کلمات کو بھی اپنے
ذکر واذکار میں شامل کر لیں اور ان میں سے ہر کلمے کو تین
تین مرتبہ پڑھنے کی تعلیم دی۔

سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کے مستقل روزے رکھنا مشہور تھا انہوں نے اپنے

آپ کو ترویج اسلام کے لئے وقف کر دیا وہ مذہبی کتب کی پر جوش قاریہ تھیں جن میں قرآن پاک کا خصوصی ذکر ہے جو انہوں نے اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پڑھنا سیکھا۔ اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی اس شادی پر بہت خوش تھیں کیونکہ اس عقد مبارک سے دین اسلام کی شان میں مزید اضافہ ہوا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کو ملت اسلامیہ کا عظیم سرمایہ قرار دیتی تھیں۔

اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک موقع پر فرمایا حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے بڑی نعمت لوگوں کے لئے کوئی نہیں۔۔اُن کی مسحور کن شخصیت سے کوئی بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتا تھا۔

سر ولیم میور Sir William Muir اس شادی مبارکہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''جونہی شادی کی صدائے بازگشت چار دانگ عالم میں سنی گئی تو لوگ کہتے تھے کہ اب بنو مصطلق اُن کے رشتے دار بن رہے ہیں اس لئے بنو مصطلق کے بقیہ قیدیوں کو جناب جویریہ رضی اللہ عنہا کے حق مہر میں آزاد کر دیا جائے گا اور اس سے بھی بڑھ کر خوش آئند بات یہ تھی کہ اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آنے والے دنوں میں فرمایا کہ ''اس کے بعد کوئی عورت اُن لوگوں کے لئے سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا سے بڑی نعمت نہ ہوگی''۔

خواب سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا

سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور پُر نور ﷺ کی خدمت میں آنے

سے پہلے میں نے ایک خواب دیکھا کہ مدینہ منورہ کی طرف سے چاند نازل ہوا اور میری گود میں آ گرا۔ میں نے یہ واقعہ کسی سے ذکر نہ کیا یہاں تک کہ بنومصطلق پر حملہ ہوا اور ہم قیدی بنا کر لائے گئے تو میرے خواب کی تعبیر یہ ہوئی کہ حضور ﷺ نے مجھے آزاد فرما کر اپنے عقد میں لے لیا اور جب یہ خبر لوگوں میں پہنچی کہ حضور نبی کریم ﷺ نے سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کو شرف زوجیت عطا فرمایا ہے۔ اس عقد مبارک سے صحابہ کرام نے آپس میں یہ طے کیا کہ حرم نبوی ﷺ کے عزیز و اقارب کو قید رکھنا مناسب نہیں پس جس کے ہاتھ میں جو قیدی تھا صحابہ نے سب کو آزاد فرما دیا۔ اس دن بنومصطلق کے سو گھرانے آزاد کئے گئے۔

وصال سیدہ

وصال میں قدرے اختلاف ہے بعض مورخین نے 50ھ، بعض نے 52ھ اور بعض نے 56ھ بھی لکھا ہے۔ وصال کے بعد جنت البقیع میں تدفین عمل میں آئی اور بقیہ اُمہات المؤمنین کے ہمراہ آرام فرما ہیں۔

❀❀❀❀❀❀❀

دُرود و سلام

بحضور ام المؤمنين سيدة جويرية رضی اللہ عنہا

الصلاة والسلام عليكِ يا سيدتي جويرية بنت الحارث ❀ أعظم نساء قومكِ بركةً و عِزاً ❀ يا من أُعتِق بزواجك أهل مائة بيت من بيوت بني المصطلق إكراماً لكِ ومهراً ❀ وعلى زوجكِ سيد الخلق ❀ صلاةً وسلاماً في كل لمحة ونفس عدد ما وسِعهُ علم الله الملك الحق ❀

منقبت

(بحضور اُم المومنین سیدۃ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا)

ہے جن کا ذکر طہارت وہ بنت حارث ہیں
زہے! کہ حسن سعادت وہ بنت حارث ہیں
نبی ﷺ کو جن سے ہے اُلفت وہ بنت حارث ہیں
امینِ نورِ محبت وہ بنت حارث ہیں
بہت ہے جن میں لطافت وہ بنت حارث ہیں
بہت ہی نرم طبیعت وہ بنت حارث ہیں
ہے اُن کا اسم گرامی جویریہ حارث
جمال صبح صداقت وہ بنت حارث ہیں
نکاح آپ ﷺ نے حضرت جویریہ سے کیا
ملی یہ جن کو سعادت وہ بنت حارث ہیں
حضور پاک ﷺ نے آزاد اُن کو کروایا
خدا نے جن کو دی عظمت وہ بنت حارث ہیں
یہ قولِ عائشہ صدیقہ حق بجانب ہے
سراپا رحمت و برکت وہ بنت حارث ہیں
ردائے فضل و کرم اُن کے سر پہ لہرائی
خدا نے جن پہ کی رحمت وہ بنت حارث ہیں
بفیضِ نسبت سردارِ مرسلاں ﷺ طاہر
جہاں میں جن کی ہے حرمت وہ بنت حارث ہیں

طاہر حسین طاہر سلطانی۔کراچی

9

اُم المومنین
سیدہ
اُم حبیبہ
رضی اللہ عنہا

أم المومنين سيدة أم حبيبه رضی اللہ عنہا

حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا کی زندگی کے ابتدائی ابواب بڑے الم انگیز ہیں لیکن آخری ابواب فرحت اور بشارت کا دلاویز ہیں۔اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا ابوسفیان کی بیٹی تھیں جواس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے آپ کا نام "رملہ" تھا۔آبائی دین بت پرستی ترک کر کے اپنے شوہر عبیداللہ بن جحش کے ساتھ شیدائے اسلام ہوگئیں۔قریش کو جب اُن کے مسلمان ہونے کا علم ہوا تو انہوں نے ان پر تعذیب وتکالیف کے تازیانے برسانے شروع کر دیئے۔بنواُمیہ کے لوگوں نے ابوسفیان کے اشارے پراس قدر تنگ کیا اور ستایا کہ دونوں میاں بیوی ہجرت حبشہ میں شامل ہوکر اپنا دین وایمان بچانے پر مجبور ہوگئے۔سرزمین حبشہ پہنچ کر قدرے اطمینان محسوس ہوا لیکن پردہ تقدیر میں ابھی سخت آزمائشیں اُن کے نصیب میں تھیں۔

سیدہ اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے شوہر عبیداللہ جحش نے جب حبشی پادریوں کی شان وشوکت کو دیکھا تو مرتد ہوکر عیسائیت کے دامن میں پناہ لے لی اور شراب خوری کے عادی ہوگئے۔بیوی سے کہا کہ یا تم عیسائیت قبول کرلو یا پھر طلاق کے لئے تیار ہوجاؤ اوراب سیدۃ رملہ کے سامنے تین ہی راستے تھے۔

1- شوہر کی بات مان لیں اور عیسائی ہوجائیں لیکن اس میں دنیا و آخرت دونوں کا زیاں تھا۔

2- باپ (ابوسفیان) کے پاس مکہ واپس چلی جائیں لیکن وہاں کفرو شرک کی آغوش کھلی تھی اور پھر باپ کو بھی ان کی پرواہ نہ تھی۔

3- حبشہ میں ہی رہ کر اپنی بچی کے ساتھ مہاجرت کی زندگی گزاریں۔

رملہ کے شوہر سے ایک بچی تھی جس کا نام حبیبہ تھا اس لئے رملہ اُم المومنین ہونے کے بعد اُمِ حبیبہ کہلانے لگیں۔

سیدۃ اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی رضا کو اپنا مقصد زندگی بنا کر حبشہ میں رہنے کا فیصلہ کر لیا مگر اُن کی زندگی کے یہ کرب انگیز لمحے زیادہ طویل نہیں ہوئے اور شوہر نشے کی حالت میں اس دنیا سے چل بسا۔

سیدۃ اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا پردیس میں بیوہ ہوگئیں باپ کو مکہ میں خبر دی گئی مگر باپ نے پردیس میں بیوہ ہو جانے والی بیٹی کی پرواہ تک نہ کی۔

سرکارِ دو عالم ﷺ کو جب اس پورے معاملے اور اُن کی اسلام پر ثابت قدمی کی خبر ملی تو آپ ﷺ سیدۃ اُمِ حبیبہ کے اس موقف سے بہت زیادہ خوش ہوئے۔ مظلوموں اور پریشان حالوں کے غم خوار آقا ﷺ نے سیدۃ اُمِ حبیبہ کی عدت پوری ہونے کے بعد اپنے معتمد خاص حضرت عمرو بن اُمیہ الضمری کے ہاتھ حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ سیدۃ اُمِ حبیبہ سے میرا نکاح کر دیں۔

حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ نے اپنی باندی "ابرھه" کو حضرت اُمِ حبیبہ ﷺ کے پاس بھیجا کہ انہیں بتائیں کہ میرے پاس رسول اللہ ﷺ کا فرمان آ پہنچا ہے کہ میں تم سے آپ ﷺ کا نکاح کر دوں اور مجھے آپ ﷺ نے اپنی شادی کا وکیل بنایا ہے آپ بھی کسی کو اپنا وکیل مقرر کریں۔

اس پیغام سے سیدۃ اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا کی قسمت کا ستارہ آسمانوں کی بلندیوں پر اُڑنے لگا کہ اب اُنہیں اُم المومنین اور زوجہ نبی الاولین والاخرین کا شرف حاصل ہونے والا ہے۔ سیدۃ اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے نجاشی کی باندی کو ڈھیروں دعائیں دیتے ہوئے کہا کہ خالد بن سعید بن عاص ہی یہاں میرے سب سے

قریبی ہیں میں انہیں اپنا وکیل مقرر کرتی ہو۔

حضرت اصحمۃ النجاشی نے تمام مہاجرین صحابہ کو دربار میں جمع کیا پھر خطبہ نکاح پڑھا اور کہا

الحمد لله الملک القدوس المؤمن المهيمن العزيز الجبار، أشهد أن لا اله الا الله وأن محمداً عبده ورسوله، وأن الذى بشربه عيسى بن مريم، أمابعد، فان رسول الله ﷺ كتب اليَّ أن أزوجه أُم حبيبه بنت ابى سفيان.

حمد و ثناء کے بعد اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کا فرمان عالی ہے کہ میں رملہ بنت ابوسفیان کو اُن کے نکاح میں دے دوں تو میں اس کی تعمیل کرتا ہوں اور عوض حق مہر 400 دینار "رملہ" کو سرکارِ دو عالم ﷺ کے عقد نکاح میں دیتا ہوں اور حق مہر کی رقم حاضرین کے سامنے ادا کر دی۔

شاہِ نجاشی رضی اللہ عنہ کے خطبہ پڑھنے کے بعد حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا:

الحمد لله، أحمده وأستعينه واستغفره وأشهد أن لا اله الا الله وأن محمداً عبده و رسوله أرسله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله ولو كره المشركون .....

حمد و ثنا کے بعد میں نے اپنی موکلہ رملہ بنت ابوسفیان کو رسول اللہ ﷺ کے عقدِ نکاح میں دیا۔ اللہ مبارک کرے۔

حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ کو کتنا بڑا اعزاز حاصل ہے کہ اس وقت کی عظیم طاقتوں میں سے ایک طاقت ورحبشہ کا بادشاہ سیدُ الانبیاء والمرسلین ﷺ کا نکاح خواں بھی خود بنتا ہے اور دلہن کا حق مہر بھی خود اپنی جیب سے ادا کرتا ہے بات

صرف یہاں تک نہیں بلکہ ایک عالی شان دعوتِ ولیمہ کا بھی شاہِ حبشہ کی طرف سے انتظام کیا جاتا ہے۔ نجاشی کا وطن گویا حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کا میکا بن چکا تھا۔

حضرت نجاشی کی باندیٔ خاص ''ابرهه'' جو سیدۃ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس پیغام خوشخبری لے کر گئی تھیں وہ بھی اسلام قبول کر چکی تھیں اس لئے انہوں نے شادی کے تمام کام خوشی سے انجام دیئے اور جب سیدۃ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا مدینہ منورہ جارہی تھیں تو ابرھہ اُن سے بار بار درخواست کر رہی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میری مغفرت کے لئے ضرور دُعا کروانا۔

اُم المومنین سیدۃ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم مدینہ منورہ پہنچ گئے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ کس طرح شاہِ حبشہ نے عقدِ نکاح کا انتظام کیا اور اُس کی باندی حضرت ابرھہ کے کیا احساسات وجذبات تھے پھر اُس باندھی کا سلام اور دعا کے لیے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **"وعليها السلام"** کہ اس پر بھی سلام ہو اور پھر اس باندی کے لئے مغفرت کی دُعا بھی فرمائی۔

قارئین کرام! یہ بات قابلِ غور ہے کہ شاہِ حبشہ کی باندی نے اسلام قبول کیا اور پھر کس طرح سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں ایک مقام حاصل کر لیا یقیناً وہ ایک بخشی ہوئی خاتون ہے کہ جس کے لئے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اور پھر اُس کے سلام کا بھی جواب عنایت فرمایا۔ صد صد سلام ہوں شاہِ حبشہ کی اس عظیم باندی پر۔

مقام دفن

حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ میں نے اپنے مکان کا ایک گوشہ کھدوایا تو وہاں سے ایک کتبہ برآمد ہوا جس پر لکھا تھا۔

هذا قبر رملة بنت صخر (یہ رملہ بنت صخر کی قبر ہے)

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ولی کتبہ وہیں پر رکھ دیا۔ اس روایت سے یہ ظاہر ہوا کہ سیدۃ اُم حبیبہ کی قبر حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھی۔ ابن عساکر کی روایت کے مطابق اُم المومنین اپنے بھائی حضرت امیر معاویہ سے ملنے دمشق گئیں اور وہیں آپ کا وصال ہوگیا اور دمشق میں ہی دفن کی گئیں۔

فضائل و مناقب

اُم حبیبہ کو السابقون الاولون ہونے کا اعزاز حاصل ہے یعنی آپ ابتدائی زمانے میں ہی اسلام کے دائرہ رحمت میں شامل ہوگئیں تھیں۔ اسلام کے ساتھ شدید محبت تھی اس کا اندازہ اس بات لگایا جاسکتا ہے کہ آپ نے اپنا گھر بار، والدین اور وطن اسلام کی خاطر چھوڑا، حبشہ میں اپنے خاوند کو عیسائی ہونے پر چھوڑا مگر اسلام پر ثابت قدم رہیں۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ کا نکاح سیدہ اُم حبیبہ سے ہوا تو اس وقت سیدہ کے حوالے سے یہ آیت نازل ہوئی۔

عسی الله ان یجعل بینکم وبین الذین عادیتم منهم مودة

عنقریب اللہ تعالیٰ تم میں اور اُن لوگوں میں جن کے ساتھ
تمہاری عداوت ہے دوستی کردے۔

سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا صورت اور سیرت میں خوبصورت تھیں آپ کے والد آپ کے حسن پر فخر کیا کرتے تھے۔

خواب و نکاح

سیدۃ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے خواب میں کوئی ایک آدمی دکھائی دیا جو مجھ کو اُم المومنین کہہ کر پکار رہا تھا اس سے میں نے تعبیر لی کہ میں

حضور ﷺ کی زوجیت میں آؤں گی۔

سرکارِ دو عالم ﷺ نے اس شادی کی حکمت سے 2 مقاصد میں کامیابی حاصل کی۔ ایک طرف توانہوں نے اپنی پسندیدہ حکمت عملی کے مطابق رنجیدہ خاطر خاتون کواز سرِنو زندگی میں بحال کر دیا اور دوسری طرف اس حکمت عملی سے اسلام کے کٹر دشمن ابوسفیان کو اسلام کی مخالفت کم کرنے پر مجبور کر دیا۔

جب ابوسفیان کو اس شادی سے آگاہ کیا گیا تو بے اختیار اُن سے منہ سے نکل گیا کہ کم از کم محمد ﷺ کے کردار پر بطور انسان کوئی سیاہ داغ نہیں۔

فضائل

سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا بہت ہی مہربان اور بامروت خاتون تھیں جو رسول اللہ ﷺ کا دل و جان سے احترام کرتی تھیں۔ آپ کے دل میں خوف خدا کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا آپ نہ صرف اپنی بخشش بلکہ تمام مسلمانوں کی بخشش کیلیے دُعا کرتی تھیں یتیموں کی پرورش اور دیکھ بھال کے لئے اُن کا بہت اونچا مقام تھا۔

واشنگٹن ارونگ Washington Irving اپنی تصنیف Life of Mahomet میں تحریر کرتا ہے:

''بیوہ (سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا) رسول اللہ ﷺ کے شدید دشمن ابو سفیان کی بیٹی تھیں سیاسی اندازِ فکر و سوچ کو بروئے کار لاتے ہوئے حضور نبی کریم ﷺ نے سوچا کہ اس شادی سے سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کے والد ابوسفیان کی اسلام دشمنی کو کم کیا جاسکتا ہے۔''

نابیہ ایبٹ Nabia Abbot [امریکی مستشرقہ، عربی زبان کی ماہر، شکاگو یونیورسٹی کی پروفیسر، قدیم ادب اسلامی میں تخصص کیا اور کئی کتب اور مقالات تحریر کئے] تحریر کرتی ہے:

''اُن (سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا) کی عمر اس وقت 35 برس تھی اور اس طرح آپ ﷺ سے اُن کی شادی ممکنہ طور پر اُن کے والد ابوسفیان سے بہتر دوستانہ تعلقات اور رشتہ استوار کرنے کی ایک کوشش تھی یا پھر آپ ﷺ کی طرف سے معنی خیز اشارہ جو اُن کی تازہ کامیابیوں اور استحکام طاقت اور اثر ورسوخ کی نشاندہی کر رہا تھا۔''

Sir John Bagot Glubb [برطانوی مستشرق، فوجی جرنیل، عراق میں عربی زبان سیکھی، کئی کتابیں لکھیں جو زیادہ تر عربوں کی تاریخ اور اُن کے جغرافیہ سے متعلق ہیں] سیرت پر اپنی کتاب ''حیات محمد ﷺ اور آپ ﷺ کا زمانہ The Life and Time of Muhamamd میں تحریر کرتا ہے:

''یہ واقعہ ہمارے ذہنوں پر عجیب وغریب اثر کرتا ہے، کہا یہ جاتا ہے کہ حضور ﷺ نے مختلف خاندانوں کی لڑکیوں سے شادیاں محض اس لئے کیں کہ اُن خاندان والوں سے حضور ﷺ کے تعلقات استوار ہوں اور آپ ﷺ نے خاص طور پر حبشہ کے شہنشاہ کو خط لکھ سیدہ اُم حبیبہ سے نکاح کا پیغام بھجوایا اگر آپ ﷺ کا مقصد صرف عورت کا حصول ہی ہوتا تو ایک سے ایک بڑھ کر حسین وجمیل اور خوبصورت سے خوبصورت تر لڑکی عرب ہی میں آپ کو مل سکتی تھی۔ سینکڑوں خوبصورت لڑکیاں عرب ہی میں موجود تھیں۔ ان ساری پری پیکروں کو چھوڑ کر سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا جو بیوہ بھی تھی (ایک بچی کی ماں بھی تھی) حبشہ سے بلوا کر حضور ﷺ کا شادی کرنا اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ حضور ﷺ غالبًا اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کے توسط سے ابوسفیان کے ساتھ اپنے تعلقات بہتر بنانا چاہتے تھے۔''

درُود و سلام

بحضور أم المؤمنين سيدة أم حبيبة رضی اللہ عنہا

الصلاة والسلام عليكِ يا سيدتي أم حبيبة ❀ زوج النبي الهاشمي القُرشي ❀ يا من كتب عليكِ رسول اللّٰه وأنتي في هجرة الحبشة بمكتوب مِنْ حضرتهِ للنجاشي ❀ يا من طوَيّتي فراش رسول اللّٰه عندما دخل عندكِ أبيكِ حتي لا يجلس عَلَيْهِ غيرةً على فراش النبي ❀ وعلى زوجكِ نبي اللّٰه ومصطفاه ❀ صلاةً وسلاماً في كل لمحة ونفس عدد ما وسِعهُ علم اللّٰه ❀

منقبت

(بحضور أم المومنين سيدة أم حبيبه رضی اللہ عنہا)

شرم و عصمت کا نشاں اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا آپ ہیں
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رازداں اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا آپ ہیں

باپ اور بھائیوں سے پہلے مومنہ جو ہو گئیں
وہ سعادت کا بیاں اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا آپ ہیں

عقد حبشہ میں ہوا جن کا شہ ابرار صلی اللہ علیہ وسلم سے
منفرد وہ داستاں اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا آپ ہیں

آپ رضی اللہ عنہا پر تھی ختم شوہر کی اطاعت باخدا
اس لیے بھی ضوفشاں اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا آپ ہیں

تا ابد ہے ساتھ حاصل آپ رضی اللہ عنہا کو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا
کیا کوئی سمجھے کہاں اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا آپ ہیں

کیوں نہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے شفاعت کی سند پائے بلالؔ
جب کہ اس پہ مہرباں اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا آپ ہیں

بلال رشید (مرحوم)۔اسلام آباد

منقبت

(بحضور أم المومنين سيدة أم حبيبة رضی اللہ عنہا)

نصیب اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کا جگمگاتا ہے
کہ اُن کے صحن چمن میں نکھار آیا ہے
رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا عمرو کو بھیجنا حبشہ
نصیب اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کا رنگ لایا ہے
دیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام شاہ حبشہ نے
تو قلب اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا بھی مسکرایا ہے
خوشی میں کھانا بھی نجاشی نے دیا سب کو
نکاح آپ کا نجاشی نے پڑھایا ہے
خدا کو کوئی اَدا تو تمہاری بھائی ہے
کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا تمہیں بنایا ہے
ہر اِک عمل تھا تمہارا قرآن وسنت سے
تمہاری قبر پہ اب رحمتوں کا سایہ ہے
ہجومِ غم میں بھی صبر و رضا کو ساتھ رکھا
خلوص و پیار کا تم نے دیا جلایا ہے
مورخین نے لکھی ہے یہ حقیقت بھی
کہ اُمہات میں رُتبہ بلند پایا ہے
حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کا فیض ہے طاؔہر
کہ ذکرِ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا میں کیف آیا ہے

طاہر حسین طاہر سلطانی۔کراچی

10

اُم المومنین
سیدۃ
صفیہ
رضی اللہ عنہا
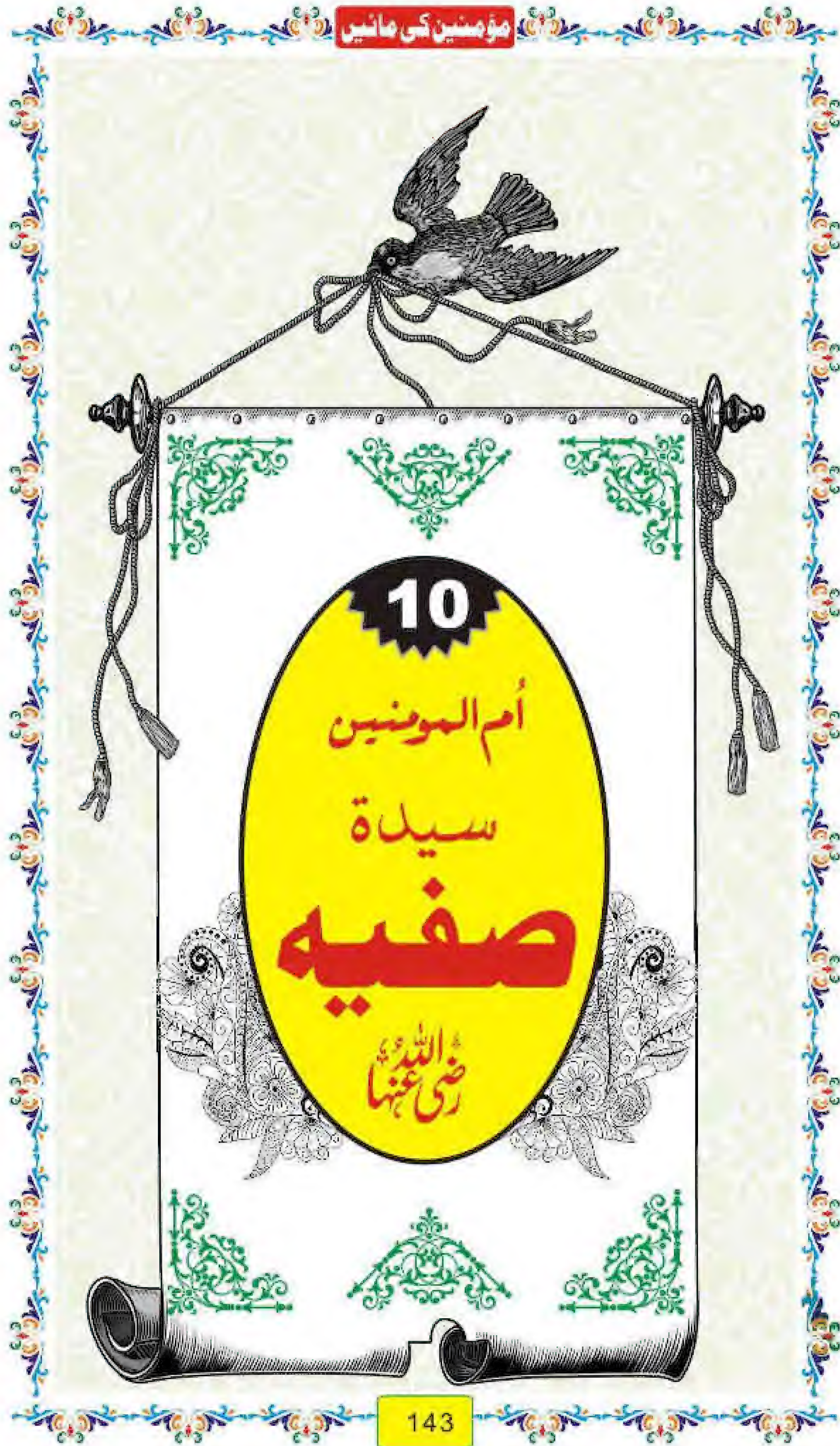
أم المومنين سيده صفيه رضی اللہ عنہا

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا یہودی قبیلہ بنونضیر کے سردار حي بن اخطب کی بیٹی تھیں، آپ بہت زیادہ عقل مند، خوش خلق، بردبار، صابرہ اور شاکرہ خاتون تھیں۔

نکاح اول

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا چونکہ ماں اور باپ دونوں طرف سے رئیس زادی تھیں اور بڑے ناز ونعم میں پرورش پائی تھی اس لئے آپ رضی اللہ عنہا کی شادی بنوقریظہ کے مشہور شہسوار سلام بن مشکم سے کردی گئی لیکن دونوں میاں بیوی میں نباہ نہ ہونے کے باعث نتیجہ طلاق پر نکلا۔

نکاح دوم

طلاق کے بعد آپ کے والد نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کنانہ بن الحقیق سے کر دیا جو خیبر کے رئیس اعظم ابورافع کا بھتیجا اور خیبر کے سب سے مضبوط قلعے کا حاکم تھا اور جنگ خیبر میں ہی قتل ہوا۔ سرکارِ دو عالم ﷺ نے یہودیوں کی خفیہ سازش کو ناکام بنانے کے لئے خیبر پر حملہ کر کے اس کو فتح کرلیا تو مالِ غنیمت میں چند عورتوں بھی آئیں جن میں حضرت صفیہ اور اُن کی بہن بھی شامل تھی۔ جب مال غنیمت تقسیم ہونے لگا تو حضرت دحیہ کلبي رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! مجھے ایک کنیز عطا فرمادیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، پسند کرلو جس پر حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ نے سیدہ صفیہ کو پسند کیا۔ صحابہ کرام نے کہا کہ حضرت صفیہ ماں اور باپ دونوں جانب سے عالی نسب ہیں اور ایک سردار کی لڑکی ہیں اور حسن و جمال میں بھی یکتا ہیں اس لئے اگر حضور پُرنور ﷺ ان کو اپنے لئے مخصوص فرمالیں تو اس طرح حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی بھی دل جوئی ہو جائے گی اور دوسرے مسلمانوں کے ساتھ بھی انصاف ہو گا کیونکہ دحیہ کلبي رضی اللہ عنہ جیسے تو بہت ہیں مگر صفیہ جیسی کوئی نہیں۔

مدارج النبوت میں یہ روایت موجود ہے کہ جب سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں پیش کیا گیا اور صحابہ کرام کے اصرار پر حضور پُرنور ﷺ نے اُنہیں اپنے لئے منتخب فرمالیا تو اُن کو خیمہ میں بھیج دیا گیا۔

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا خواب

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ خیبر میں تشریف لائے تو میں نے خواب دیکھا کہ سورج میرے سینے میں آ گرا ہے صبح بیدار ہونے پر میں نے یہ خواب اپنے خاوند کو سنایا جس نے میرا خواب سن کر اتنے زور سے مجھے تھپڑ مارا کہ اُس کا اثر میری آنکھوں میں آ گیا اور پھر خواب کے جواب میں کہا کہ تو اُس بادشاہ کی تمنا کرتی ہے جو اس شہر میں آیا ہے پس رسول اللہ ﷺ نے خیبر فتح کرلیا اور میرے خاوند کی گردن اُڑادی گئی۔

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا ایک مہذب خاتون

حضور پُر نور ﷺ جب خیمہ میں تشریف لائے تو سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کو دیکھتے ہی کھڑی ہوگئیں اور وہ بسر جواُن کے لئے خیمہ میں تہہ کرکے رکھا تھا اُس کو آپ ﷺ کے لئے بچھا دیا اور خود نہایت ادب سے زمین پر بیٹھ گئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے صفیہ! تمہارے باپ نے ہمیشہ مجھ سے عداوت رکھی یہاں تک کہ حق تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا فرمادیا اور تمہارا والد بھی مارا گیا۔ اس کے جواب میں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! حق تعالیٰ کسی بندے کو دوسرے کے گناہ کے بدلے نہیں پکڑتا اس پر حضور پُرنور ﷺ نے فرمایا۔

”تمہیں اختیار ہے کہ اگر تم آزاد ہوکر اپنی قوم میں جانا چاہتی ہو تو تم جاسکتی ہو اور اگر تم اسلام قبول کرلو تو میں تمہیں آزاد کرکے اپنے عقد میں لیتا ہوں“۔

[واضح رہے کہ حضور باعث تخلیق کائنات ﷺ کا
ہر کام مولا کریم کی رضا اور حکم کے مطابق ہوتا ہے]

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ارشاد مبارک پر اسلام قبول کر لیا تو آقا دو عالم ﷺ نے سیدہ صفیہ کو آزاد کر کے اُمہات المومنین میں شامل کر لیا اور اس عمل مبارک سے رسول اللہ ﷺ کی حکمت عملی یوں واضح ہوتی ہے کہ انہوں نے یہودیوں سے خونی رشتہ قائم کر کے یہودیوں کی اسلام دشمنی کو بدلنے کی کوشش کی جیسا کہ انہوں نے اُم المومنین سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا سے شادی کر کے قبیلہ بنو مصطلق کے مسلمانوں کے خلاف غم و غصہ کو ٹھنڈا کرنے کے لئے کیا تھا۔

اُم المؤمنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں قیدی بن کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پیش کی گئی تو حضور پُر نور ﷺ سے زیادہ میری نگاہ میں کوئی دوسرا نہیں تھا حالانکہ آپ ﷺ کی کمان میں میرا باپ، شوہر، بھائی اور کئی دوسرے رشتہ دار قتل ہو چکے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سرکار دو عالم ﷺ کے اخلاق و کردار نے مجھ پر اتنا زیادہ اثر کیا کہ جب میں اپنی جگہ سے اٹھی تو حضور نبی کریم ﷺ سے زیادہ محبوب، پسندیدہ اور پیارا کوئی دوسرا میرے لئے نہیں تھا۔

سیدہ کا حسن و جمال

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا حسن و جمال میں بے مثال تھیں آپ رضی اللہ عنہا کا حسن ایسا تھا کہ جب آپ رضی اللہ عنہا مدینہ طیبہ میں حضور پُر نور ﷺ کی زوجہ بن کر آئیں تو مدینہ منورہ کی خواتین آپ رضی اللہ عنہا کے حسن کا شہرہ سن کر آپ کو دیکھنے کے لئے آئیں ان میں ازواج مطہرات بھی تھیں، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نقاب اوڑھ کر آئیں اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو دیکھ کر جانے لگیں تو آپ ﷺ نے اُن سے پوچھا اے عائشہ! کیا دیکھا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا ایک یہودیہ کو دیکھا ہے اس پر

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

فأنها أسلمت وَ حَسُنَ اسلامها

''ایسا مت کہو وہ اسلام لے آئیں ہیں اور اُن کا
اسلام نہایت اچھا اور بہتر ہے''

اُم المومنین سیدہ صفیہ کے حسن کا شہرہ سن کر سیدہ النساء خاتون جنت شہزادی کونین جب اپنی چند سہیلیوں کے ساتھ آپ کو دیکھنے کے لئے آئیں تو سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے شہزادی کونین کو اپنے کانوں کے جھمکے پیش کئے اور آپ کی سہیلیوں کو بھی کچھ نہ کچھ زیور پیش کیا۔

حرم نبوی میں داخلے ساتھ ہی سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا آقا ﷺ کی خدمت اور دل جوئی میں لگ گئیں آپ رضی اللہ عنہا بہت لذیز کھانا پکاتی تھیں اور رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں بھیجا کرتی تھیں۔ اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے اچھا کھانا پکانے والا کسی کو نہیں دیکھا۔

سیدہ صفیہ کی حضور ﷺ سے محبت

حضرت سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا، سرکار دو عالم ﷺ سے انتہا درجہ محبت کرتی تھیں جس کا اندازہ صرف اسی ایک بات سے ہی لگایا جا سکتا ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ ظاہری مرض میں مبتلا ہوئے تو تمام ازواج مطہرات سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارکہ میں حضور پُر نور ﷺ کی عیادت کے لئے آئیں۔

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے جب حضور ﷺ کو بے چین دیکھا تو کہا ''یا رسول اللہ ﷺ! کاش آپ کی بیماری مجھے لگ جائے'' جس پر دوسری ازواج ایک دوسرے کو دیکھنے لگ پڑیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، واللہ! یہ سچی ہیں'' یعنی صرف دکھاوے کے لئے نہیں کہہ رہیں بلکہ ان کو مجھ سے اتنی محبت ہے کہ یہ سچے

دل کے ساتھ ایسا کہہ رہی ہیں۔

اس روایت سے یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اتنی محبت تھی کہ آپ اپنی جان بھی پیارے مصطفیٰ ﷺ پر نچھاور کرنے کے لئے تیار تھیں۔ کتب تاریخ میں یہ بات زیر بحث رہی کہ آیا سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی زوجہ مبارکہ تھیں یا کنیز؟ حضرت انس بن مالک کی اس روایت سے یہ بات بھی بالکل واضح ہوجاتی ہے۔

> ''سرکارِ دو عالم ﷺ خیبر اور مدینہ منورہ کے درمیان تین دن قیام پذیر رہے اس دوران آپ ﷺ ایک رات سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ رہے اور مجھے حکم دیا کہ مسلمانوں کو شادی کی دعوت میں شرکت کے لئے بلاؤ اور پھر اُن کی تواضع کھجوروں، پنیر اور روغن خوردنی سے کی گئی۔''

کچھ اورلوگوں نے بھی سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں کہا کہ آیا وہ رسول اللہ ﷺ زوجہ تھیں یا کنیز؟ جواب میں چندلوگوں نے کہا کہ اگر حضور پاک ﷺ نے انہیں پردے (برقع) میں رکھا تو وہ ازواج مطہرات میں سے ہوں گی بصورت دیگر وہ کنیز ہوں گی۔

> ''رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ کی جانب سفر کیا تو انہوں نے اپنے پیچھے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے لئے جگہ بنائی اور اُن کے اور دیگر لوگوں کے درمیان ایک پردہ لٹکا لیا جس سے صاف واضح ہو گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو اپنی زوجہ ہونے کا درجہ عطا فرمایا۔''

ایک مرتبہ اُم المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے یہودی النسل ہونے کا تذکرہ کیا جس پر سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت

کی۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو جا کر بتاؤ۔

انک لا بنة نبی ، وان عمک النبی ،
وانک لتحت نبی ففیم تفخر علیکِ؟
''تم ایک نبی (حضرت ہارون علیہ السلام) کی بیٹی ہو تمہارے چچا بھی نبی (حضرت موسیٰ علیہ السلام) ہیں اور تم ایک نبی کی بیوی ہو وہ کس بات میں تم پر فخر کر سکتی ہے۔''

پھر سرکار دو عالم ﷺ نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔

اتقی اللہ یا حفصة (اے حفصہ رضی اللہ عنہا! اللہ تعالیٰ سے ڈرو)

وصال سید صفیہ رضی اللہ عنہا

اُم المومنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا وصال سن 50 ہجری اور ایک اور قول کے مطابق 55/52 میں مدینہ طیبہ میں ہوا اور جنت البقیع میں آسودہ خاک ہوئیں۔سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک مکان تھا جس کو آپ رضی اللہ عنہا نے اپنی زندگی میں ہی خیرات کر دیا تھا۔

دُرود و سلام

بحضور أم المؤمنين سيدة صفية رضي الله عنها

الصلاة والسلام عليكِ يا سيدتي صفية بنت حُيَي ❀ يامن زوجكِ نبي وأباكِ نبي وعَمكِ نبي ❀ يا من بشرّكِ ربكِ في رؤياكِ بأن قمر قد وقع في حِجركِ ❀ ومن بعدها كان سيدي رسول اللّه زوجاً لكِ ❀ وعلى زوجكِ سيد المرسلين ❀ صلاةً وسلاماً في كل لمحة ونفس عدد ما وسِعهُ علم رب العالمين ❀

منقبت

(بحضور أم المومنين سيدة صفية بنت حيّ رضی اللہ عنہا)

ہے اُمہات میں صفیہ رضی اللہ عنہا کا نام بھی اونچا
زہے! موسیٰ علیہ السلام سے ہارون علیہ السلام سے سلسلہ اُن کا

وہ نسل حضرت ہارون علیہ السلام سے منور ہیں
جناب موسیٰ علیہ السلام عمران علیہ السلام سے معطر ہیں

ملا ہے عزت و عظمت کا اک نشاں تم کو
سلام کرتا ہے صفیہ رضی اللہ عنہا یہ آسماں تم کو

بنا کے قیدی وہ لائی گئی تھیں خیبر سے
ملا تھا شادی کا پیغام پاک سرور صلی اللہ علیہ وسلم سے

بلند رب نے کیا ہے نصیب صفیہ رضی اللہ عنہا کا
بنایا سرور دیں صلی اللہ علیہ وسلم کو حبیب صفیہ رضی اللہ عنہا کا

تھی سر پہ علم و عمل کی حسین چادر بھی
خدا کے آگے ہمیشہ جھکایا ہے سر بھی

بلند اس طرح رب نے کیا نصیب اُن کا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ضو سے منور ہوا نصیب ان کا

خدا نے بخشی ہے دُنیا میں عزت و عظمت
لحد پہ ہوتی رہے خوب بارشِ رحمت

سُنا کلام جو طاہر کا یہ ہوا ظاہر
جناب صفیہ رضی اللہ عنہا کے دربار کا ہے یہ شاعر

طاہر حسین طاہر سلطانی۔کراچی

11

أم المومنين

سیدۃ

میمونہ

رضی اللہ عنہا

اُم المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا

اُم المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نہایت متقی، پرہیز گار اور صلہ رحمی کرنے والی خاتون تھیں آپ رضی اللہ عنہا کا اصل نام "بُـرہ" تھا لیکن حضور پُرنور ﷺ کے عقد میں آنے کے بعد آپ ﷺ نے نام بدل کر میمونہ رکھا یعنی مبارک اور برکت والی۔ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا حارث کی بیٹی تھیں اُم المومنین والد کی طرف سے جناب مضر علیہ السلام پر حضور نبی اکرم ﷺ کے نسب مبارکہ سے جاملتی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کو الھلالیہ بھی کہا جاتا ہے۔

نکاح أول و دوم

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے پہلے عقدوں میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک آپ رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح مسعود بن عمرو الثقفی سے ہوا لیکن بوجوہ طلاق ہوگئی اور پھر اُن کا دوسرا نکاح ابورھم بن عبدالعزیٰ سے ہوا۔ بعض نے پہلا نکاح خویطب بن عبدالعزیٰ سے اور دوسرا نکاح ابورھم بن عبدالعزیٰ سے لکھا ہے۔ ابورہم کا 7 ہجری میں انتقال ہوگیا اور سیدہ میمونہ بیوہ ہوگئی۔

حرم نبوی میں داخلہ

ذی العقد ہ 7ھ میں حضور پُرنور ﷺ عمرۃ القضاء کی نیت سے مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ روانہ ہوئے تو مکہ سے باہر 10 میل کے فاصلے پر مقام "سـرف" میں قیام فرمایا، سیدہ میمونہ اسی مقام پر مقیم تھیں۔ سیدہ میمونہ کے چچا زاد اور بہنوئی حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ جو سیدہ کے بیوہ ہو جانے پر بڑے متفکر اور پریشان تھے حضور نبی رحمت ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی یارسول اللہ ﷺ! میمونہ بیوہ اور بے سہارا ہو چکی ہیں اس لئے اس کے سہارا کے لئے اس سے عقد فرمالیں حضور رحمۃ للعالمین ﷺ نے سیدہ میمونہ کی دل جوئی کے لئے اُسے قبول فرمایا۔

پیغام نکاح

حضرت نبی اکرم ﷺ نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو پیغام نکاح دے کر سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا جو کہ انہوں نے اُسی وقت قبول کر لیا۔ شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کو جس وقت حضور ﷺ کی طرف سے پیغام پہنچا تو اس وقت آپ رضی اللہ عنہا اونٹ پر سوار تھیں تو جواب میں فرمایا۔

البعیر و ما علیه لله و لرسوله

کہ اونٹ اور جو کچھ اونٹ پر ہے وہ سب

اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کا ہے۔

اُم المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے سیدنا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اپنا وکیل مقرر کیا جنہوں نے آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ کر دیا اور خطبۂ نکاح بھی حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے پڑھایا۔ نکاح مبارک کے بعد حضور پُر نور ﷺ نے مناسب سمجھا کہ رخصتی عمرہ کی ادائیگی کے بعد ہو اور آپ ﷺ عمرہ کی ادائیگی کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے۔ اُم المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی عمر حضور پُر نور ﷺ کے ساتھ شادی کے وقت ایک روایت کے مطابق 35یا36 سال تھی۔

نکاح هذا کی وجوهات و فوائد

سیدنا حضرت خالد بن ولید، سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے تھے اور وہ اُنہیں بہت زیادہ چاہتی تھیں جب سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی حضور پُر نور ﷺ کے ہمراہ مدینہ منورہ رخصتی ہوگی تو اس عظیم جنگی مجاھد نے اپنے لوگوں کو اکٹھا کر کے کہا۔

> ''نبی اکرم ﷺ نہ تو نجومی ہیں اور نہ ہی جادوگر، وہ جو کچھ فرماتے ہیں وہ وحی الٰہی ہے بہتر یہی ہے کہ تم سب اُن کے پیروکار بن جاؤ''

موجود حاضرین میں سب سے پہلے سیدنا خالد بن ولید نے خود اپنے اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا۔ فوری طور پر حضرت عثمان بن طلحہ کے ہمراہ حضور نبی کریم ﷺ کی قدم بوسی کے لئے مدینہ منورہ روانہ ہو گے اور پھر بعد میں آپ ﷺ کی بارگاہ سے سیف اللہ کے لقب سے نوازے گئے۔

حضور نبی کریم ﷺ کی سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی دوہری وجوہات ہیں پہلی وجہ اُن کی بلندی مقام، ارتفاع قسمت اور اُن کے خاندان کی دلجوئی اور دوسری وجہ یہ تھی کہ خالد بن ولید جیسے عظیم جنگجو جو کہ غزوہ اُحد میں مسلمانوں کو بھاری نقصان پہنچا چکے تھے، کو اُن کی محبوب خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اسلام قبول کرنے کی رغبت دینا تھا اور اس شادی سے حضور ﷺ اور خالد بن ولید اور اُن کے ساتھیوں کے درمیان تعلقات اُستوار ہوئے اور اُن کے مشرف بہ اسلام ہونے سے مومنین کی صفوں میں اضافہ ہوا۔

واشنگٹن ارونگ (Washington Irving) نبی آخر الزمان ﷺ کی سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے شادی کے متعلق درج ذیل رائے کا اظہار کرتا ہے:

> ''بلاشبہ حضور نبی پاک ﷺ کی یہ شادی ایک حکمت عملی کے تحت تھی جس سے دو اہم مقاصد حاصل ہوئے جن میں ایک یہ تھا کہ خالد بن ولید، جو بیوہ خاتون (سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا) کے بھانجے تھے اُحد کی جنگ میں پیغمبر اسلام کے مشن کو تباہی کے دھانے تک لے گئے تھے اس رشتہ کے بعد وہ اسلام کے عظیم فاتح بن گے اور اپنی شجاعت اور دلیری کی بنیاد پر سیف اللہ کا لقب پایا اسی طرح حضرت خالد بن ولید کا ایک دوست عمرو بن العاص بھی مشرف بہ اسلام ہوا۔ یہ وہ شخص تھا جو سرکارِ دو عالم ﷺ کے دعویٰ پیغمبری

کرنے پر اپنی ہجوگوئی اور شاعری سے اُن کی دل آزاری کرنے میں پیش پیش تھا اور قریش کا سفیر بن کر حبشہ کے بادشاہ کے پاس پناہ گزین ہونے والے مسلمانوں کی واپسی کے لئے گیا تھا مگر اب یہ وہی شخص تھا کہ جس کی منزل یکا یک بدل گئی۔ عقائد اسلام کا شدید مخالف اب تلوار ہاتھ میں لے کر کئی دوسرے ممالک میں فاتح اسلام کے شرف سے سرفراز ہوا''۔

فرانٹ بہل FrauntBuhl [ڈنمارک کا مستشرق، سامی زبانوں کا پروفیسر، اسلامی انسائیکلوپیڈیا کے بعض ابواب کی تدوین میں حصہ لیا، کئی کتابیں لکھیں، بائبل کا ڈنمارک کی زبان میں ترجمہ کیا، حیات محمد ﷺ کے نام سے بھی کتابیں لکھیں، دورِ جاہلیت کی تاریخ اور ادب کا ماہر تھا] نے نبی پاک ﷺ کے حوالے سے ایک مضمون میں لکھا ہے:

''مارچ 629ء کی صلح حدیبیہ کی شرط کے مطابق حضور جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے عمرہ ادا کیا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی سالی سے ان کی شادی زبردست اہمیت کی حامل تھی کیونکہ اس سے مکہ کی دو اہم شخصیتیں یعنی عمرو بن العاص اور ایک فوجی ماہر خالد بن ولید، آپ ﷺ کے عروج کی معترف ہو کر اُن کے ساتھ شامل ہو گئیں۔''

مارک سائیکس Mark Sykes [برطانوی مستشرق، سفارت کار، کیمرج میں تعلیم حاصل کی اور فوجی خدمات پر بھی مامور رہا ـــــ] اپنی تصنیف CaliphsLastHeritage میں لکھتا ہے:

''نبی ﷺ حصول مقصد کے لئے تگ و دو کر رہے تھے بیوہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا اثر و رسوخ نبی ﷺ کے لئے بہت مددگار ثابت ہوسکتا تھا۔ یہ ڈپلومیسی کارگر ہونے سے اہل مکہ سرنگوں ہو گئے''

جی۔ایم۔ڈریکاٹ G.M. Draycott [یہ خاتون برطانیہ کے شہر نوٹنگھم میں پیدا ہوئی، کئی کتب لکھیں اس کی ایک کتاب کا نام محمد ﷺ بانی اسلام The Founder of Islam ہے۔] اس شادی کے دُوررس اثرات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتی ہے:

''یہ پیغمبر اسلام ﷺ کی آخری شادی تھی اس طرح آپ ﷺ نے اپنے کئی مخالفین کو زیر کرنے کی بے بدل سیاسی دوراندیشی اختیار کی''

وصال سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا

اُم المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا مکہ مکرمہ میں مقیم تھیں کہ بیمار ہوگئیں جب بیماری کچھ زیادہ ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا مجھے مکہ سے باہر لے چلو کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا تھا کہ تجھے مکہ میں موت نہیں آئے گی چنانچہ آپ رضی اللہ عنہا کو مکہ سے باہر لایا گیا اور جس مقام (سرف) سے آپ کی رُخصتی ہوئی تھی آپ نے وہاں قیام کیا اور جس جگہ پر رُخصتی کے وقت حضور نبی کریم ﷺ نے خیمہ لگایا تھا وہاں پر سیدہ کا وصال 51 ہجری ہوا اور اسی جگہ پر دفن ہوئیں۔ یہ مقام معروف ہے اور لائق زیارت ہے۔

❀❀❀❀❀❀❀

دُرود و سلام

بحضور ام المؤمنين سيدة ميمونة رضي الله عنها

الصلاة والسلام عليكِ يا سيدتي ميمونة بنت الحارث ❀ يازوج سيدي أبا الزهرا ❀ وعلى زوجكِ نبي الله ومصطفاه ❀ صلاة وسلاماً في كل لمحة ونفس عدد ما وسعهُ علم الله ❀

منقبت

(بحضور ام المومنین سیدۃ میمونہ رضی اللہ عنہا)

کس قدر معتبر ہیں میمونہ رضی اللہ عنہا
چھاؤں والا شجر ہیں میمونہ رضی اللہ عنہا

بنت حارث ہیں نیک سیرت ہیں
واللہ وہ صاحب بصیرت ہیں

مژدۂ شادی کا جب ملا اُن کو
گویا رب نے دیا صلہ اُن کو

سات ہجری میں عقد فرمایا
ابرِ رحمت بھی جھوم کر آیا

اُلفت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں میمونہ رضی اللہ عنہا
راحت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں میمونہ رضی اللہ عنہا

سرور دیں صلی اللہ علیہ وسلم بڑا حوالہ ہیں
ابن عباس رضی اللہ عنہما کی وہ خالہ ہیں

رب نے رُتبہ دیا ہے بالا بھی
ہیں سخاوت میں آپ اعلیٰ بھی

عمر اسّی تھی جب وصال ہوا
اس کا سب کو ہی ملال ہوا

ہر نفس اُن پہ رب کی رحمت ہو
اور لحد میں بھی اُن کو راحت ہو

آؤ اِک یہ دُعا کریں طاہرؔ
جان اُن پر فدا کریں طاہرؔ

طاہر حسین طاہر سلطانی کراچی

اندرونی و بیرونی منظر
مزارِ مبارک
أم المؤمنين سيدة ميمونة رضی اللہ عنہا

12

اُم المومنین
سیدۃ
ماریہ قبطیہ
رضی اللہ عنہا

أم المومنين سيده ماريه قبطية رضی اللہ عنہا
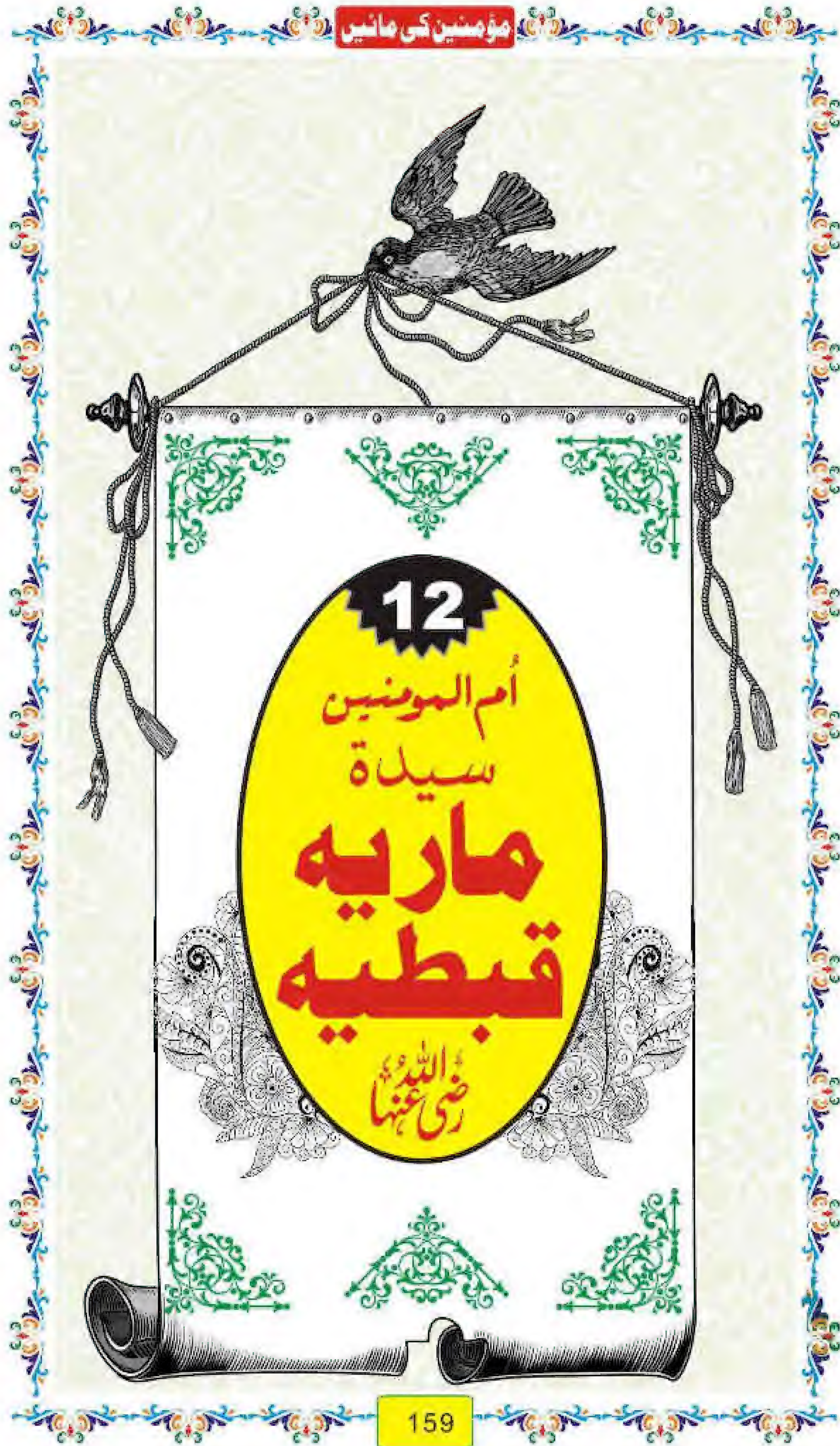
سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کو بعض مفسرین نے سرکارِ دو عالم ﷺ کی کنیز تسلیم کیا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے، سرکار مدینہ ﷺ نے سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کو اپنی زوجیت مبارکہ میں لیا اور اس ازواجی تعلق کی بنا پر حضور نبی کریم ﷺ کے صاحبزادے حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی ولادت باسعادت ہوئی۔ ایسا واقعہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ بھی پیش آیا تھا جنہیں مصر کے بادشاہ نے سیدہ ھاجرہ کو بطور کنیز پیش کیا تھا لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت ھاجرہ کو اپنی زوجیت میں لیا اور جن سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ولادت ہوئی جن کی اولاد پاک سے نبی آخر الزماں ﷺ کا ظہور ہوا۔

صلح حدیبیہ کے بعد جب رسول اللہ ﷺ کو اہل عرب سے جنگ کا خطرہ نہ رہا تو آپ ﷺ نے دوسرے ملکوں کے بادشاہوں کے پاس وفود اور خطوط ارسال کئے اور ان کو اسلام کی دعوت دی، انہی وفود میں سے اک وفد ذی القعدہ سن 6 ہجری میں حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کی قیادت میں قبطیوں کے سردار اور اسکندریہ کے حاکم "شاہ مقوقس" کے پاس بھیجا جس نے اس وفد کی خوب خاطر مدارت کی اور جب سرکار مدینہ ﷺ کا مکتوب شریف شاہ مقوقس کو پیش کیا گیا تو اُس نے بہت زیادہ ادب واحترام کیا اور حضور نبی کریم ﷺ کے بارے میں بہت اچھے کلمات کا اظہار کیا۔

سرکارِ مدینہ ﷺ کے مکتوب شریف کے جواب میں شاہ مقوقس نے بھی اپنے کاتب سے خط تحریر کروایا۔ اس جوابی مکتوب کے ہمراہ دو ایسی باندیاں جنہیں قبطیوں میں ایک خاص مقام حاصل تھا اور رئیس زادیاں تھیں اور کئی دوسرے قیمتی تحائف بھی حضور نبی کریم ﷺ کے لئے ارسال فرمائے۔

مذکورہ بالا باندیوں کے متعلق شاہ مقوقس کے خط کے الفاظ پر غور فرمائیں۔

"وبعثتُ الیکَ بجاریتین لهما مکان في القبط عظیم"

میں نے دو لڑکیاں آپ کے پاس بھیجی ہیں جن کا مرتبہ قبطیوں میں عظیم ہے۔

"جاریہ" کا اطلاق صرف کنیزوں پر ہی نہیں ہوتا بلکہ بقول علامہ شبلی جاریہ کا اطلاق لڑکی پر بھی ہوتا ہے۔ ارباب سیرت سیدہ ماریہ رضی اللہ عنہا کو کنیز کہتے ہیں لیکن شاہ مقوقس نے جو لفظ اُن کی نسبت لکھا ہے یعنی کہ "مصریوں میں بڑی عزت ہے" ایسے الفاظ کنیزوں کی شان میں استعمال نہیں کئے جاتے۔ ایک سربراہ مملکت دوسرے سربراہ مملکت کو کنیز روانہ کرے اور وہ اس کنیز کو اپنے لئے مخصوص کرے یہ ایک عام سی بات تو ہو سکتی ہے تاہم ایک عام بادشاہ بھی کنیز کو اپنی ملکہ نہیں بنائے گا تو مقام نبوت تو اس سے کہیں بلند ہے؟؟

شاہ مقوقس کے خط سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ خانوادۂ شاہی کی رکن بھی ہیں جو قبطیوں میں عظیم المرتبہ ہیں۔ قدرت الٰہی نے نہ صرف انہیں نبی اکرم ﷺ کے حقیقی فرزند کی ماں بنایا بلکہ اُنہیں مومنین کی ماں کا درجہ بھی عطا فرمایا۔ (افسوس کہ مورخین سیرت سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کو محض ایک کنیز قرار دینے پر مُصر ہیں)۔

اُم المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا اور اُم المومنین حضرت جوھریہ رضی اللہ عنہا یہ تمام ہی مختلف غزوات میں مغلوب ہو کر آئیں تھیں اور نبی کریم ﷺ نے انہیں اپنی زوجیت کا شرف بخشا۔ نبی اکرم ﷺ کا سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کو اپنے حرم میں شامل کر لینا اور اُن کے ساتھ بعینہ وہی سلوک روا رکھنا جو دوسری ازواج کے ساتھ تھا انہیں ازواج مطہرات کی صف میں شامل کرنے کے لئے کافی ہے۔

حضرت حاطب بن بلتعہ رضی اللہ عنہ جب مدینہ منورہ کے لئے واپس ہوئے

تو ایک روایت کے مطابق راستے میں حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کی تبلیغ دین متین کے نتیجے میں دونوں لڑکیاں (سیدہ ماریہ قبطیہ اور سیدہ سیرین قبطیہ) مسلمان ہوگئیں اور ایک دوسری روایت کے مطابق جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں اسلام کی دعوت دی تو اُن دونوں بہنوں نے اسلام قبول کیا۔

حضرت امام حاکم نے مستدرک میں حضرت مصعب بن عبداللہ الزبیری سے روایت کیا ہے۔

ثم تزوج رسول الله ﷺ مارية بنت شمعون وهي التي اهداها الى رسول الله المقوقس صاحب الاسكندرية

پھر رسول اللہ ﷺ نے سیدہ ماریہ بنت شمعون سے شادی فرمائی جن کو حاکم اسکندریہ شاہ مقوقس نے رسول اللہ ﷺ کو هدیہ کیا تھا۔

سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے حرم مقدس میں آنے والی واحد قبطی مصری خاتون تھیں جن کا آبائی تعلق عیسائی مذہب سے اور شاہی گھرانے سے تعلق رکھتی تھیں۔

صحابی رسول ﷺ حضرت سیدنا اُمیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے دور حکومت میں اُم المومنین سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے رہائشی علاقہ "انصا" کی بستی حفن کا خراج سیدہ ماریہ رضی اللہ عنہا کی تعظیم وتکریم کی خاطر معاف کر دیا تھا۔

رسول اللہ ﷺ کا حکم مبارک ہے کہ قبطیوں (مصر کے عیسائیوں) کے ساتھ حسن سلوک کرو کیونکہ اُن سے عہد اور نسب دونوں کا تعلق ہے عہد کا تعلق تو یہ ہے کہ اُن سے معاہدہ ہو چکا اور نسب کا تعلق یہ ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی

والدہ اور میرے فرزند سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی والدہ ماجدہ سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا اسی قوم سے ہیں یعنی ارض مصر خیر و برکت والی سرزمین ہے اور یہ رسول اللہ ﷺ کا سسرالی ملک ہے۔ الحمد للہ! اس بندہ ناچیز کو اس سرزمین میں حاضری اور پھر زیارات مقدسہ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جتنا رشک مجھے سیدہ ماریہ رضی اللہ عنہا پر آتا تھا اتنا مجھے کسی اور پر نہ آتا تھا۔ اُم المومنین سیدہ ماریہ رضی اللہ عنہا کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حسن صورت اور حسن سیرت دونوں سے نوازا تھا۔

ولادتِ باسعادت سیدنا ابراھیم رضی اللہ عنہ

حضور نبی اکرم ﷺ کی تمام اولاد مبارکہ ماسوائے حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے حضرت سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک سے تھی۔ اُم المومنین سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے بطن شریفہ سے ذی الحجہ 8 ہجری مدینہ طیبہ میں سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ حضرت سلمی رضی اللہ عنہا نے دایہ کے فرائض سرانجام دیئے اور اپنے خاوند حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کو اس ولادت مبارکہ کی خبر دی وہ خوشی سے حضور پُر نور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور صاحبزادے کی ولادت کی خوشخبری دی۔

آقا دو عالم ﷺ اس قدر خوش ہوئے کہ انہیں انعام سے نوازا، پھر رسول اللہ ﷺ حضرت سیدہ ماریہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے اور اپنے صاحبزادے کو دیکھا اور پیار فرمایا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے جد اعلیٰ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے نام پر اپنے صاحبزادے کا نام ابراہیم رکھا۔

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ جب حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور کہا:

السلام علیکم یا ابا ابراھیم

سرکارِ دو عالم ﷺ نے ساتویں دن حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا عقیقہ کیا، سر کے بال اُتروائے اور اُن کے ہم وزن چاندی غرباء اور مساکین میں تقسیم کی اور اُن بالوں کو زمین میں دفن کروایا حضور پُر نور ﷺ کو سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ سے بہت زیادہ محبت تھی۔

وصال مبارک

حضرت عبدالرحمان بن عوف فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرا ہاتھ پکڑ کر اس نخلستان کی طرف چلے جہاں پر سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا، سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کے ساتھ قیام پذیر تھے جب ہم وہاں پہنچے تو حضرت سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کا آخری وقت تھا حضور ﷺ نے اُن کو اپنی آغوش میں لیا اور انہیں پیار کیا پھر مجھے دیا اور جب سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ آبدیدہ ہو گئے اور ارشاد فرمایا:

> وانا لفراقک لمحزونون یاابراھیم!
> اے ابراہیم ہم تیرے فراق میں بہت زیادہ رنجیدہ ہیں۔

صاحبزادہ سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ نے 16 ماہ کی عمر میں وصال فرمایا اور بعض روایات کے مطابق 17 یا 18 ماہ عمر بنتی ہے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کو غسل دیا گیا اس کے بعد کفن پہنا کر ایک چھوٹے تخت پر اٹھایا گیا، سرکار دو عالم ﷺ نے نماز جنازہ پڑھائی اور چار تکبیریں کہیں، تدفین جنت البقیع شریف میں ہوئی جب مٹی برابر ہو چکی تو رسول اللہ ﷺ نے پانی منگوایا اور قبر پر چھڑکا، روایات کے مطابق یہ پہلی قبر تھی جس پر پانی چھڑکا گیا اور پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک بڑا ڈھیلا لے کر قبر پر نشان لگایا۔

سیدہ ماریہ رضی اللہ عنہا کا وصال

سرکار مدینہ ﷺ حضرت سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا سے بڑا پیار فرماتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے ظاہری پردہ فرمانے کے بعد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سیدہ ماریہ رضی اللہ عنہا کا اعزاز وتکریم برقرار رکھا۔ روایات کے مطابق سیدہ ماریہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں محرم 16ھ میں وصال فرمایا۔ سیدہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں آسودہ خاک ہیں۔

❀❀❀❀❀❀❀

دُرود و سلام

بحضور أم المؤمنين سيدة مارية القبطية رضي الله عنها

الصلاة والسلام عليكِ يا سيدتي مارية القطبية المصرية ❀ يازوج سيدي أباء الزهراء ❀ وعلى زوجكِ نبي اللّٰه ومصطفاه ❀ صلاة وسلاماً في كل لمحة ونفس عدد ما وسعهُ علم اللّٰه ❀

❀❀❀❀❀❀❀

منقبت

(بحضور ام المومنین سیدۃ ماریہ رضی اللہ عنہا)

طیبہ میں شہرِ مصر سے آئی تھیں ماریہ رضی اللہ عنہا
زوجِ رسول کا انہیں حاصل تھا مرتبہ

تھا مصر سے مدینے کا کیا خوشنما سفر
تاریخ میں ہے ذکر مگر اُن کا مختصر

سیریں و ماریہ کو مقوقس نے بھیجا تھا
زوجہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہوئیں ان میں ماریہ

سیریں کو تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان کو دے دیا
بہنوئی ماریہ کے تھے حسانِ باصفا

خاتون باوفا تھیں سلیقہ شعار تھیں
وہ مومنوں کی ماں تھیں بڑی باوقار تھیں

اللہ کو پسند تھیں خدمات ماریہ رضی اللہ عنہا
رب نے بلند کر دیے درجات ماریہ رضی اللہ عنہا

تھے ماریہ سے پیدا ابراہیم رضی اللہ عنہ باصفا
کم عمری میں ہی فوت ہوئے رب کی تھی رضا

اخلاقِ فاضلہ میں وہ بے حد عظیم تھیں
آئینہ دارِ خُلقِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھیں

فضلِ خدا تھا سرورِ دیں سے قریب تھیں
طاہرؔ وہ باصفا تھیں بڑی خوش نصیب تھیں

طاہر حسین طاہر سلطانی۔ کراچی

کتابیات

مجلّات وجرائد، سوشل میڈیا، متعدد ویب سائیٹس کے علاوہ درج ذیل کتب سے بھی بھرپور استفادہ کیا جس کیلئے بندہ ان کتب کے مصنفین کے لئے دُعا گو ہے۔

	کتاب	مصنف
❋	حبيبة الحبيب اُم المومنين عائشة	صالح محمد العطاء
❋	تفسير اُم المومنين عائشة	تحقيق د . عبدالله ابو سعود
❋	حياة عائشة اُم المومنين	محمود شلبي
❋	مسند اُم المومنين عائشة	جلال الدين السيوطى
❋	فضل اُم المومنين عائشة	امام ابن عساكر
❋	مسند امام حنبل جلد 6	امام احمد بن حنبل
❋	البداية والنهاية	اامام ابن كثير
❋	فيض النور المبين	السيده نهال السقا
❋	مؤمنوں کی مقدس مائیں	محمد افضل امجدی ضیائی
❋	اُمہات المومنین	محمد عبدالخالق توکلی
❋	اُمہات المومنین کا تذکرہ عنبریں	ترجمہ، عبدالحمید اطہر
❋	سیدہ عائشہ کے 100 واقعات	علامہ محمد مسعود قادری
❋	اُمہات المومنین	طاہر حسین سلطانی
❋	مرج البحرین	بلال رشید
❋	شاہ حبشہ	افتخار احمد حافظ قادری
❋	اُمہات المومنین اور مستشرقین	ظفر علی قریشی

افتخار احمد حافظ قادری کی کتب

بیرون ملک جن اہم لائبریریز اور مقتدر شخصیات کو ارسال کی گئیں ان کی طرف سے تحریری اطلاع و تحسینی کلمات

[illegible]

إسلام أباد

الرقم ....

التاريخ ١٧/٦/٢٠١٠م

الموافق ....

سعادة الأخ افتخار احمد حافظ قادري الأكرم:

السلام عليكم و رحمة الله و بركاته وبعد:

تلقيت بمزيد من الشكر و التقدير رسالتكم الرقيقة ومرفقها نسخ من كتـابكم "الزيارات المقدسة و التاريخية" المرسلة الى مقام صاحب الجلالة الهاشمية الملـك عبدالله الثاني ابن الحسين المعظم حفظه الله و الى معالي وزير الاوقاف والشؤون و المقدسات الاسلامية الاستاذ الدكتور عبدالسلام العبادي ولي شخصياً.

أرجو أن اعلمكم أخي العزيز افتخار بانني قمت بأرسال النسخ المرسلة الى اصحابها الكرام وبإسمهم أقدم لكم كل الشكر و التقدير على هذا الجهد الطيب الذي سيكون انشاء الله في ميزان حسناتكم واتمنى لكم دوام التوفيق والصحة والـسعادة و جزاكم الله خير الجزاء، امين.

وتفضلوا بقبول فائق الاحترام

أخوكم

السفير

د. صالح الجوارنة

الجمهورية الجزائرية الديمقراطية الشعبية

وزارة الشؤون الدينية و الأوقاف

الــوزيــر

السيد الأستاذ الدكتور افتخار أحمد قادري

حفظه الله

تحية مباركة طيبة ، و بعد :

لقد سعدت بتلقي هديتكم الكريمة التي تفضلتم بإرسالها إلي المتمثلة في نسخة من كتابكم المبارك **"كنز في الصلاة و السلام على سيدنا و مولانا شفيع الأنام"** .

و إني إذ أشكر جزيل الشكر على التفاتتكم الكريمة هذه ، فإني أتوسل إلى المولى عز وجل بجاه حبيبه المصطفى صلى الله عليه و سلم أن يجزيكم عن هذا العمل المبارك خير الجزاء و يديم عليكم و على ذويكم لطفه و عنايته و توفيقه .

مع فائق الود و الشكر و التقدير

وزير الشؤون الدينية و الأوقاف

بو عبد الله غلام الله

THE
CULTURAL CONSULATE
Embassy of the Islamic Republic of Iran
Islamabad

رایزنی فرہنگی
سفارت جمہوری اسلامی ایران
اسلام آباد

No. ۵۱/۱۸/۴ شمارہ
Date ۱۳۸۹/۳/۱۷ تاریخ
Encl : ندارد پیوست

محترم جناب حافظ افتخار احمد قادری صاحب

السلام علیکم

کتاب شریف "افضل الصلوٰت" کے تین نسخے بے حد و حساب شکریہ کے ساتھ موصول ہوئے۔ اسی طرح اس کتاب کے چند نسخے آستان قدس رضوی، صدر مملکت جناب احمدی نژاد، حافظیہ، قومی کتب خانہ، آرام گاہ حضرت خرقانی کے ٹرسٹ، جناب ڈاکٹر مصطفوی اور جناب ڈاکٹر تسبیحی کو ارسال کرنے کے لیے بھی ہمیں موصول ہوئے جو ان شاء اللہ مذکورہ شخصیات کے لیے ارسال کر دیے جائیں گے۔

سفیر محترم اسلامی جمہوریہ ایران نے بھی کتاب کے ایک نسخے کی وصولیابی کی اطلاع دی ہے۔

امید ہے کہ آپ اور ہم سب سید الکونین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر صلوٰۃ کے ثواب میں مشمول ہوں۔

صاحب فصول
ثقافتی قونصلر

House No-25, St. No. 27, F-6/2, Islamabad Ph : 2827937-9, Fax : 2821771
مکان نمبر ۲۵، گلی نمبر ۲۷، ایف ۶/۲، اسلام آباد فون: ۹-۲۸۲۷۹۳۷، فیکس: ۲۸۲۱۷۷۱

شماره: ۶۰/۱۱۵۹۵
تاریخ: ۳۹۷/۹/۲۱
پیوست:

باسمه تعالی

با صلوات بر محمد و آل محمد (ﷺ)

فرهیخته گرامی جناب آقای افتخار احمد حافظ قادری

با سلام و تحیت، ضمن عرض تشکر و سپاس، بابت اهداء پنج نسخه کتاب چاپی به زبان اردو با عناوین: «سیدنا ابوطالب رضی الله عنه»، «الصلوات الالفیة باسماء خیر البریة»، «مناقب والدین مصطفی کریم صلی الله علیه و آله و سلم» و «شهزادی کونین علیها السلام احوال، آثار، مناقب ۲نسخه» به سازمان کتابخانه‌ها، موزه‌ها و مرکز اسناد آستان قدس رضوی به استحضار می‌رساند کتاب های مذکور با شماره‌های ۳۸۹۹ الی ۳۹۰۲ ثبت دفتر مخزن اردو تالار زبانهای خارجی و با شماره ۶۵۵ ثبت دفتر اردو کتابخانه تخصصی اهل‌بیت علیهم السلام گردید.

امید است این اقدام شایسته که نشانه ایمان و ارادت خالصانه شما به ساحت مقدس ولی‌نعمتمان حضرت امام علی بن موسی الرضا (علیه آلاف التحیة والثناء) می‌باشد، مورد قبول و عنایت حضرتش واقع گردد.

حسین خسروی
معاون کتابخانه‌ها

مشهد، حرم مطهر، صندوق پستی ۹۱۷۳۵-۱۷۷ تلفن: ۰۵۱۱-۲۲۲۷۹۷۰ دور نگار: ۰۵۱۱-۲۲۲۰۸۴۵ www.aqlibilary.org

آستانہ مقدسہ قم

بسمه تعالی

شماره ۴۲۲

تاریخ ۸۰/۷/۱۷

پیوست

دایره

یک جلد کتاب شریف «زیارات مقدسه»، جلد دوم

که موضوع آن مربوط به معرفی آثار تاریخی و اماکن

زیارتی و سیاحتی، کشورهای پاکستان و افغانستان و

ایران می‌باشد، توسط جناب ... افتخار احمد حافظ

به موزه آستانه مقدسه حضرت فاطمه معصومه (س) قم

اهدا گردید.

با آرزوی توفیق

مدیر موزه آستانه مقدسه قم

یوسف‌زاده

۸۰/۷/۱۷

شماره: ۱۸۹۳۳
تاریخ: ۱۳۹۷/۱۰/۰۵

بسمه تعالی

آستان مقدس حضرت فاطمه معصومه علیها السلام

نویسنده گرامی جناب آقای افتخار احمد حافظ قادری

سلام علیکم

احتراماً ضمن سپاس و قدردانی از اهداء آثار ارزشمند جنابعالی به کتابخانه آستان مقدس حضرت فاطمه معصومه علیها السلام

بدینوسیله اعلام وصول کتابهای ذیل اعلام می شود.

۱ . مناقب والدین مصطفی کریم صلی الله علیه و آله وسلم

۲ . سیدنا ابوطالب رضی الله عنه (احوال،آثار ،مناقب)

٤. شهزادی کونین (احوال، آثار، مناقب)

اسماعیل محمدی

مدیر کتابخانه حوزه

بسمه تعالی

تاریخ : ۵/۹/۷۹

شماره : ۱۹۲
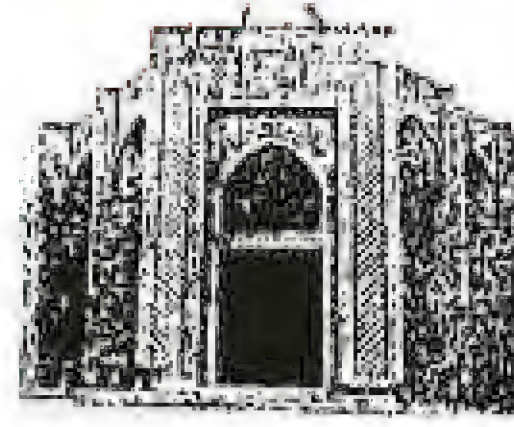
هیئت امناء آرامگاه شیخ ابوالحسن خرقانی

جناب آقای امتیاز احمد حافظ :

سلام علیکم :

بدینوسیله مراتب قدردانی و تشکر را از جنابعالی بخاطر اهداء کتاب زیارات مقدسه به کتابخانه آرامگاه شیخ ابوالحسن خرقانی اعلام داشته و موفقیت و پیروزی شما را در تمامی شئونات زندگی از درگاه ایزد تعالی آرزومندیم.

هیئت امناء آرامگاه شیخ ابوالحسن خرقانی

آدرس : شاهرود ـ قلعه نو خرقان

تلفن : ۴۳۰۷

۰۱۷٤ ۵۱٤

مكتبة
المدرسة القادرية العامة
بغداد - باب الشيخ - الحضرة القادرية
هاتف - ٩٩٩٩

بسم الله الرحمن الرحيم

العدد :
التاريخ ١٤/ ١٠/ ٢٠٠١م

الى / الاخ الأستاذ افتخار احمد حافظ القادري المحترم

الموضوع / تسلم مطبوعات

بعد التحية والأحترام

يطيب لادارة المكتبة القادرية العامة أن تهديكم خالص تمنياتها وشكرها منوهة

بأنها تلقت هديتكم ~~المرسلة اليها برقم كتابكم المرقم~~ التي تفضلتم باهدائها بتاريخ ١٤/ ١٠/ ٢٠٠١ للمدرسة اسماؤها في ادناه ,

اسماء الكتب من مؤلفات الأستاذ افتخار احمد حافظ القادري

١) زيارات مقدسة (الاماكن المقدسة في العراق وسوريا والأردن وتركيا والباكستان)
٢) زيارات مقدسة (الاماكن المقدسة في ايران وافغانستان وباكستان)
٣) ديار حبيب صلى الله عليه وسلم (الاماكن المقدسة في مدينة الرسول صلى الله عليه وسلم)
٤) خزانة درود وسلام صلى الله عليه وسلم
٥) باقة القصائد المباركة في مدح الحبيب صلى الله عليه وسلم

راجين تفضلكم بالعلم مع التقدير

نوري محمد صبري المفتي
أمين المكتبة القادرية العامة

٦) قصائد الهجرة النبوية الشريفة مرتبه من قبل الشيخ ميان خوشي محمد هجوري

اختتامِ کتاب پر

درود و سلام

بحضور أمهات المومنین رضی اللہ عنہن

أَلسَّلاَمُ عَلَيْكُنَّ زَوْجَاتِ رَسُوْلِ اللّٰه . أَلسَّلاَمُ عَلَيْكُنَّ زَوْجَاتِ حَبِيْبِ اللّٰه ، أَلسَّلاَمُ عَلَيْكُنَّ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَانْفَعْنِيْ بِزِيَارَتِهِنَّ وَثَبِّتْنِيْ عَلَى مَحَبَّتِهِنَّ وَارْزُقْنِيْ مُرَافَقَتَهُنَّ وَاحْشُرْنِيْ مَعَهُنَّ. اَللّٰهُمَّ بِحَقِّهِنَّ عَنْدَكَ وَمَنْزِلَتِهِنَّ لَدَيْكَ اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِجَاهِ سَيِّدِالْمُرْسَلِيْنَ صلی اللہ علیہ وسلم

No.F.5-6/2013-DBNB
GOVERNMENT OF PAKISTAN
NATIONAL HISTORY & LITERARY HERITAGE DIVISION
NATIONAL LIBRARY OF PAKISTAN

Islamabad 03, April, 2019

Subject:- **ACKNOWLEDGE RECEIPT.**

Dear Sir,

I acknowledge with thanks the receipt of the following books/brochures delivered to National Library of Pakistan under Copyright Law:

تعداد کتب	سال اشاعت	نام مصنف	نام کتاب	نمبر شمار
01	1999	افتخار احمد حافظ قادری	زیارات مقدسہ (تحریر و تصاویر)	1-
01	2000	افتخار احمد حافظ قادری	سفر نامہ ایران و افغانستان (تحریر و تصاویر)	2-
02	2000	افتخار احمد حافظ قادری	زیارتِ حبیب ﷺ	3-
01	2001	افتخار احمد حافظ قادری	ارشاداتِ مرشد	4-
02	2001	افتخار احمد حافظ قادری	خزانۂ دُرود و سلام	5-
01	2001	افتخار احمد حافظ قادری	دیارِ حبیب ﷺ (تحریر و تصاویر)	6-
02	2001	افتخار احمد حافظ قادری	گلدستۂ قصائدِ مبارکہ	7-
01	2002	افتخار احمد حافظ قادری	قصائدِ غوثیہ	8-
01	2002	افتخار احمد حافظ قادری	سرزمینِ انبیاء و اولیاء (تصویری البم)	9-
01	2002	افتخار احمد حافظ قادری	زیارات اولیائے پاکستان (تصویری البم)	10-
01	2002	افتخار احمد حافظ قادری	بارگاہِ غوث الثقلین رضی اللہ عنہ	11-
01	2002	افتخار احمد حافظ قادری	سرکار غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ	12-
01	2002	افتخار احمد حافظ قادری	مقاماتِ مبارکہ آل و اصحابِ رسول ﷺ	13-
01	2003	افتخار احمد حافظ قادری	زیارات شام (تصویری البم)	14-
01	2003	افتخار احمد حافظ قادری	زیارات شہر رسول ﷺ (تصویری البم)	15-
01	2003	افتخار احمد حافظ قادری	اولیائے ڈھوک قاضیاں شریف	16-
02	2005	افتخار احمد حافظ قادری	فضیلتِ اہل بیتِ نبوی ﷺ	17-
01	2006	افتخار احمد حافظ قادری	زیارات مصر (تحریر و تصاویر)	18-
01	2006	افتخار احمد حافظ قادری	بارگاہ پیر رومی میں (تحریر و تصاویر)	19-

-20	سفرنامہ زیارات مراکش (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2008	01
-21	زیارات مدینہ منورہ (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2008	01
-22	زیارات ترکی (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2008	01
-23	زیارات اولیائے کشمیر (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2009	01
-24	گلدستہ درُود وسلام	افتخار احمد حافظ قادری	2009	01
-25	تکمیل الحسنات	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
-26	انوار الحق	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
-27	خزینۂ درُود وسلام	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
-28	فرموداتِ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
-29	التفکر والاعتبار	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
-30	70 صیغہ ہائے درُود وسلام	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
-31	ورفعنا لک ذکرک (92 صیغہ ہائے درُود وسلام)	افتخار احمد حافظ قادری	2011	01
-32	زیارات ایران (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2012	01
-33	سفرنامہ زیارت ترکی (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2013	01
-34	کتابچہ حضرت دادا برلاس رحمۃ اللہ علیہ	افتخار احمد حافظ قادری	2013	01
-35	ہدیۂ درُود وسلام	افتخار احمد حافظ قادری	2013	01
-36	سفرنامہ زیارات عراق واُردن (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2013	01
-37	درُود وسلام کا نادر وانمول انسائیکلوپیڈیا (جلد اول وجلد دوم)	افتخار احمد حافظ قادری	2013	01
-38	سدرۃ شریف تا مدینہ منورہ (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2014	01
-39	شانِ بتول رضی اللہ عنہا بزبانِ رسول ﷺ	افتخار احمد حافظ قادری	2014	01
-40	الصلوات الالفیۃ/صلوات النبویۃ	افتخار احمد حافظ قادری	2015	01
-41	شانِ علی رضی اللہ عنہ بزبانِ نبی ﷺ	افتخار احمد حافظ قادری	2016	01
-42	عظائم الصلوات والتسلیمات	افتخار احمد حافظ قادری	2016	01
-43	شانِ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم بزبانِ سید المرسلین ﷺ	افتخار احمد حافظ قادری	2016	01
-44	سیدنا حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ	افتخار احمد حافظ قادری	2016	01
-45	الصلوات الالفیۃ بأسماء خیر البریۃ	افتخار احمد حافظ قادری	2017	01
-46	سفرنامہ زیاراتِ ازبکستان	افتخار احمد حافظ قادری	2017	01

01	2017	افتخار احمد حافظ قادری	شاہِ حبشہ حضرت اصحمۃ النجاشی رضی اللہ عنہ	-47
01	2017	افتخار احمد حافظ قادری	سفرنامہ زیارتِ ترکی	-48
01	2017	افتخار احمد حافظ قادری	صلاۃ وسلام برائے زیارت خیر الانام ﷺ	-49
01	2017	افتخار احمد حافظ قادری	سفرنامہ زیارت شام	-50
01	2018	افتخار احمد حافظ قادری	سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ	-51
01	2018	افتخار احمد حافظ قادری	الفية الصلوات على فخر الموجودات	-52
01	2018	افتخار احمد حافظ قادری	مناقب والدین مصطفیٰ کریم ﷺ	-53
01	2018	افتخار احمد حافظ قادری	حیات انور	-54
01	2018	افتخار احمد حافظ قادری	شہزادیٔ کونین علیہا السلام	-55
01	2019	افتخار احمد حافظ قادری	مومنین کی مائیں	-56

2. These valuable books have been added in the National Library Collection. The readers of the Library will get Knowledge and information from these books. I hope that National Library of Pakistan will receive all forthcoming publications in future.

With regards,

Yours sincerely

3/4/2019

(Muhammad Riaz)
Assistant Director/Delivery of Books & Newspapers Branch

Iftakhar Ahmad Hafiz Qadri,
House 999/A-6, Street No.9,
Afshan Colony,
Rawalpindi Cantt.
Cell: 0344-5009536

مختصر تعارف

افتخار احمد حافظ قادری شاذلی، راولپنڈی

ملازمت

- پاکستان میں موجود غیر ملکی سفارت خانوں (شام، لبنان، قطر، سعودی ملٹری اتاشی) میں تقریباً 20 سال بطور معاون عربی زبان و اکاؤنٹس میں خدمات سرانجام دیں۔
- سعودی عرب (وزارت دفاع، ابواب الروضة، تیموک العربیة السعودیة) میں تقریباً 10 سال بطور معاون عربی زبان و اکاؤنٹس میں خدمات سرانجام دیں۔

فوجی اعزازات (ایوارڈز)

- سعودی وزارت دفاع، ریاض میں بطور سعودی یونیفارم پرسن خدمات سرانجام دیں اور دوران ملازمت حکومت سعودیہ کی طرف سے 2 فوجی ایوارڈز سے نوازا گیا۔

لسانیات

- پاکستان میں سعودی عرب کے ثقافتی سنٹر "مركز تعليم اللغة العربية" سے عربی زبان کا دو سالہ کورس مکمل کیا۔
- سفارت خانہ ایران کے زیر انتظام ثقافتی سنٹر خانہ فرہنگ ایران سے فارسی زبان کا ایک سالہ ایڈوانس کورس مکمل کیا۔

زیارت مقدسہ کے اسفار

- وطن عزیز میں موجود زیارت مقدسہ کے علاوہ 11 بلاد اسلامیہ (حجاز مقدس / شام / مصر / مراکش / ایران / عراق / اردن / لبنان / افغانستان / ترکی) میں کئی کئی بار زیارت مقدسہ پہ حاضری کے لئے طویل ترین سفر طے کئے اور ان سفروں کے نتیجے میں کئی سفرنامے منظر عام پر آئے۔

تحریری کاوشیں

- الحمدللہ! اب تک 60 کے قریب کتب شائع ہو چکی ہیں جن میں بلاد اسلامیہ میں زیارت مقدسہ کے سفرنامے، شخصیات (خاتون جنت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا، سیدنا علی کرم اللہ وجہہ، سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ، خلفائے اربعہ، شاہ حبشہ) اور درود و سلام کی کتب سرفہرست ہیں۔

مضامین و مقالات

- روزنامہ نوائے وقت، الاخبار، اوصاف، دی نیشن، مجلّہ ضیائے حرم، فیضان سدرۃ، پیغام آشنا، نور الحبیب، کاروانِ قمر، طلوع مہر اور آئینہ کرم کے علاوہ دیگر کئی رسائل و جرائد میں 100 سے زائد مضامین و مقالات شائع ہو چکے ہیں۔

عالمی کانفرنسز میں شرکت

- سال 1983 اور سال 1984 میں وزارت سائنس و ٹیکنالوجی کی طرف سے OIC کے زیر انتظام دو بین الاقوامی کانفرنسز میں بطور معاون عربی زبان شرکت کی۔
- اکتوبر 2007 میں سرزمین ایران میں حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ پر منعقدہ عالمی رومی کانفرنس میں راولپنڈی ڈویژن کی طرف سے شرکت اور مقالہ پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔
- مارچ 2008 میں یونیورسٹی آف سرگودھا میں انٹرنیشنل رومی کانفرنس میں شرکت اور مقالہ پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔

روحانی سعادتیں اور اعزازات کا حصول

- ستمبر 1996 میں 2 بار بیت اللہ شریف کے اندر حاضری کی سعادت عظمیٰ نصیب ہوئی۔
- مرکزی مسجد حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ میں 16 اکتوبر 2001ء نماز فجر کی اذان دینے کی سعادت حاصل ہوئی۔
- مفتی اعظم عراق حضرت الشیخ السید عبدالکریم بیارہ رحمۃ اللہ علیہ کی 2 بار زیارت کا شرف حاصل ہوا، یہ وہ خوش نصیب شخصیت تھیں جنہیں سال 1932ء میں 2 صحابہ اکرام کے مزارات مبارکہ کی منتقلی کے موقع پر اُن کی زیارت کا شرف حاصل ہوا تھا۔

25/09/2019

President Secretariat (Personal)

Brigadier Aamer Amin
Military Secretary to the President
President's Secretariat (Personal)
Aiwan-e-Sadr
Islamabad
DO MS (P)-1/2018

26 September 2018

Mr. Iftikhar Ahmed Hafiz Qadri Shazli
H.No. 999/A-6, St # 9,
Afshan Colony
Rawalpindi Cantt

Dear Mr. Iftikhar Ahmed,

I have been directed by the honourable President Islamic Republic of Pakistan to thank you on his behalf for your letter and sentiments expressed therein. It was indeed very thoughtful of you.

The President appreciates your religious orientation in writing such excellent books.

With regards,

Yours sincerely,

التماسِ دُعا

معزز قارئین کرام سے درخواست ہے
کہ حضور پُرنور خاتم الانبیاء والمرسلین ﷺ کی
اُمتِ مرحومہ کی بخشش و مغفرت اور بلندی
درجات کیلئے دُعا فرمائیں اور بالخصوص
مصنف کتاب ہذا اور اُس کے مرحوم والدین
کریمین کے لئے بھی دُعاؤں کی درخواست
ہے۔ شکریہ

افتخار احمد حافظ قادری